

فهرست کتاب ترجمه عن العلم

مقدمه در بیان علم	۵	ذکر استنباط و تاویل	۲۳	ذکر کسوف و خسوف	۳۶
ذکر علم نور	۵	ذکر اذکار	۲۵	ذکر رغائب شعبان	۳۶
ذکر علم معامله	۶	ذکر دعا	۲۵	ذکر استخاره	۳۶
ذکر فضل علم	۵	ذکر حق دعا	۲۵	ذکر دخول و خروج مکان	۳۶
ذکر حقوق علم	۸	ذکر آداب دعا	۲۶	ذکر دفع نفاق	۳۶
ذکر مناظره	۱۰	ذکر تفکر	۲۷	ذکر اوقات مکروه	۳۶
باب اول در بیان روز	۱۳	ذکر حقوق تفکر	۲۸	باب دوم در بیان	
ذکر نماز	۱۳	ذکر طریق تفکر و در روز	۲۹	ذکر کردن مال و کفایت	۳۷
ذکر حقوق نماز	۱۴	ذکر طریق تفکر و در شب	۳۱	ذکر حکمت خراج	۳۷
ذکر وضو	۱۴	ذکر اسباب بیداری	۳۳	ذکر اسباب حرص	۳۸
ذکر مسواک	۱۵	ذکر شبهای متبرکه	۳۳	ذکر قطع سبأ و حرص	۳۸
ذکر مسجد	۱۵	ذکر روزهای متبرکه	۳۴	ذکر اخفات مال	۳۹
ذکر نماز حضور	۱۶	ذکر در جمعه	۳۴	ذکر فواید مال	۳۹
ذکر تلاوت قرآن	۱۹	ذکر ساعت اجابت	۳۴	ذکر اقسام خراج	۳۹
ذکر حقوق تلاوت	۱۹	ذکر عید	۳۵	ذکر حقوق سخاوت	۴۰
ذکر سر و چهار تلاوت	۲۱	ذکر تراویح	۳۵	ذکر من و افوی	۴۱

۸۹	ذکر آداب آب	۶۱	کردن و مجرماندن	۴۲	ذکر اسباب من اذی
۹۰	ذکر آداب لباس	۶۱	ذکر فوائد نخاح	۴۴	ذکر اقلام خیرات
۹۱	ذکر آداب خانه داری	۶۳	ذکر آفات نخاح		باب بیوم در بیان روزه
۹۲	ذکر آداب خفتن	۶۵	ذکر آداب مجرد	۴۵	داشتن و خوش نفسی
۹۴	ذکر آداب سپینه	۶۶	ذکر آداب نخاح	۴۷	ذکر طریق کم خوری
۹۴	ذکر سنگ پروری	۶۸	ذکر آداب جماع	۴۸	ذکر وقت خوردن
۹۴	ذکر آداب آدن ازنگ	۷۰	ذکر آداب ولادت	۴۸	ذکر اقسام طعام
۹۵	ذکر عصا	۷۱	ذکر ختنه	۵۰	ذکر آداب سحر و افطار
۹۵	ذکر آداب بیت الخلا	۷۱	ذکر تسمیه اولاد	۵۰	ذکر ایام فضیلت
۹۶	ذکر صفائی مو	۷۲	ذکر عقیقه		باب چهارم در بیان
۹۶	ذکر آداب حمام		باب ششم در بیان کسب	۵۲	سفر و حج و جهاد
۹۷	ذکر آداب حجامت	۷۳	کردن و پریرنگاری نمودن	۵۲	ذکر سفر دینی
۹۷	ذکر آداب سریره	۷۴	ذکر حق کسب	۵۳	ذکر سفر دنیاوی
۹۸	ذکر آداب جنب	۷۸	ذکر اقسام پریرنگاری	۵۶	ذکر حقوق حج
۹۹	ذکر آداب مسجد		باب هفتم در بیان طاعت	۵۷	ذکر علامات قبولیت حج
۱۰۰	ذکر آداب مجلس	۸۰	سنت زندگانی نمودن	۵۹	ذکر حقوق جهاد
۱۰۰	ذکر آداب کلام و کلام	۸۱	ذکر آداب اکل و شرب		باب پنجم در بیان نخاح

۱۴۸	ذکر مبالغه برج	۱۲۱	ذکر سبزه زیارت	۱۰۲	ذکر آداب خطوط
۱۴۸	ذکر احکام تقنی	۱۲۲	ذکر ایام زیارت	۱۰۲	ذکر آداب طلب حاجت
۱۴۹	ذکر مراتب تقنی	۱۲۲	ذکر حقوق والدین	۱۰۳	ذکر استخدام حیوانات
۱۴۹	ذکر شرط جواز سماع	۱۲۳	ذکر حقوق قرابت	۱۰۳	ذکر آداب خانگی
۱۵۰	ذکر حقوق تقنی حلال	۱۲۳	ذکر حد جوار	۱۰۳	ذکر عدم صعود دعوت ابرام
۱۵۱	ذکر دف و طبل	۱۲۴	ذکر حق جوار	۱۰۴	ذکر آداب مصیبت
۱۵۳	ذکر موافقت و در بدعت	۱۲۴	ذکر حقوق زوج و زوجه	۱۰۴	ذکر آداب بیمار
	باب نهم در بیان	۱۲۴	ذکر حق اولاد		باب ششم در بیان آداب
	مهرت و بردباری و	۱۲۸	ذکر حق ملوک	۱۰۴	صحبت و دشمنائی -
۱۵۳	عفو تقصیرات و غیره	۱۲۹	ذکر تربیت اهل خانه	۱۱۳	ذکر آداب سلام
۱۵۵	ذکر کار تعجیل	۱۲۹	ذکر ایذاء جاندار	۱۱۵	ذکر آداب عطسه
۱۵۴	ذکر آفات تعجیل	۱۳۱	ذکر حقوق احتساب	۱۱۶	ذکر خصائل ایمان کامل
۱۵۴	ذکر مذمت غضب	۱۳۲	ذکر عدم اعانت ظالم	۱۱۷	ذکر مصاحبت بادشاه
۱۵۵	ذکر سبب غصه	۱۳۲	ذکر سلام و جواب فی	۱۱۹	ذکر آداب بیمار پرستی
۱۵۵	ذکر علاج غصه		باب نهم در بیان	۱۲۰	ذکر مناهای عیادت
۱۵۷	ذکر عفو	۱۳۵	خاموشی و آفات زبان	۱۲۰	ذکر آداب محضر
۱۵۷	ذکر نصیحت	۱۳۷	ذکر شعر خوانی	۱۲۱	ذکر ناز و بول

۱۵۷	ذکر حسد	باب یازدهم در بیان	۱۷۹	ذکر ریا	۱۷۹
۱۵۸	ذکر آفات حسد	تواضع و منت -	۱۷۷	ذکر آفات ریا	۱۸۰
۱۵۸	ذکر غیرت	ذکر علامات تکبر	۱۷۸	ذکر اقسام ذوات ریا	۱۸۱
۱۵۹	ذکر اسباب حسد	ذکر آفات تکبر	۱۷۹	ذکر اقسام عمل ریا	۱۸۲
باب یازدهم در بیان گوشت نشینی و گننامی و دولت		ذکر تواضع عالم	۱۸۰	ذکر حالات و خل ریا	۱۸۲
		ذکر سبب تکبر	۱۸۰	ذکر علاج ریا	۱۸۴
داشتن مذمت و ناپسند		ذکر علاج تکبر	۱۸۰	ذکر اظهار عبادت	۱۸۷
		ذکر عجب	۱۸۰	ذکر اخفای محصیت	۱۸۸
۱۶۰	کردن مدح -	ذکر ادلال	۱۸۰	ذکر حکم ریا به نماز	۱۹۰
۱۶۰	ذکر فوائد عزت	ذکر آفات عجب	۱۸۱	ذکر خلافت و امارت	۱۹۱
۱۶۱	ذکر آفات عزت	ذکر سبب عجب	۱۸۱	باب چهاردهم	
۱۶۲	ذکر بهتری کسب عمل ظاهر	ذکر علاج عجب	۱۸۱	در بیان تفویض امور به	
۱۶۲	ذکر حق عزت	باب سیزدهم در بیان		خدا یقنالی و کوتاه کردن	
۱۶۳	ذکر ذم حب جاه	اخلاص و نیت در استی -	۱۸۳	امید و ذکر موت و شتر	
۱۶۴	ذکر سبب حب جاه	ذکر تاثیر نیت	۱۸۷	از خواب غفلت و غرور -	۱۹۲
۱۶۵	ذکر علاج حب جاه	ذکر صدق	۱۸۷	ذکر تفویض	۱۹۳
۱۶۶	ذکر محبت مدح	ذکر اقسام صدق	۱۸۷	ذکر طمع	۱۹۴
۱۶۶	ذکر علاج حب مدح				

۲۱۰	ذکر تشریف و تقسیم صحبت	۲۰۲	ذکر مواخذہ خطرات	۱۹۴	ذکر خطر
۲۱۲	ذکر حقوق توبہ	۲۰۳	ذکر عزم	۱۹۴	ذکر قصر امل
۲۱۳	ذکر حق امانت رسانی	۲۰۳	ذکر مواخذہ ریا و تکبر	۱۹۴	ذکر امل
۲۱۴	ذکر بدل گناہان و رخصت	۲۰۴	ذکر مکر شیطان	۱۹۴	ذکر آفات طول امل
۲۱۴	ذکر صلوة توبہ	۲۰۴	ذکر مکر شیطان	۱۹۵	ذکر سبب امل
۲۱۵	ذکر حصول طریق توبہ	۲۰۵	ذکر امن شیطان	۱۹۵	ذکر فوائد موت
۲۱۵	ذکر اختلافات توبہ	۲۰۶	ذکر احتراز از نفس	۱۹۶	ذکر غرور
۲۱۸	ذکر قسام تائبین	۲۰۶	ذکر رام کردن نفس		باب پانزدهم در بیان
۲۱۸	ذکر سابق الخیرات	۲۰۷	ذکر حسن خلق		دوران قلندن خطر اودیہ
۲۱۸	ذکر مفتن التواب	۲۰۷	ذکر طریق تہذیب	۱۹۷	ریاضت کردن
۲۱۸	ذکر نفس لوازمہ	۲۰۸	ذکر شیخ کامل	۱۹۷	ذکر فوائد صفاء دل
۲۱۹	ذکر محالط نفس سمولہ		باب شانزدهم در بیان	۱۹۹	ذکر معنی قلب
۲۱۹	ذکر غافل نفس امارہ		توبہ و توجہ دل بخالق و	۱۹۹	ذکر توفیق
۲۱۹	ذکر سبب قیام بر توبہ	۲۰۸	تقوی حاصل کردن	۱۹۹	ذکر خذلان
۲۲۰	ذکر مراقبہ	۲۰۹	ذکر فوائد توبہ	۲۰۱	ذکر الہام
۲۲۰	ذکر محاسبہ	۲۰۹	ذکر حکم توبہ	۲۰۱	ذکر وسوسہ
۲۲۰	ذکر معاقبہ	۲۰۹	ذکر قبول توبہ	۲۰۱	ذکر خاطر شر

۲۳۴	ذکر اعلی مرتبه خوف	۲۲۵	اعلی مرتبه صبر	۲۲۱	ذکر بطور د
۲۳۴	ذکر حکم خوف	۲۲۵	ذکر رضا	۲۲۱	ذکر معاتبه
۲۳۵	ذکر حکم بخوفی	۲۲۶	ذکر سبب رضا	۲۲۱	ذکر اصل توبه
۲۳۵	ذکر طریق خوف	۲۲۶	ذکر شکر	۲۲۱	ذکر توبه
۲۳۵	ذکر شرط خوف و رجا	۲۲۸	ذکر نعمت دینی	۲۲۱	ذکر انابت
۲۳۶	ذکر اعتدال خوف و رجا	۲۲۸	ذکر نعمت دینی	۲۲۱	ذکر اوبه
۲۳۶	ذکر سوء خاتمه	۲۲۸	ذکر طریق حصول شکر	باب هفدهم در بیان صبر و رضا و شکر	
۲۳۷	ذکر اسباب سوء خاتمه	۲۳۰	ذکر فضیلت شکر و صابر	۲۲۲	
۲۳۸	ذکر مرگ مفاجات	باب هجدهم در بیان خوف و رجا		۲۲۲	ذکر عفت
۲۳۸	ذکر علاج سوء خاتمه	۲۳۱	خوف و رجا	۲۲۲	ذکر صبر مطلق
باب نوزدهم		۲۳۲	ذکر رجا	۲۲۲	ذکر جزع و بلع
۲۳۹	بیان فقر و زهد	۲۳۲	ذکر غرور و حماقت	۲۲۲	ذکر تهور و تدمر
۲۳۹	ذکر زاهد	۲۳۲	ذکر تنی	۲۲۳	ذکر صبر
۲۳۹	ذکر راضی	۲۳۲	ذکر طریق رجا	۲۲۳	ذکر اقسام صبر
۲۳۹	ذکر قانع	۲۳۳	ذکر خوف	۲۲۳	ذکر طریق صبر
۲۳۹	ذکر حریص	۲۳۴	ذکر تاثیر خوف	۲۲۴	ذکر طریق حصول صبر
۲۴۰	ذکر مستغنی	۲۳۴	ذکر کمال خوف	۲۲۴	ذکر تقصیر

۲۵۹	خاتمہ در بیان محبت کوک	۲۵۰	ذکر توکل	۲۴۲	ذکر حقوق فقیری
۲۵۹	ذکر محبت	۲۵۰	ذکر فنا	۲۴۳	ذکر سوال
۲۶۰	ذکر علامات محبت	۲۵۱	ذکر مراتب توکل	۲۴۶	ذکر زہد
۲۶۰	ذکر شوق	۲۵۲	ذکر توکل مجرد	۲۴۷	ذکر فوائد زہد
۲۶۱	ذکر انست	۲۵۲	ذکر توکل فی عیال	۲۴۷	ذکر مراتب زہد
۲۶۳	ذکر سوک	۲۵۷	ذکر ترک دوا	۲۴۹	ذکر معنی دنیا و آخرت
۲۶۳	ذکر خلوت	۲۵۸	ذکر اخفا و بیماری	۲۵۰	ذکر معنی یقین
۲۵۹	خاتمہ	۲۵۹	ذکر معنی یقین	۲۵۰	ذکر معنی یقین



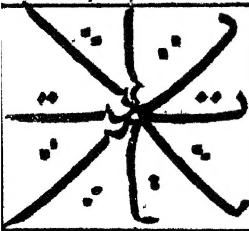
صحیح نامہ کتاب جمیع علم



صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۵	روز	نور	۲۹	حاشیہ	۳۷	حاشیہ
۸	۵	اللہ	اللہ تعالیٰ	۳۷	حاشیہ	۵	حاشیہ
۱	۷	دیتے	دیتے ہیں	۲۶	۵	۵	۵
۱۲	حاشیہ	بروز من	ہر روز بن	۵۳	۱	۱	۱
۱۷	۲	تعظم	تعظیم	۵۷	۱	۱	۱
۱۷	۱۱	رعاس	رعاستین	۶۳	۶	۶	۶
۲۲	۷	پہار	پہار	۹۷	حاشیہ	۹۷	حاشیہ

۱۲۳۴۵۶۷۸۹۱۰۱۱۱۲۱۳۱۴۱۵۱۶۱۷۱۸۱۹۲۰۲۱۲۲۲۳۲۴۲۵۲۶۲۷۲۸۲۹۳۰۳۱۳۲۳۳۳۴۳۵۳۶۳۷۳۸۳۹۴۰۴۱۴۲۴۳۴۴۴۵۴۶۴۷۴۸۴۹۵۰

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۶	کہتے	کہتے ہیں	۲۰۲	حاشیہ	منافق	منافقان
۹۹	۲	مسجد کو	مسجد کو	۲۰۲	۸	غرض شیطان	غرض شیطان
۱۰۰	حاشیہ	کرے کے	کرنے کے	۲۰۳	۱۱	ترک	اگر ترک
۱۰۱	۸	شروع کرے	شروع کرے	۲۰۹	۷	سیاہ کرنی	سیاہ کرتی
۱۰۲	۲	گذرے	گذرے	۲۱۶	۳	نجات ہیں	نجات ہیں
۱۱۱	۷	والے کے	والے کے	۲۱۷	۱۵	اور گناہوں	اور گناہوں
۱۶۰	۵	خرا	خرا	۲۲۱	۱۵	اقام	مراد اقام
۱۶۲	۱۲	بدن	بد	۲۲۲	۱۵	کشادہ دلی	کشادہ سینہ
۱۸۲	حاشیہ	لاوے	لانا	۲۲۲	۱۶	تنگ دلی	تنگ سینہ
۱۸۹	۳	بخاستون	بخاستون سے	۲۲۶	۱	عاشق حریف	عاشق و حریف
۱۹۳	۷	ناگزیر	ناگزیر	۲۳۰	۱۲	اور برحق	اور برحق
۱۹۶	۱۱	باآئینہ	تا آئینہ	۲۴۶	حاشیہ	ہر بلا	بر بلا
۱۹۹	۸	کرنے	کرتے	۲۵۹	۸	تم میں سے	تم سے
۲۰۰	حاشیہ	تکبیر	تکبیر				
۲۰۰	۱۲	نفس	نفس				
۲۲	۳	آرہنے	آرہنے				



طالع الفريد رضي الله عنه



مطبع طالع الفريد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای پیرے پروردگار۔ ای پیرے پروردگار۔ تیرے ہی نام پاک سے شروع کرتا
ہوں اور تیری پیروی کرتا ہوں اور نورِ قدس سے تیرے راہِ راست لیتا ہوں۔ ای
نفسِ اللہ تعالیٰ کے طرفِ حاضر ہو۔ تاکہ اِس حیاتِ دنیا کے نصارے پر انگھ کھلے
رکھیکھا اور آثارِ عنایتِ الہی دیکھ لے پر بھی کب تلک پچھلے پاؤں ہٹینگا۔ ایا دنیا
دنی سے ہنہ پھیرنے شہواتِ خسیہ تجھے مانع ہو رہے ہیں یا بساطِ قرب کے طرفِ پیش
قدمی کرنے میں منع تھیکریاں تیرے آ رہے پرے ہیں۔ کہا ہوا تجھ کو۔ جو زانی
اور لڑائی کے طرف لگا اور دنیا کا مال جمع کرنے پر سعی کر رہا ہی۔ تاکہ لوگوں
میں نام آوری حاصل کرے اور بلندی مرتبت سے خلافت کو اپنے جانب
پھیرے۔ اور اُن نعمات و انہارِ جنت کو جو مالکِ حقیقی کے روبرو سچے مقام میں

ہیں بھول گیا۔ اور کبائیرِ احوال نگینا۔ جو ایسے علم سے کہ تیرا پروردگار اعلیٰ اسکا نام
فقہ اور حکمت اور نور و ہدی رکھا ہی روگرداں بنا۔ اور ان علوم میں جنکو اختراع
کئے کچھلوں نے اور ہمیں جھوٹہ اور بدعت و ہوائے نفسانی ظاہر ہیں مشغول
و راغب ہوا۔ تھہر تھہر تاکہ رؤیوں ہم ان حادثوں پر کہ علوم دین کے نشانیاں
رہ گئے ہیں اور اعمالِ نفسیہ مٹ گئے۔ احوالِ کمال نوالے ہوئے ہیں اور وارداتِ
مشاہدہ جمال و رہوئے۔ شہراں سب ویراں ہوئے ہیں اور نشانیاں باقی گئے
شہریاں چل دھرے ہیں اور جنگلیاں اتر پڑے۔ افسوس دلاں سو گئے ہیں اور
زرباںیں اُتھ کھڑے علومِ نافضہ جاتے رہے اور ظروف باقی رہ گئے۔ حیف ہی
کہ حالات سب کتب و رسائل بن گئے اور اعمالِ آجوبہ و مسائل ہو گئے۔ حسرت ہی
کہ جو ہوا معنی اسم سے اور مت گئی حقیقت غلبہ رسم سے۔ اور رسوائی ہی جو مغز
دور ہو کر خالی پوست رہ گیا۔ اور لوگ چمکات سے سراب کے فریب کھا پا پڑا
گھروں کے سر کیے گھراں رہ گئے نہ اس وضع کے دلبراں رہ گئے نہ پس
یوں میرے دل پر غلو کر لیا کہ وہ علوم اور اسرار لکھے اور مردانِ خدا کا احوال و آثار
بیان کرنے سے دفعِ غم کروں اس امید پر کہ انکی ترویج کے طرف شوق دلایا
جاؤں اور قیامت کے دن انھیں کے جماعت میں اٹھایا جاؤں اس واسطے پستان

اور انھیں کتب و رسائل میں
دریغ و غم کی خبر نہ لکھی جائے

طاقت کو پختہ اور مشقت کا بوجھ اپنے اوپر لا دلیا۔ بعد انکو جمع کرنے اور راستگی
 دینے میں مبالغہ کیا اور ضبط و ترتیب کو اس کے کمال کو پہنچایا باوجودیکہ میں مجلسیان
 میں نگاہوں اور میدانِ ہپ دوانی میں پس پا۔ ہدیہ کیا میں اسکو اصل علوی کے
 شاخ بلند اور درخت حسنی کی روشن والی کی خدمت میں جو سرداروں میں کن
 بلند و بالا ہی اور پہلوانوں میں دراز حامل والا۔ جہان نواز ذی کرمت بزرگ
 تکیہ نشین و الامر تبت۔ بیٹا ہی پیغمبر بنی عدنان کا اور ہم نام انکے جد امجد خلیل
 کا۔ رکن دین کا۔ اور مشارالہ۔ قطب شرع کا اور مدار علیہ خواہش نفسانی سے
 پاکدامن۔ لذات دنیاوی سے دل پھیرنے والا نیک چلن۔ شریعت مصطفیٰ میں
 ثابت قدم۔ اور طریقت مرتضیٰ طرف باگ پھیرنے میں راسخ دم۔ اللہ تعالیٰ اسکو
 کمال اعلیٰ اور سعادتِ اہتمام پہنچا دے۔ اور اسکی بزرگی و نمود کو دائم رکھے
 دو کبرے اسکے۔ اور اس کے کرم و جود کو قائم کرے درمیان دو چادر اس کے۔ پس
 حسنِ لطف رحمانی اور فضل عام ربانی سے ایسی کتاب بنی جسکا ہم میرے نظر
 میں چھو تا ہی حفظ کرنا اور ساتھ رکھنا اسکا آسان اور علم اسکا میری دانست
 میں بڑا۔ کہونکہ بے پروا کرتی ہی فن سلوک میں اپنے ماسوا سے۔ جنس میں اس
 کل ابواب۔ اور ابتدا میں اسکے ایک مقدمہ لایا جو لائق ہی اگے رکھنے کے اور

ختم اسکا ایک خاتمے کے ساتھ کیا جو مناسب ہی کہ واقع ہووے اپہر ختم کتاب۔
 اور ہم بائسمیٰ اسکا عین العلم رکھا قرآن و حدیث اور فضائل صحابہؓ و ائمہؓ پر
 اسکی بنیاد ہی اور معرّض موضع غیر مشروع سے جو نو پزیرا و بیفائدہ ہی۔ کہ نہ ہو تاگر
 والے ہیں اور نہ سیری دینے لاجع سر نہ گیں انگھوں کو کجا حاجت ہی سیر مکی
 کبھی ڈپس تمام حمد ثابت ہی خدا سے عز و جل کے لئے جسکی حمد کرتا ہوں۔ اور اُس
 سے مدد و معاونت چاہتا ہوں۔ اور اصلاح کار اس کے حوالے کرتا ہوں۔ ہماری
 شرارت ذاتی اور اعمال کی بدی سے خدا کی پناہ و دھونڈھتا ہوں۔ بد رستی گوہی
 دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی قابل عبادت نہیں۔ و براستی اقرار کرتا
 ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول برحق ہیں۔ جنکو خدا سے
 جل و علا و سیلہ قرب دیا ہی اور مرتبت عالی و درجہ بلند عطا کیا۔ اُتھا یگیا انکو نظام
 محمودین جسکا وعدہ کر چکا۔ درود نامہ و دہو وے اللہ تعالیٰ کا اُن پر اور اہل بیت
 اور آل اطہار پر اُن کے

مقدمہ علم کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم دو قسم پر ہی۔ پہلا علم مکاشفہ۔ وہ انک نور ہی ظاہر و نہایتی ال میں۔

ع میں انکھوں کی العین سے کھلتا

دوسرا علم

پس مراد شائع کی علم کاشفہ سے ہی اس حدیث میں ^{۱۱}ح۔ عالم کی بزرگی علیہ
 پر جیسی میری بزرگی میری امت پر ہی ۰ کہو کہ جو سوائے اس علم کے ریگا سوتا ج
 عمل کا ہو گا۔ کہ ثبوت علم معاملے کا بطور شرط ہی عمل کے لئے۔ اور علم سے مراد علم
 معاملہ قلبیہ واجبہ ہی اس حدیث میں ^{۱۲}ح۔ علم کا دھونڈنا فرض ہی سب
 مسلمانوں پر ۰ اس سب سے دوسرے علم کا ارادہ نہیں ہو سکتا کہ اگر اس سے
 مراد علم توحید لیونیں وہ تو مسلمان کو حاصل ہو چکا۔ اور علم ناز بھی نہیں ہو
 جیسا کوئی شخص فخر میں مکلف ہوا اور قبل ظہر مر گیا اسپر تو وہ علم فرض نہیں
 ہوا۔ سوائے ان کے اور علوم سے مراد نہ ہونا ظاہر ہی۔ مطلقاً علم آخرت مراد
 ہی اس آیت میں ^{۱۳}ق۔ کیا برابر ہو سکیں گے علم والے اور بے علم لوگ ۰ تاکہ
 فضیلت نہ آجاوے صحابہ رضی اللہ عنہم پر اس وقت کے علما کی۔ کہو کہ مجاہدہ علم کا
 کا اور نادر الوقوع مسائل میں دو بے رہنا بدعت ہی اور مراد علم آخرت ہی
 اس آیت میں ^{۱۴}ق۔ تاکہ سیکھیں علوم دین کا ۰ اس لئے کہ قرنا اور ذرا ان خصوصیت
 رکھتا ہی علم آخرت سے۔ پس وہ علم بدعت جسکا ذکر اور یا سیاہ کرتا ہی دل کو
 اور بھی صاحب شریعت عالم کی وصف یوں کیا ہی۔ کہ وہ عداوت پیدا کرتا ہی
 لوگوں سے خدا کے واسطے اور نا امید نہیں کرتا ہی انکو اسکی رحمت اور بے خوف ہونے

۱۱۔ فضل العالم
 ۱۲۔ سرفضل علی امتی
 ۱۳۔ جو شرط ہی سوتا ج
 ۱۴۔ بی اور تاج
 ۱۵۔ مفسدہ

۱۶۔ طلب العلم فریضیہ
 ۱۷۔ علی کل مسلم
 ۱۸۔ اس سے
 ۱۹۔ یعنی اس حدیث
 ۲۰۔ مراد علم

۲۱۔ مذکورہ سے مراد علم
 ۲۲۔ کاشفہ ہی ظہر
 ۲۳۔ علوم معارف
 ۲۴۔ کاشفہ دونوں

۲۵۔ علی بن ابی طالب
 ۲۶۔ یحییٰ بن ابی طالب
 ۲۷۔ ابن ابی طالب
 ۲۸۔ ابن ابی طالب

۲۹۔ ابن ابی طالب
 ۳۰۔ ابن ابی طالب
 ۳۱۔ ابن ابی طالب
 ۳۲۔ ابن ابی طالب

۳۳۔ ابن ابی طالب
 ۳۴۔ ابن ابی طالب
 ۳۵۔ ابن ابی طالب
 ۳۶۔ ابن ابی طالب

ہیں دیتا ہی انکو عذاب الہی سے ۔ اور نہیں منہ پھرتا ہی قرآن سے طرف دوسرے

علوم کے اور جان رکھتا ہی قرآن کے بہت سے معانی اور رموزات کو ۔ پس

علم کا حق اس پر عمل کرنا ہی جیسا آیا ^{۱۱} **ح** بہت برا ہی از روئے غضب کے نزدیک

اللہ کے یہ کہ کہیں تم وہ جو کچھ کہ نہ کریں تم ^{۱۲} **ح** اور آئی ^{۱۳} **ح** سب سے برا عذاب

پانے والا روز قیامت میں وہ عالم ہی کہ نفع نہیں دیا اسکو اللہ اس کے علم سے

اور پرہیز کرنا ہی فتویٰ دینے سے ۔ کہو کہ نہیں قائم تھے صحابہ کرام سے اس کام

پر گرد و س شخص سے کچھ افزو ۔ اور آئی ^{۱۴} **ح** فتویٰ نہیں دینے تکرا حکم یا وہ کہ

جسکو حکام امر کرے ۔ یا وہ کہ اپنی زور و اختیار سے دبوئے ^{۱۵} **ح** اور دلیل خوب

نور کرنا ہی ۔ جیسا آئی ^{۱۶} **ح** فتویٰ لے اپنے دل سے اگرچہ فتویٰ دیوں کچھ کو

مفتیاں ^{۱۷} **ح** اس لئے کہ مقلد طرف ہی علم کا اور سکھانے میں شفقت رکھتا ہی

آئی ^{۱۸} **ح** میں تیرا پ کے سر یکا ہوں بیٹے کے حق میں ^{۱۹} **ح** پس تعلیم میں بخل

نہ کرے ۔ آئی ^{۲۰} **ح** جو کوئی چھپایا علم کو دوزخ کی آگ سے لگام دیا جائیگا ^{۲۱} **ح**

مگر ایسے سے بخل کرے جو اہلیت اس علم کی نہ رکھتا ہو آئی ^{۲۲} **ح** تم موتوں

کو کتوں کے منہ میں مت ڈالو ^{۲۳} **ح** اور گناہ منع کرنا ہی بُرے کاموں سے تاکہ اپنی

ہدایت و شوکت باقی رہے ۔ یہی ماثور ہی ۔ اور انکار کرنا ہی فہم و دانست کے

کرمیقاہ اندران توکلا
ملا انصون - ج ۱۸ ص ۹۶
انہ الناس عذابا
مفتیوں عالم نے فتویٰ دیا ہی
یہی وہ ہے جس سے
اللہ امر کر د اور اسے
طہرانی عباد سے
علم جیسا کہ اس کے
یہی ماثور ہے
اعتقاد و اعتدال
حال و وقت کی
علم و شہادت
ان احکام القنون
ان الصلوات
والصلوات
لا یمنع مانع
منہ وجہ و صاحب
ہی ۱۲ ص ۱۸
الولد لولد - اور داد
الوجہ رہے ۱۳
۱۴ من علمہ
من النار - احمد
۱۵ ص ۱۸
۱۶ لا یمنع مانع
۱۷ ص ۱۸
۱۸ ص ۱۸
۱۹ ص ۱۸
۲۰ ص ۱۸
۲۱ ص ۱۸
۲۲ ص ۱۸
۲۳ ص ۱۸
۲۴ ص ۱۸
۲۵ ص ۱۸
۲۶ ص ۱۸
۲۷ ص ۱۸
۲۸ ص ۱۸
۲۹ ص ۱۸
۳۰ ص ۱۸
۳۱ ص ۱۸
۳۲ ص ۱۸
۳۳ ص ۱۸
۳۴ ص ۱۸
۳۵ ص ۱۸
۳۶ ص ۱۸
۳۷ ص ۱۸
۳۸ ص ۱۸
۳۹ ص ۱۸
۴۰ ص ۱۸
۴۱ ص ۱۸
۴۲ ص ۱۸
۴۳ ص ۱۸
۴۴ ص ۱۸
۴۵ ص ۱۸
۴۶ ص ۱۸
۴۷ ص ۱۸
۴۸ ص ۱۸
۴۹ ص ۱۸
۵۰ ص ۱۸
۵۱ ص ۱۸
۵۲ ص ۱۸
۵۳ ص ۱۸
۵۴ ص ۱۸
۵۵ ص ۱۸
۵۶ ص ۱۸
۵۷ ص ۱۸
۵۸ ص ۱۸
۵۹ ص ۱۸
۶۰ ص ۱۸
۶۱ ص ۱۸
۶۲ ص ۱۸
۶۳ ص ۱۸
۶۴ ص ۱۸
۶۵ ص ۱۸
۶۶ ص ۱۸
۶۷ ص ۱۸
۶۸ ص ۱۸
۶۹ ص ۱۸
۷۰ ص ۱۸
۷۱ ص ۱۸
۷۲ ص ۱۸
۷۳ ص ۱۸
۷۴ ص ۱۸
۷۵ ص ۱۸
۷۶ ص ۱۸
۷۷ ص ۱۸
۷۸ ص ۱۸
۷۹ ص ۱۸
۸۰ ص ۱۸
۸۱ ص ۱۸
۸۲ ص ۱۸
۸۳ ص ۱۸
۸۴ ص ۱۸
۸۵ ص ۱۸
۸۶ ص ۱۸
۸۷ ص ۱۸
۸۸ ص ۱۸
۸۹ ص ۱۸
۹۰ ص ۱۸
۹۱ ص ۱۸
۹۲ ص ۱۸
۹۳ ص ۱۸
۹۴ ص ۱۸
۹۵ ص ۱۸
۹۶ ص ۱۸
۹۷ ص ۱۸
۹۸ ص ۱۸
۹۹ ص ۱۸
۱۰۰ ص ۱۸

عہدہ گزشتہ انبیاء

لے اور ان کا علم اس
علیٰ قدس سرہ کے ہاں

مقدار پر آئی۔ **ح** ہم حکم دے گئے ہیں کہ بات کریں بقدر عقل لوگوں کے
اور طمع کو چھوڑنا ہی۔ جیسا آیا۔ **ق** کہہ کہ نہیں مانگتا ہوں میں تم سے اس پر
اجرت۔ اور ارادہ رکھنا ہی علم سیکھنے سے خود عمل کرنے اور دوسروں کو سکھانا
آئی۔ **ح** جو کوئی علم سیکھا برائی اور زرائی کے واسطے یا لوگوں کو اپنی طرف توجہ
بنانے پس وہ داخل دوزخ ہی۔ اور محفوظ رکھنا ہی ایسے کو علم کے موافقات
سے اور خوشامد کرنا ہی۔ جیسا آئی۔ **ح** خوشامد مومن کے اخلاق سے نہیں
مگر طلب علم کے لئے۔ اور اپنے کو سونپ دینا ہی سبب ہلاک ہونے اس میں
کے خواہنے کو طیب کے جو امین کیا اور دل کو حاضر رکھنا ہی۔ تا علم سے نفع اٹھا
آیا۔ **ق** تحقیق کہ اسمیں ہر آئندہ ہی اسکو جو دل رکھا اس پر اور تنگ و
عار کو چھوڑ دینا ہی کہ وہ تکبر ہی۔ اور قیاس نہ کرنا ہی اپنے کو مستی پر کہ اسکا
حصہ و قلب نوافل کا بدل ہو سکیگا۔ جیسا پانی کرے سکیگی دریا بن جائے کہ
نہ کہ کوزہ۔ اور ضروری علم کو مقدم رکھنا ہی پس شروع کرے فرض عین سے
کہ وہ جانتا ہی جو کچھ کہ واجب ہی امور اعتقادی اور کرنے اور چھوڑنے کے
کام ظاہری ہو یا باطنی۔ بعد اسکے علم آخرت کیونکہ وہ نزدیک و لاتا ہی اللہ
تعالیٰ کی پس جبکہ فارغ ہو دے فرض عین کے علم و عمل سے جائز ہی اسکو کہ

اجرت چاہی
کوئی نہ مانگتا
اور اللہ اس کو
دور از سر زمین
سے "ف"
اس کا نام
نہیں من نفع
اور مستحق
الافتخار
مستحق
الافتخار

سے "ح"
اعتبار میں
نہ کہ ان کی
لذت کی بلکہ
ان کی فلاح
میں "ح"
جس سے ان کی
فلاح ہو
جس سے ان کی
فلاح ہو
جس سے ان کی
فلاح ہو

علم فرض کفایہ شروع کرے۔ جیسے تفسیر و احادیث و فتاویٰ۔ مگر نہ بڑھ جاوے
 اور وقوع کے طرف۔ اور ایسا مستغرق نہ ہووے جو مقصود اصلی سے باز رہے۔

اور کثافت کرنا ہی مناظرے کے وقت ان مسائل پر کہ امور واقع یا قریب بواقع
 ہوں ایسا ہی ماثور ہی اور خلوت اختیار کرنا ہی تا خاطر جمعی و صفائی فکر حاصل
 ہووے اور ریا و تکبر سے دوری۔ اور عمری کٹنا ہی طریق مشورت کی اور بائیکاٹ
 مدد کرنے کی۔ یوں ہی ماثور ہی۔ پھر جائز رکھے بدلنا ایک دلیل سے دوسری
 دلیل یا اشکال کے طرف۔ اور دعویٰ نہ کرے علم مجہول کا اور چپ نہ رہے اپنے

کو معلوم ہی سو بات میں باوجود اسکی ذکر لازم ہونے کے اس زعم سے کہ وہ
 اپنے کو ہی معلوم رہے پس یہ سب نئے قواعد ہیں جو کھینچے ہیں جملکات کے طرف
 جو حرام ہی سمجھنا ان سے اور شکر کرے حق پر پہنچنے والے کا اور اقرار کرے اپنی خطا کا
 اور اس پر مغوم نہ ہووے کیونکہ ماثور ہی ہی اور اس واسطے کہ مناظرہ کرنے والا دھڑکتا

ہی بھولی بات کو۔ پھر کبار فرق ہی اس میں کہ اُسکو آپ یا دے یا غیر فوراً پہلے لازم
 دے دیوے نفس و شیطان کو بسبب شدت عداوت ان دونوں کے۔ اور

دستاویز کرنا ہی اصول دین میں کتاب و سنت اور اجماع کی۔ اور مہر
 ہی اعتراض کرنے سے اپنی دلیل ہو یا زبان سے۔ کیونکہ وہ پاک ہیں خواہ شہادت

علم فرض کفایہ شروع کرے۔ جیسے تفسیر و احادیث و فتاویٰ۔ مگر نہ بڑھ جاوے اور وقوع کے طرف۔ اور ایسا مستغرق نہ ہووے جو مقصود اصلی سے باز رہے۔ اور کثافت کرنا ہی مناظرے کے وقت ان مسائل پر کہ امور واقع یا قریب بواقع ہوں ایسا ہی ماثور ہی اور خلوت اختیار کرنا ہی تا خاطر جمعی و صفائی فکر حاصل ہووے اور ریا و تکبر سے دوری۔ اور عمری کٹنا ہی طریق مشورت کی اور بائیکاٹ مدد کرنے کی۔ یوں ہی ماثور ہی۔ پھر جائز رکھے بدلنا ایک دلیل سے دوسری دلیل یا اشکال کے طرف۔ اور دعویٰ نہ کرے علم مجہول کا اور چپ نہ رہے اپنے کو معلوم ہی سو بات میں باوجود اسکی ذکر لازم ہونے کے اس زعم سے کہ وہ اپنے کو ہی معلوم رہے پس یہ سب نئے قواعد ہیں جو کھینچے ہیں جملکات کے طرف جو حرام ہی سمجھنا ان سے اور شکر کرے حق پر پہنچنے والے کا اور اقرار کرے اپنی خطا کا اور اس پر مغوم نہ ہووے کیونکہ ماثور ہی ہی اور اس واسطے کہ مناظرہ کرنے والا دھڑکتا ہی بھولی بات کو۔ پھر کبار فرق ہی اس میں کہ اُسکو آپ یا دے یا غیر فوراً پہلے لازم دے دیوے نفس و شیطان کو بسبب شدت عداوت ان دونوں کے۔ اور دستاویز کرنا ہی اصول دین میں کتاب و سنت اور اجماع کی۔ اور مہر ہی اعتراض کرنے سے اپنی دلیل ہو یا زبان سے۔ کیونکہ وہ پاک ہیں خواہ شہادت

علم فرض کفایہ شروع کرے۔ جیسے تفسیر و احادیث و فتاویٰ۔ مگر نہ بڑھ جاوے اور وقوع کے طرف۔ اور ایسا مستغرق نہ ہووے جو مقصود اصلی سے باز رہے۔ اور کثافت کرنا ہی مناظرے کے وقت ان مسائل پر کہ امور واقع یا قریب بواقع ہوں ایسا ہی ماثور ہی اور خلوت اختیار کرنا ہی تا خاطر جمعی و صفائی فکر حاصل ہووے اور ریا و تکبر سے دوری۔ اور عمری کٹنا ہی طریق مشورت کی اور بائیکاٹ مدد کرنے کی۔ یوں ہی ماثور ہی۔ پھر جائز رکھے بدلنا ایک دلیل سے دوسری دلیل یا اشکال کے طرف۔ اور دعویٰ نہ کرے علم مجہول کا اور چپ نہ رہے اپنے کو معلوم ہی سو بات میں باوجود اسکی ذکر لازم ہونے کے اس زعم سے کہ وہ اپنے کو ہی معلوم رہے پس یہ سب نئے قواعد ہیں جو کھینچے ہیں جملکات کے طرف جو حرام ہی سمجھنا ان سے اور شکر کرے حق پر پہنچنے والے کا اور اقرار کرے اپنی خطا کا اور اس پر مغوم نہ ہووے کیونکہ ماثور ہی ہی اور اس واسطے کہ مناظرہ کرنے والا دھڑکتا ہی بھولی بات کو۔ پھر کبار فرق ہی اس میں کہ اُسکو آپ یا دے یا غیر فوراً پہلے لازم دے دیوے نفس و شیطان کو بسبب شدت عداوت ان دونوں کے۔ اور دستاویز کرنا ہی اصول دین میں کتاب و سنت اور اجماع کی۔ اور مہر ہی اعتراض کرنے سے اپنی دلیل ہو یا زبان سے۔ کیونکہ وہ پاک ہیں خواہ شہادت

نفسانی اور وسوسہ شیطانی سے۔ بخلاف غیر ان تینوں کے۔ اور تائید دینا ہی
 اعتقاد کو عمل سے۔ کہ وہی ہی راہ مکاشفہ کی۔ اور تائید دینا اسکو دلائل قرآنی
 کہ سلف صالحین دلیل لاتے تھے انہیں کو اور قائلہ کرتے تھے اُنکے ساتھ جو نہیں
 قناعت کئے اُن دلائل پر کیونکہ انکو بیان کئے بعد دوسرے بیان کی حاجت نہیں
 اور تائید دینا اُس اعتقاد کو صلیحی کی صحبت سے اور انکا وعظ سننے سے۔ اور
 تائید دینا اسکو علم کلام کا مجاہدہ چھوڑ دینے سے۔ کیونکہ وہ اہل جدل وضع
 کئے سو طریقہ ہی واسطے عاجز کرنے عامی کے۔ اس سے ضرر پاتا ہی مستحکم بھی
 مانند ضرر پانے عامی کے اس لئے کہ وہ پریشان کرتا ہی راست عقیدے کو مستحکم
 کے کیونکہ اُسکے عقیدے میں شک پیدا کرتا اور ہلا دیتا اور یقین کو دور کر دیتا
 ہی اور عامی کے باطل عقیدے کو گھرنے دیتا ہی تائید سے اترہ جانے
 عامی کے بسبب تعصب مجاہدہ کے اور الزام اٹھانے کو اپنے قصور فہم پر حمل کرنے
 کے اسی سبب سے ترزل پاتا ہی عقیدہ اس مستحکم کا جو حفظ و دلیل عقلی پر تکیا
 کرتا ہی نہ پر ہیز گار عامی کا مگر مجاہدہ ترک نہ کیا چاہئے ایسے عامی کے ساتھ جو
 اعتقاد رکھتا ہی بدعت سماعی پر اور الفت پیدا کیا ہی مجاہدے سے یہاں تک
 کہ بدو ان اسکے تشفی نہیں پاتا ہی۔ اس لئے مباح ہو علم کلام۔ بلکہ زمان بدعت میں

۱۵ یعنی جو عقائد کتاب
 و سنت و اجماع سے ہی
 ہوتے نفسانی سے
 غالی ہیں۔

۱۶ اس عامی سے مراد
 وہ لوگ جو بتائے ہیں
 مثل منکر و خراج
 وغیرہ مذہب باطلہ
 رکھتے ہیں۔
 ۱۷ مجاہدہ کلام

۱۸ اس عامی سے مراد
 وہ شخص جو اپنے عقیدہ
 کو کتاب و سنت سے
 اور متابعت صحابہ و ائمہ
 سے بغیر دلیل عقلی پر تکیا
 کرتا ہو۔
 ۱۹ مجاہدہ سے مراد یہاں تک

واسطے محفوظ رکھنے عقائد عامہ کے۔ فرض کفایہ ہی ایسے شخص پر جو ذکی و فصیح اور
 دیندار رہے اور حاصل کر لینی فرصت رکھے تاکہ اس علم کو خوب سمجھے اور بخوبی تقریر
 کرے اور خود راہ حق سے نہ پھسلے اور کمال کو پہنچے پس ویسا شخص بھی واسطے
 ازالہ شبہ کے پڑھے نہ کہ عامی۔ کیونکہ وہ علم کلام بمنزلہ دواہی۔ لیکن اوپر مذکور
 کئے گئے علوم دینی غذا کے مانند ہیں اور علم کلام بھی واضح مضبوط اور شرح سے
 فریب ہونا فہم کے نزدیک اور شبہ اور ہواے نفسانی اور وسوسا سے دور
 رہے۔ نہ اس قدر کہ اسی میں دوب جا کے خود تشویش میں پڑے اور نہ ایسے محلات
 میں جنکو اختراع کئے اہل بدعت معروف ہووے۔ اور دستاویز پر نہا ہی فروغ
 میں متقی علیہ السلام کو بعد بڑی احتیاط کو بھر دلیل ستوار کو اور بعد اس قول کو جو
 ظن غاب سے نزدیک اپنے افضل ہو مانند ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک
 ہمارے۔ آئی ح۔ ابی حنیفہ چراغ ہیں میری امت کے۔ اور سنا گیا خواب
 کہ میں نزدیک علم ابی حنیفہ کے ہوں۔ اور مان لئے دوسرے ائمہ اہل پیش دستی
 کو فقہ میں اور ایسا واقع ہوا کہ وے قیام نماز کے ساری رات کبھی میں اور
 ناف سے سننے کہ امی ابو حنیفہ بے ریا کیا تو خدمت میری اور خوب پہچانا تو مجھے
 پس تحقیق بخشا میں تجھ کو اور اسکو جو متابعت کرے تیری قیام قیامت تک

اور یہاں صفت مذکور
 دیندار رہے اور حاصل کر لینی
 فرصت رکھے تاکہ اس علم کو
 خوب سمجھے اور بخوبی تقریر
 کرے اور خود راہ حق سے نہ
 پھسلے اور کمال کو پہنچے پس
 ویسا شخص بھی واسطے
 ازالہ شبہ کے پڑھے نہ کہ عامی
 کیونکہ وہ علم کلام بمنزلہ
 دواہی۔ لیکن اوپر مذکور
 کئے گئے علوم دینی غذا کے
 مانند ہیں اور علم کلام بھی
 واضح مضبوط اور شرح سے
 فریب ہونا فہم کے نزدیک
 اور شبہ اور ہواے نفسانی
 اور وسوسا سے دور رہے۔ نہ
 اس قدر کہ اسی میں دوب جا
 کے خود تشویش میں پڑے اور
 نہ ایسے محلات میں جنکو
 اختراع کئے اہل بدعت معروف
 ہووے۔ اور دستاویز پر نہا
 ہی فروغ میں متقی علیہ السلام
 کو بعد بڑی احتیاط کو بھر دلیل
 ستوار کو اور بعد اس قول کو
 جو ظن غاب سے نزدیک اپنے
 افضل ہو مانند ابی حنیفہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک
 ہمارے۔ آئی ح۔ ابی حنیفہ
 چراغ ہیں میری امت کے۔ اور
 سنا گیا خواب کہ میں نزدیک
 علم ابی حنیفہ کے ہوں۔ اور
 مان لئے دوسرے ائمہ اہل پیش
 دستی کو فقہ میں اور ایسا واقع
 ہوا کہ وے قیام نماز کے ساری
 رات کبھی میں اور ناف سے
 سننے کہ امی ابو حنیفہ بے ریا
 کیا تو خدمت میری اور خوب
 پہچانا تو مجھے پس تحقیق
 بخشا میں تجھ کو اور اسکو جو
 متابعت کرے تیری قیام قیامت
 تک

ابو حنیفہ سراج
 امتی ۱۲۔ اور بزرگ
 کہ خان قزاق باب
 طاووس بن بربر
 نوش و ان ۱۲
 وراثت ۱۲
 وفات ۱۲
 عزت ۱۲
 خواب میں ان
 روگن کے خواب
 میں سالت نماز
 عرض کہ ہم
 کہان بنیں
 جواب پائے

اور شاگردی کے انکی برے برے علما اور وہ رضی اللہ عنہ برداشت کے واسطے کہ
خدمتِ قضا کے وہ جو کچھ کہ برداشت کے اپنے پر اور اختلاطِ ہنہ کئے ظالموں سے
اور نہیں قبول کئے اُسے کوئی چیز ہدیہ اور ٹوگوں کی دعوت کے طرف متوجہ نہیں
ہوے جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواہش اشارہ نہیں کئے گئے
بعد اُسکے کہ قصد کئے تھے طرفِ خلوت و عزلت کے اور قرضدار کی دیوار کے
سائے میں نہیں آئے جبکہ تشریف لاتے تھے اُس کے پاس تعاضد کے لئے اور
خیرات کے تمام مال کی قیمت جب وکیل انکا بے خبری سے معیوب تھا
سمیت بچک لایا اُسکو اور بکرے کا گوشت کھانا چھوڑ دئے جبکہ کم لگی ایک
بکری کو فینے لگے مناقبِ کثیر اسقدر ہیں کہ دشوار ہی عدد اُنکا۔

باب پہلا اور دے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وارد ہوا۔ **ق** نہیں پیدا کیا میں جن وانس کو مگر نیری عبادت کے لئے
عبادت کے کئی قسم ہیں۔ ایک اُنسے نماز ہے۔ **آئی ح**۔ خدا نے عز و جل کی
یگانگ اور وحدانیت کے بعد سوائے نماز کے دوسری کوئی فرضِ خلائق پر
ایسی نہیں جو محبوب رہے خدا تعالیٰ کی **آئی ح**۔ جو شخص چھوڑ دیا نماز

عہ ما زادت اذکار
سہ و ما خلفت الی الناس

اللہ تعالیٰ نے ان کو
نہایت سے عبادت کے لئے

نہایت سے عبادت کے لئے
نہایت سے عبادت کے لئے

دو دو ہزار سالہ عبادت
بجائے ایک سالہ عبادت
دو دو ہزار سالہ عبادت
بجائے ایک سالہ عبادت
دو دو ہزار سالہ عبادت
بجائے ایک سالہ عبادت

تو جان بوجھ کر تحقیق وہ کافر ہوا۔ یعنی قریب کفر ہوا۔ جیسا کہ تھے کہ پہنچا بلکہ
میں اُس شخص کو جو نزدیک ہوا اُس کے اور حق نماز کا یہ بھی کہ پاک رکھے ظاہر کو
حدیث اور نجاست سے اور جو ارج کو گناہوں سے۔ اور دل کو اخلاقِ ذمیرہ سے
اور سر کو ماسوائے اللہ سے۔ یہ آوٹا عمل ہی۔ اور باقی آوٹا عبادت سے
معمور رکھنا ہی اپنے اوقات کو ظاہر و باطن میں۔ آئی شرح۔ طہارت نصف
ایمان ہی۔ اور اصل اُسکا پاک رکھنا ہی باطن کیں کیو اسطے صحابہ کرام مبالغہ
کرتے تھے اس اور بے پروائی کرتے تھے طہارت ظاہر سے یہاں تک کہ برہنہ پا
چلتے تھے کچھ میں اور ویسا ہی نماز پڑھتے تھے۔ اور نماز پڑھے آنحضرت صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نعلین مبارک پہنے ہوئے پس خبر دئے گئے عین نماز
میں نجاست لگے رہنے کی۔ پھر نکالے اُسکو اور تام کئے باقی نماز کیں اور پڑھا
نہیں۔ مگر طہارت ظاہر کو بھی باطن کے روشن کرنے میں ایک تاثیر ہی جیسا وضو
اور دوسرے اعمال ظاہرہ اچھے طور سے ادا کئے بعد پایا جاتی ہی۔ کیونکہ عالمِ ظاہر
کو ایک مناسبت ہی عالمِ باطن سے۔ اسی سبب سے تپا ہوتا ہی خواب اُسکا جو
عادت کیا سچ بولنے کی۔ پس ہمیشہ با وضو رہا جائے اور وضو کرے بعد غیبت
اور بعد کوئی ایسے کام کے جو اُسکا مانند ہو۔ اور بعد پکار کر ہنسنے کے اگر چہ چاہے

یہ ایک سالہ عبادت ہے
یہ ایک سالہ عبادت ہے
یہ ایک سالہ عبادت ہے
یہ ایک سالہ عبادت ہے
یہ ایک سالہ عبادت ہے
یہ ایک سالہ عبادت ہے

یہ ایک سالہ عبادت ہے
یہ ایک سالہ عبادت ہے
یہ ایک سالہ عبادت ہے
یہ ایک سالہ عبادت ہے
یہ ایک سالہ عبادت ہے
یہ ایک سالہ عبادت ہے

اور نہ گذرے نماز پڑھتے ہوئے کے آگے سے اور وہاں دنیا کی باتیں نہ کرے
 اور نماز ادا کرے اول صف میں امام کے محاذی۔ ہنوس کے توسیدھے جانب پر
 اُس کے۔ اور پورے ادا کرے ارکان۔ اور رعایت رکھے سنتوں اور
 مستحبات کی۔ پس ان سب میں بہت فضائل آئے ہیں۔ اور روکرے امام
 ہونے کو اور سلف کا رو کرنا اس سب سے تھا کہ اختیار کرے اپنے سے اولیٰ
 و احسن کو یا خوف ہو یا تشویش خاطر سے۔ اور امامت افضل ہی اذان
 دینے سے۔ کیونکہ اختیار کئے ہیں اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے
 خلفائے راشدین۔ پس وہ جو ائی۔ ح۔ کہ اذان دیا کر اگر طاعت نہ ہو تو امامت
 کر۔ سو یہ ویسے کے حق میں تھا کہ جسکی امامت سے قوم ناراض تھے۔ اور ویسے
 کی امامت کے باب میں آئی۔ ح۔ کہ سر سے تجاوز نہیں کرتی ہی اُسکی نماز
 اور اعمال باطنی کی رعایت رکھنا ہی کہ وہ حضور ہی جیسے مستغرق رکھنا دل کو اُس
 فعل کے طرف حسین کہ وہ ہی۔ اور فارغ رکھنا دل کو اُس کے غیر سے۔ وہ
 حاصل ہوتا ہی بہت اپنی اُس میں مصروف رکھنے سے۔ کیونکہ بہت تابع بنالشی
 ہی دل کو۔ یہ بات اسوقت حاصل ہوگی کہ یاد کرے نماز کے منافع کو جیسے قوت
 حق کی اور اُسکی خوشنودی اور کما شفعہ ہونا دنیا میں اور سعادت ابدی پانا اور

۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵

۱۔ آفات و عذاب و
۲۔ دلائل مکررہ سے
۳۔ ان اصول و بیج
۴۔ ان اصول و بیج
۵۔ ان اصول و بیج
۶۔ ان اصول و بیج
۷۔ ان اصول و بیج
۸۔ ان اصول و بیج
۹۔ ان اصول و بیج
۱۰۔ ان اصول و بیج
۱۱۔ ان اصول و بیج
۱۲۔ ان اصول و بیج
۱۳۔ ان اصول و بیج
۱۴۔ ان اصول و بیج
۱۵۔ ان اصول و بیج
۱۶۔ ان اصول و بیج
۱۷۔ ان اصول و بیج
۱۸۔ ان اصول و بیج
۱۹۔ ان اصول و بیج
۲۰۔ ان اصول و بیج
۲۱۔ ان اصول و بیج
۲۲۔ ان اصول و بیج
۲۳۔ ان اصول و بیج
۲۴۔ ان اصول و بیج
۲۵۔ ان اصول و بیج
۲۶۔ ان اصول و بیج
۲۷۔ ان اصول و بیج
۲۸۔ ان اصول و بیج
۲۹۔ ان اصول و بیج
۳۰۔ ان اصول و بیج
۳۱۔ ان اصول و بیج
۳۲۔ ان اصول و بیج
۳۳۔ ان اصول و بیج
۳۴۔ ان اصول و بیج
۳۵۔ ان اصول و بیج
۳۶۔ ان اصول و بیج
۳۷۔ ان اصول و بیج
۳۸۔ ان اصول و بیج
۳۹۔ ان اصول و بیج
۴۰۔ ان اصول و بیج
۴۱۔ ان اصول و بیج
۴۲۔ ان اصول و بیج
۴۳۔ ان اصول و بیج
۴۴۔ ان اصول و بیج
۴۵۔ ان اصول و بیج
۴۶۔ ان اصول و بیج
۴۷۔ ان اصول و بیج
۴۸۔ ان اصول و بیج
۴۹۔ ان اصول و بیج
۵۰۔ ان اصول و بیج
۵۱۔ ان اصول و بیج
۵۲۔ ان اصول و بیج
۵۳۔ ان اصول و بیج
۵۴۔ ان اصول و بیج
۵۵۔ ان اصول و بیج
۵۶۔ ان اصول و بیج
۵۷۔ ان اصول و بیج
۵۸۔ ان اصول و بیج
۵۹۔ ان اصول و بیج
۶۰۔ ان اصول و بیج
۶۱۔ ان اصول و بیج
۶۲۔ ان اصول و بیج
۶۳۔ ان اصول و بیج
۶۴۔ ان اصول و بیج
۶۵۔ ان اصول و بیج
۶۶۔ ان اصول و بیج
۶۷۔ ان اصول و بیج
۶۸۔ ان اصول و بیج
۶۹۔ ان اصول و بیج
۷۰۔ ان اصول و بیج
۷۱۔ ان اصول و بیج
۷۲۔ ان اصول و بیج
۷۳۔ ان اصول و بیج
۷۴۔ ان اصول و بیج
۷۵۔ ان اصول و بیج
۷۶۔ ان اصول و بیج
۷۷۔ ان اصول و بیج
۷۸۔ ان اصول و بیج
۷۹۔ ان اصول و بیج
۸۰۔ ان اصول و بیج
۸۱۔ ان اصول و بیج
۸۲۔ ان اصول و بیج
۸۳۔ ان اصول و بیج
۸۴۔ ان اصول و بیج
۸۵۔ ان اصول و بیج
۸۶۔ ان اصول و بیج
۸۷۔ ان اصول و بیج
۸۸۔ ان اصول و بیج
۸۹۔ ان اصول و بیج
۹۰۔ ان اصول و بیج
۹۱۔ ان اصول و بیج
۹۲۔ ان اصول و بیج
۹۳۔ ان اصول و بیج
۹۴۔ ان اصول و بیج
۹۵۔ ان اصول و بیج
۹۶۔ ان اصول و بیج
۹۷۔ ان اصول و بیج
۹۸۔ ان اصول و بیج
۹۹۔ ان اصول و بیج
۱۰۰۔ ان اصول و بیج

زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ویسی نماز نفع نہیں دینے پر اجماع واقع ہوا ہے اور شرع میں نماز کے لئے حضور قلب کا شرط ہونا ظاہری ہے۔ لیکن مقام فتویٰ کا تکلیف ظاہری میں اور پرنا سبت تصور فہم خلافت کے ہے۔ پس اگر نماز جائز ہونے کے لئے حضور قلب شرط کیا جاوے البتہ لوگ حرج میں پڑیں گے اور وہ شرط مطلقاً نماز چھوڑ دینے کا سبب ہوگی یہی بات تحقیق ہے۔ اور جو کوئی کہ خوب غور کر لگا اس آیت میں **ق** تحقیق نماز باز رکھتی ہے بخش و بدی سے ○ اور اس حدیث میں **ح** نماز افتادگی اور عاجزی لانا ہی درگاہ الہی میں ○ پس جائیگا کہ یہ وہی نماز ہی جو حضور قلب کے ساتھ ہو یاد رکھ اسکو۔ اور اولیاء اللہ کو ایسی ہی نماز میں کشف ہوتا ہے خصوصاً سجدے میں برابر صفائی دل کے اور اقسام عبادت سے قرآن شریف کی تلاوت ہی آئی **ح** اچھا تمھارے میں کا وہی جو پڑھا قرآن اور پڑھایا اسکو ○ اور حق یہ ہے کہ نیت کرے وحشت دنیا کو دوست رکھنے اور شوق مولا کا حتیٰ ادا ہونے اور عبودیت کے احکام کو ضبط کر لیا اور باوجود رہے اور خوش ہوئی کرے اور مودت بیٹھے اور بیٹھے ہوئے بھی جائز ہی آیا **و** جو یاد کرتے ہیں حدیث تعالیٰ کو کھرتے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور بیٹھے ہوئے ○ اور افضل یہی کہ تلاوت را

ذکر تلاوت قرآن
۱۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۰۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۱۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۲۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۳۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۴۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۵۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۶۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۷۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۸۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۹۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۰۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۱۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۲۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۳۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۴۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۵۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۶۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۷۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۸۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۲۹۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۰۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۱۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۲۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۳۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۴۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۵۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۶۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۷۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۸۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۳۹۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۰۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۱۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۲۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۳۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۴۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۵۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۶۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۷۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۸۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۴۹۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۰۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۱۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۲۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۳۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۴۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۵۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۶۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۷۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۸۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۵۹۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۰۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۱۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۲۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۳۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۴۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۵۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۶۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۷۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۸۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۶۹۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۰۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۱۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۲۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۳۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۴۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۵۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۶۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۷۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۸۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۷۹۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۰۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۱۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۲۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۳۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۴۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۵۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۶۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۷۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۸۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۸۹۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۰۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۱۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۲۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۳۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۴۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۵۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۶۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۷۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۸۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۹۹۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب
۱۰۰۔ تلاوت قرآن کی کوئی ایک کتاب

اور اپنے قصص میں تامل کرنے سے۔ اور ویسا بھی نہ رو سکے نور و مانہ نہ اپنے پر
 رو یا چاہئے کیونکہ نور مانہ آنا خود ایک بڑی مصیبت ہے۔ اور تعوذ پڑھیں شروع
 کر نیئے وقت آیا ^{۱۱} جب قرآن پڑھو گے تعوذ پڑھو ۱۰ اور ختم کے وقت
 پھر از سر نو شروع کر رکھے۔ واسطے سرزنشِ شیطان کے یہی طور منقول ہے۔ اور
 مانگ لے جب امید کی بات پڑھنے میں آو اور ذکر کی بات سے پناہ چاہے۔ اور
 ذکر کے بیان میں ذکر کرے اور تسبیح میں تسبیح اور دعائیں دعایے سب مروی
 ہیں اور آہستہ پڑھے اگر بیکار یا نماز پڑھنے والا تشویش میں پڑھیکار اندیشہ تر
 آئی ^{۱۲} ح فغنی عن علانیہ سے ستر حصے بڑھ کر ہی ۱۰ یہ خوف ہنو تو بیکار کر رہیں
 کیونکہ ویسا پڑھنا آگاہ کرتا ہی دل کو اور جمعیتِ خاطر لاتا ہی اور سماعت کو محفوظ
 رکھتا ہی اُس طرف اور نیندھ اور سستی کو دور کرتا ہی۔ اور تلاوت نہ یا
 کرتا ہی اور سونے مارے کو اُٹھاتا ہی اور لوگوں کو عبادت کی رغبت دلاتا
 ہی آئی ^{۱۳} ح تحقیق فرشتگان اور جنات سنے ہیں اُسکے قرات کو اور نماز
 پڑھتے ہیں اُسکے ساتھ ۱۰ اور دوسروں میں اثر کرنے والا اعلیٰ افضل ہی اور
 زیادتی نیت کی بھی زیادہ کرتی ہی اجر کو لیکن صلاحِ قلبی پر نظر رکھنا بہتری کہ
 پسند کئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۱۔ اور عبادت اور
 اور نورانی دانغ
 پڑھنے سے ۱۲۔ اعلیٰ غار
 قرأت القرآن کا تسبیح
 ۱۳۔ حاجت ۱۴۔ حاجت
 ۱۵۔ حاجت ۱۶۔ حاجت
 ۱۷۔ حاجت ۱۸۔ حاجت
 ۱۹۔ حاجت ۲۰۔ حاجت
 ۲۱۔ حاجت ۲۲۔ حاجت
 ۲۳۔ حاجت ۲۴۔ حاجت
 ۲۵۔ حاجت ۲۶۔ حاجت
 ۲۷۔ حاجت ۲۸۔ حاجت
 ۲۹۔ حاجت ۳۰۔ حاجت
 ۳۱۔ حاجت ۳۲۔ حاجت
 ۳۳۔ حاجت ۳۴۔ حاجت
 ۳۵۔ حاجت ۳۶۔ حاجت
 ۳۷۔ حاجت ۳۸۔ حاجت
 ۳۹۔ حاجت ۴۰۔ حاجت
 ۴۱۔ حاجت ۴۲۔ حاجت
 ۴۳۔ حاجت ۴۴۔ حاجت
 ۴۵۔ حاجت ۴۶۔ حاجت
 ۴۷۔ حاجت ۴۸۔ حاجت
 ۴۹۔ حاجت ۵۰۔ حاجت
 ۵۱۔ حاجت ۵۲۔ حاجت
 ۵۳۔ حاجت ۵۴۔ حاجت
 ۵۵۔ حاجت ۵۶۔ حاجت
 ۵۷۔ حاجت ۵۸۔ حاجت
 ۵۹۔ حاجت ۶۰۔ حاجت
 ۶۱۔ حاجت ۶۲۔ حاجت
 ۶۳۔ حاجت ۶۴۔ حاجت
 ۶۵۔ حاجت ۶۶۔ حاجت
 ۶۷۔ حاجت ۶۸۔ حاجت
 ۶۹۔ حاجت ۷۰۔ حاجت
 ۷۱۔ حاجت ۷۲۔ حاجت
 ۷۳۔ حاجت ۷۴۔ حاجت
 ۷۵۔ حاجت ۷۶۔ حاجت
 ۷۷۔ حاجت ۷۸۔ حاجت
 ۷۹۔ حاجت ۸۰۔ حاجت
 ۸۱۔ حاجت ۸۲۔ حاجت
 ۸۳۔ حاجت ۸۴۔ حاجت
 ۸۵۔ حاجت ۸۶۔ حاجت
 ۸۷۔ حاجت ۸۸۔ حاجت
 ۸۹۔ حاجت ۹۰۔ حاجت
 ۹۱۔ حاجت ۹۲۔ حاجت
 ۹۳۔ حاجت ۹۴۔ حاجت
 ۹۵۔ حاجت ۹۶۔ حاجت
 ۹۷۔ حاجت ۹۸۔ حاجت
 ۹۹۔ حاجت ۱۰۰۔ حاجت

کے سبب سے اس کا

اہستہ پڑھنے کو اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پکار کر تلاوت کرنا جو بعد دریافت کرنے
بنت ہر ایک کے۔ اور اچھا بنا دے اور اپنا تلاوت قرآن میں آئی ^{۱۷} حدیث میں
نہیں سننا کسی شی کے خوش آوازی کو جیسا سنا خوش آواز سے قرآن پڑھنے کو ^{۱۸} لیکن
خوش آوازی سے فقط قصد ترغیب و تاثیر رکھے نہ بدلنے والا ہوا اسکے الفاظ کے
جو ترکہ اور نہ رعایت کرنے والا ہو قواعد موسیقی مذموم کو جو منسوب ہی اہل بیت
کے طرف اور نہ غافل کر دیوے فہم مضے۔ اور قرآن کی تعلیم و توفیر کرے آیا
الکراس قرآن کو اتارتے ہم ہمارے البتہ تو اسکو دیکھتا دہرنے والا اور بارہ بارہ
ہوئے ^{۱۹} خوف الہی سے ^{۲۰} اور آئی ^{۲۱} جو کوئی پڑھے قرآن کو اور سمجھے کہ دوسرے
دے گئی چیز بہتر ہی اس سے جو دے گئی اپنے کو پس تحقیق یہی سمجھا اس چیز کو جو
بری کیا اس کو خدا تعالیٰ نے ^{۲۲} اور دل کو حاضر رکھے جیسا اوپر ذکر کر کے گیا کہ وہی
اصل ہے۔ اور یوں ہی تفسیر کرے گئی اس آیت کی ^{۲۳} ایسی ہی اے کتاب کو تو ^{۲۴}
سے ^{۲۵} اور معنی سمجھ کر پڑھے ^{۲۶} غور کرو آیات قرآنی میں ^{۲۷} اور بھی کو شست
صحاب عالیجناب کی فہم معنی کے طرف تھی نہ کہ قلعہ زبانی۔ اسی سبب سے ازہر
نہیں کے اسکو مگر چند صحابہ بلکہ بہت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سوائے ایک یا دو ^{۲۸}
نہیں ^{۲۹} اور تاثیر ہونے کے لئے اسکو دہراتے رہے کیونکہ تحقیق آنحضرت

ح بدرستیکہ وہ بجائے صدقہ کے ہی ۵ اور درود کا حق یہی ہے کہ بل ہے سلام
 کے ساتھ آیات ای ایمان والو صلوا بحیثو تم اوپر نبی کے اور سلام کہو تم سلام
 اور شامل ہے اور سب انبیاء علیہم السلام کے اور اہل بیت و اصحاب پر لکھے ایسا ہی
 منقول ہے اور چھینک اور فوج اور تعجب کے وقت درود نہ پڑھا جاوے اور
 اقسام عبادت سے اور کار مروید ہیں کہ وار وہیں لکھے حق میں فضائل اور ان سے
 دعا ہی آئی ۶ دعا مغربی عبادت کی ۷ اور حق اُسکا یہی کہ اوقات
 مُشرّفہ کا امیدوار ہے جسکے باب میں فضائل آئے ہیں بعضے دن رات اور
 امیدوار رہے سحر کے وقت اور نصف شب میں اور نزدیک زوال کے اور
 جمعہ کے دن امام منبر پر چھتے وقت اور خطبوں کے درمیان بیٹھے پر اور جمعہ کے
 روز آفتاب غروب ہونیکے قریب اور اذان و اقامت کے پہچ میں اور نزول
 اُن دونوں کے اور چہار شنبے کے دن درمیان ظہر و عصر کے اور امیدوار رہے
 احوال شرمیہ کا جیسا فی سبیل اللہ جنگ کرتے پر اور برسات اترتے وقت اور
 فرض نماز ادا کرتے ہی اور ختم قرآن کے بعد اور مسجد کو جاتے پر اور حالتِ روزہ
 اور افطار میں اور مسجد میں اور رقتِ قلب کے وقت اور جبکہ دل بیدار رہے
 یا دینِ جلال باری تعالیٰ کے اور حالتِ مرض و مسافرت میں اور سورہ اخلاص

۱۔ اور صدقہ کے نام اور نبی
 ۲۔ اور برکت سے ۳۔
 ۴۔ علیہ وسلم لکھا ۵۔ آج ۶۔

۷۔ یعنی حالتِ بیکاری
 ۸۔ کہ حق میں ہیں
 ۹۔ خاص میں
 ۱۰۔ یا محمد و آلہ و صحابہ
 ۱۱۔ ساتھ شعلوں

۱۲۔ اور ان کے

۱۳۔ اور ان کے

۱۴۔ اور ان کے

۱۵۔ اور ان کے

۱۶۔ اور ان کے

۱۷۔ اور ان کے

۱۸۔ اور ان کے

۱۹۔ اور ان کے

۲۰۔ اور ان کے

۲۱۔ اور ان کے

۲۲۔ اور ان کے

و ادعوا اللہ و انتقم منکم
 شرعی ابو ہریرہ سے
 اونی و فیہ فیہ بار اور دوسرے
 باج رار اور راجا و جرات
 بابی ۱۳۱۵
 بابی ۱۳۱۶
 بابی ۱۳۱۷
 بابی ۱۳۱۸
 بابی ۱۳۱۹
 بابی ۱۳۲۰
 بابی ۱۳۲۱
 بابی ۱۳۲۲
 بابی ۱۳۲۳
 بابی ۱۳۲۴
 بابی ۱۳۲۵
 بابی ۱۳۲۶
 بابی ۱۳۲۷
 بابی ۱۳۲۸
 بابی ۱۳۲۹
 بابی ۱۳۳۰

امید رکھے آئی **ح** پکارو اللہ تعالیٰ کو درحالیکہ یقین رکھتے ہوں قبولیت کی
 اور کھٹکا وین عایشی **ح** تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی الحاج کرنے
 والوں کو دعائیں ۵ اور قبولیت دعائیں جلدی نکریں۔ آئی **ح** قبول
 کئے جاتی ہی تم میں سے دعا اس شخص کی جو شبانی نہیں کرتا ہی ۵ اور دعا
 کرنے کے وقت میں یاد کرے اپنی عبادت کو کیونکہ وہ نیکر دلاتی ہی۔ اور نہ مصیبت
 کو یاد کرے کیونکہ وہ قبولیت کے یقین کو دور کرتی ہی اور کسی دعائیں مذکور
 بھی کر سکے دلیل سے قصہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور ظاہر کرے اپنی کمال
 احتیاج کو **ایاق** کہا کوئی دوسرا بھی ہی جو مضطر و سیرار کی دعا قبول کرے
 اور اصل دعا قبول ہو نیکی تو بہر ہی اور واپس دینا کو گون کے حقوق اور متوجہ
 کرنا ہمت کا طرف اللہ تعالیٰ کے کہ نافع وہی حضور دل ہی۔ کیونکہ دعا سے
 مقصود خدا سے عز و جل کے ساتھ انسٹ پانا ہی۔ اور اس انسٹ سے یہی
 حسن جائے گی۔ اور لازم کرے دعا کو حالت رفاہیت میں تاکہ دفع ہو کر
 بلا۔ اور رغبت کرے دینی فضیلت رکھنے والوں کی دعائیں۔ اور مظلوم کی
 بددعا سے پرہیز کرے۔ اور خود بھی کسی پر بددعا نہ کرے۔ پس یہ سب بنو
 اور اقسام عبادت سے نکلے ہی۔ **ایاق** اور فکر کرتے ہیں پیدائش میں اس

بابی ۱۳۳۱
 بابی ۱۳۳۲
 بابی ۱۳۳۳
 بابی ۱۳۳۴
 بابی ۱۳۳۵
 بابی ۱۳۳۶
 بابی ۱۳۳۷
 بابی ۱۳۳۸
 بابی ۱۳۳۹
 بابی ۱۳۴۰
 بابی ۱۳۴۱
 بابی ۱۳۴۲
 بابی ۱۳۴۳
 بابی ۱۳۴۴
 بابی ۱۳۴۵
 بابی ۱۳۴۶
 بابی ۱۳۴۷
 بابی ۱۳۴۸
 بابی ۱۳۴۹
 بابی ۱۳۵۰
 بابی ۱۳۵۱
 بابی ۱۳۵۲
 بابی ۱۳۵۳
 بابی ۱۳۵۴
 بابی ۱۳۵۵
 بابی ۱۳۵۶
 بابی ۱۳۵۷
 بابی ۱۳۵۸
 بابی ۱۳۵۹
 بابی ۱۳۶۰
 بابی ۱۳۶۱
 بابی ۱۳۶۲
 بابی ۱۳۶۳
 بابی ۱۳۶۴
 بابی ۱۳۶۵
 بابی ۱۳۶۶
 بابی ۱۳۶۷
 بابی ۱۳۶۸
 بابی ۱۳۶۹
 بابی ۱۳۷۰
 بابی ۱۳۷۱
 بابی ۱۳۷۲
 بابی ۱۳۷۳
 بابی ۱۳۷۴
 بابی ۱۳۷۵
 بابی ۱۳۷۶
 بابی ۱۳۷۷
 بابی ۱۳۷۸
 بابی ۱۳۷۹
 بابی ۱۳۸۰
 بابی ۱۳۸۱
 بابی ۱۳۸۲
 بابی ۱۳۸۳
 بابی ۱۳۸۴
 بابی ۱۳۸۵
 بابی ۱۳۸۶
 بابی ۱۳۸۷
 بابی ۱۳۸۸
 بابی ۱۳۸۹
 بابی ۱۳۹۰
 بابی ۱۳۹۱
 بابی ۱۳۹۲
 بابی ۱۳۹۳
 بابی ۱۳۹۴
 بابی ۱۳۹۵
 بابی ۱۳۹۶
 بابی ۱۳۹۷
 بابی ۱۳۹۸
 بابی ۱۳۹۹
 بابی ۱۴۰۰

الکوت و اللہ من
 غائی کی صفت اور
 اور کت و کت اور
 سکھ و کت و کت اور

ہی۔ اور ویسا ہی درمیانِ اشرق وضحیٰ کے انواعِ عبادتِ مذکورہ میں مشغول رہے اگر فرصت رکھتا ہو۔ اور بدلتا رہے ایک قسم کی عبادت سے دوسری عبادت کے طرف موافق رغبتِ دل کے واسطے قطعِ ملاں کے۔ اور افضل ہی قرآن پڑھنا قیام میں کیونکہ سہین نماز اور تلاوت اور فہم معنی اور حضورِ دل اور ذکر الیکساں حاصل ہی۔ اور مشغول رکھے سوای اُن عبادات کے ان کاموں کے طرف بھی جیسا بیما پرسی اور جنازے کے ساتھ جانا اور مسلمان بھائی کے کام میں ملک دینا اور علم کی مجلس میں حاضر ہونا کہ یہ بھی عبادات ہیں کیونکہ ان کاموں کو درمیانِ اشرق وضحیٰ کے کرتے تھے پس اگر فرصتِ عبادت نہ رکھتا ہو مشغولِ علم رکھے پڑھے یا پڑھاوے اُسی ح وہ افضل ہی ہزار رکعت نماز سے اور ہزار جنازے پر حاضر ہونے سے اور ہزار بیما پرسی سے اور قرآن پڑھنے سے ۵ مراد اس علمِ آخرت ہی۔ جیسا مقدمہ کتاب میں مذکور ہوا۔ اور بعد اشرق کے فکر کرے حل مشکلات میں کیونکہ دل اس وقت بہت صاف رہتا ہی اور جو شخص کہ عقیدہ رہے واسطے امورِ خدایتی کے جیسا قاضی اور حاکم یا اپنے خاص کاموں کے طرف جیسا کسب کرنا بعض کاموں کا سنو رعایت رکھے اُن کاموں کی۔ اور ذکر کرتا رہے درمیانِ اُن کاموں کے حضورِ دل کے ساتھ۔ اور اکتفا کرے کسب بمقدار

سلفِ اقیاب یکمیزہ
دن ہوئے بعد سے وفات
بن ۱۲ سلفِ اشرق وضحیٰ
وقت سے روزِ مالک
ایسا چار رکعت ہیں
سلفِ سلف صالحین
سلفِ اند افضلین
صلوۃ الف رکعت ۱۲
۵۵ جمع عبادت کے
اور دنیا کے کاروبار
بن جیسے کے آگے

حاجت کے - اور زائد حاجت سے کب اس وقت کرے جو ارادہ صدقہ کا رکھے
کہ کہا گیا ہے ونیسا کب دوستری ذکر سے کیونکہ وہ متعدی ہی اور بعض کہتے ہیں
کہ ذکر کرنا بہتر ہے اُس سے اور اولیٰ یہ ہے کہ نظر کرے اپنے دل کے صلاحیت پر کہ
اُن دونوں سے کس طرف بخوبی راغب ہے - اور ہمیشہ متوجہ ہووے طرفِ دُور
کے آئی ح دوسترینِ اعمال خدا تعالیٰ کے نزدیک عمل ملانا غہ ہی اگرچہ
تھوڑا رہے ۵ بلکہ اُس در و مقرر کی زائد کہا کرے کہ آئی ح مجھ کو بکثرت
دیا جاتی ہے اُس روز میں جو زائد نہ کروں میں کوئی عمل خیر اُسیں ۵ اور چہ کرے
روزہ اور صدقہ اور عبادت اور جہازے کے پیچھے جانے کو آئی ح جو کوئی
جمع کرے انکو ایک دن میں بخشا جائیگا یا داخلِ جنت ہوگا ۵ اور شب کی عبادت
میں بہتر یہ ہے کہ سوئیٹکے آگے وتر پرہ اس اندیشے سے کہ شاید بیدار ہو یا
دل پھر اُٹھنے سے بیزاریا مر جاوے تو وتر قوت ہوگی پس ادا کر دینے میں اُسکے
بھینے کے امیدی کو تاہی ہی اور قوی بات یہ کہ تاخیر کرے وتر کو وہ جو نیند
اٹھنے کی عادت رکھتا ہو - اور پرہ سورہ بس وسجدہ ولہمان وودخان و
ملک و زمر و واقعه اور سبحات ستہ - اور غیند غلبہ کی تو سنو رہے - یوں ہی
ہی اور ایاق وے شب میں کم سنوتے تھے ۵ اور غیند غلبہ کئے بعد نماز

۱۱۰ مراد صدقہ سے
دوسرے کو نفسِ خفا
ہی ۱۱۱ سے ۱۱۲
۱۱۲ سے ۱۱۳
۱۱۳ سے ۱۱۴
۱۱۴ سے ۱۱۵
۱۱۵ سے ۱۱۶
۱۱۶ سے ۱۱۷
۱۱۷ سے ۱۱۸
۱۱۸ سے ۱۱۹
۱۱۹ سے ۱۲۰
۱۲۰ سے ۱۲۱
۱۲۱ سے ۱۲۲
۱۲۲ سے ۱۲۳
۱۲۳ سے ۱۲۴
۱۲۴ سے ۱۲۵
۱۲۵ سے ۱۲۶
۱۲۶ سے ۱۲۷
۱۲۷ سے ۱۲۸
۱۲۸ سے ۱۲۹
۱۲۹ سے ۱۳۰
۱۳۰ سے ۱۳۱
۱۳۱ سے ۱۳۲
۱۳۲ سے ۱۳۳
۱۳۳ سے ۱۳۴
۱۳۴ سے ۱۳۵
۱۳۵ سے ۱۳۶
۱۳۶ سے ۱۳۷
۱۳۷ سے ۱۳۸
۱۳۸ سے ۱۳۹
۱۳۹ سے ۱۴۰
۱۴۰ سے ۱۴۱
۱۴۱ سے ۱۴۲
۱۴۲ سے ۱۴۳
۱۴۳ سے ۱۴۴
۱۴۴ سے ۱۴۵
۱۴۵ سے ۱۴۶
۱۴۶ سے ۱۴۷
۱۴۷ سے ۱۴۸
۱۴۸ سے ۱۴۹
۱۴۹ سے ۱۵۰
۱۵۰ سے ۱۵۱
۱۵۱ سے ۱۵۲
۱۵۲ سے ۱۵۳
۱۵۳ سے ۱۵۴
۱۵۴ سے ۱۵۵
۱۵۵ سے ۱۵۶
۱۵۶ سے ۱۵۷
۱۵۷ سے ۱۵۸
۱۵۸ سے ۱۵۹
۱۵۹ سے ۱۶۰
۱۶۰ سے ۱۶۱
۱۶۱ سے ۱۶۲
۱۶۲ سے ۱۶۳
۱۶۳ سے ۱۶۴
۱۶۴ سے ۱۶۵
۱۶۵ سے ۱۶۶
۱۶۶ سے ۱۶۷
۱۶۷ سے ۱۶۸
۱۶۸ سے ۱۶۹
۱۶۹ سے ۱۷۰
۱۷۰ سے ۱۷۱
۱۷۱ سے ۱۷۲
۱۷۲ سے ۱۷۳
۱۷۳ سے ۱۷۴
۱۷۴ سے ۱۷۵
۱۷۵ سے ۱۷۶
۱۷۶ سے ۱۷۷
۱۷۷ سے ۱۷۸
۱۷۸ سے ۱۷۹
۱۷۹ سے ۱۸۰
۱۸۰ سے ۱۸۱
۱۸۱ سے ۱۸۲
۱۸۲ سے ۱۸۳
۱۸۳ سے ۱۸۴
۱۸۴ سے ۱۸۵
۱۸۵ سے ۱۸۶
۱۸۶ سے ۱۸۷
۱۸۷ سے ۱۸۸
۱۸۸ سے ۱۸۹
۱۸۹ سے ۱۹۰
۱۹۰ سے ۱۹۱
۱۹۱ سے ۱۹۲
۱۹۲ سے ۱۹۳
۱۹۳ سے ۱۹۴
۱۹۴ سے ۱۹۵
۱۹۵ سے ۱۹۶
۱۹۶ سے ۱۹۷
۱۹۷ سے ۱۹۸
۱۹۸ سے ۱۹۹
۱۹۹ سے ۲۰۰

۱۱۰ مراد صدقہ سے
دوسرے کو نفسِ خفا
ہی ۱۱۱ سے ۱۱۲
۱۱۲ سے ۱۱۳
۱۱۳ سے ۱۱۴
۱۱۴ سے ۱۱۵
۱۱۵ سے ۱۱۶
۱۱۶ سے ۱۱۷
۱۱۷ سے ۱۱۸
۱۱۸ سے ۱۱۹
۱۱۹ سے ۱۲۰
۱۲۰ سے ۱۲۱
۱۲۱ سے ۱۲۲
۱۲۲ سے ۱۲۳
۱۲۳ سے ۱۲۴
۱۲۴ سے ۱۲۵
۱۲۵ سے ۱۲۶
۱۲۶ سے ۱۲۷
۱۲۷ سے ۱۲۸
۱۲۸ سے ۱۲۹
۱۲۹ سے ۱۳۰
۱۳۰ سے ۱۳۱
۱۳۱ سے ۱۳۲
۱۳۲ سے ۱۳۳
۱۳۳ سے ۱۳۴
۱۳۴ سے ۱۳۵
۱۳۵ سے ۱۳۶
۱۳۶ سے ۱۳۷
۱۳۷ سے ۱۳۸
۱۳۸ سے ۱۳۹
۱۳۹ سے ۱۴۰
۱۴۰ سے ۱۴۱
۱۴۱ سے ۱۴۲
۱۴۲ سے ۱۴۳
۱۴۳ سے ۱۴۴
۱۴۴ سے ۱۴۵
۱۴۵ سے ۱۴۶
۱۴۶ سے ۱۴۷
۱۴۷ سے ۱۴۸
۱۴۸ سے ۱۴۹
۱۴۹ سے ۱۵۰
۱۵۰ سے ۱۵۱
۱۵۱ سے ۱۵۲
۱۵۲ سے ۱۵۳
۱۵۳ سے ۱۵۴
۱۵۴ سے ۱۵۵
۱۵۵ سے ۱۵۶
۱۵۶ سے ۱۵۷
۱۵۷ سے ۱۵۸
۱۵۸ سے ۱۵۹
۱۵۹ سے ۱۶۰
۱۶۰ سے ۱۶۱
۱۶۱ سے ۱۶۲
۱۶۲ سے ۱۶۳
۱۶۳ سے ۱۶۴
۱۶۴ سے ۱۶۵
۱۶۵ سے ۱۶۶
۱۶۶ سے ۱۶۷
۱۶۷ سے ۱۶۸
۱۶۸ سے ۱۶۹
۱۶۹ سے ۱۷۰
۱۷۰ سے ۱۷۱
۱۷۱ سے ۱۷۲
۱۷۲ سے ۱۷۳
۱۷۳ سے ۱۷۴
۱۷۴ سے ۱۷۵
۱۷۵ سے ۱۷۶
۱۷۶ سے ۱۷۷
۱۷۷ سے ۱۷۸
۱۷۸ سے ۱۷۹
۱۷۹ سے ۱۸۰
۱۸۰ سے ۱۸۱
۱۸۱ سے ۱۸۲
۱۸۲ سے ۱۸۳
۱۸۳ سے ۱۸۴
۱۸۴ سے ۱۸۵
۱۸۵ سے ۱۸۶
۱۸۶ سے ۱۸۷
۱۸۷ سے ۱۸۸
۱۸۸ سے ۱۸۹
۱۸۹ سے ۱۹۰
۱۹۰ سے ۱۹۱
۱۹۱ سے ۱۹۲
۱۹۲ سے ۱۹۳
۱۹۳ سے ۱۹۴
۱۹۴ سے ۱۹۵
۱۹۵ سے ۱۹۶
۱۹۶ سے ۱۹۷
۱۹۷ سے ۱۹۸
۱۹۸ سے ۱۹۹
۱۹۹ سے ۲۰۰

۱۱۰ مراد صدقہ سے
دوسرے کو نفسِ خفا
ہی ۱۱۱ سے ۱۱۲
۱۱۲ سے ۱۱۳
۱۱۳ سے ۱۱۴
۱۱۴ سے ۱۱۵
۱۱۵ سے ۱۱۶
۱۱۶ سے ۱۱۷
۱۱۷ سے ۱۱۸
۱۱۸ سے ۱۱۹
۱۱۹ سے ۱۲۰
۱۲۰ سے ۱۲۱
۱۲۱ سے ۱۲۲
۱۲۲ سے ۱۲۳
۱۲۳ سے ۱۲۴
۱۲۴ سے ۱۲۵
۱۲۵ سے ۱۲۶
۱۲۶ سے ۱۲۷
۱۲۷ سے ۱۲۸
۱۲۸ سے ۱۲۹
۱۲۹ سے ۱۳۰
۱۳۰ سے ۱۳۱
۱۳۱ سے ۱۳۲
۱۳۲ سے ۱۳۳
۱۳۳ سے ۱۳۴
۱۳۴ سے ۱۳۵
۱۳۵ سے ۱۳۶
۱۳۶ سے ۱۳۷
۱۳۷ سے ۱۳۸
۱۳۸ سے ۱۳۹
۱۳۹ سے ۱۴۰
۱۴۰ سے ۱۴۱
۱۴۱ سے ۱۴۲
۱۴۲ سے ۱۴۳
۱۴۳ سے ۱۴۴
۱۴۴ سے ۱۴۵
۱۴۵ سے ۱۴۶
۱۴۶ سے ۱۴۷
۱۴۷ سے ۱۴۸
۱۴۸ سے ۱۴۹
۱۴۹ سے ۱۵۰
۱۵۰ سے ۱۵۱
۱۵۱ سے ۱۵۲
۱۵۲ سے ۱۵۳
۱۵۳ سے ۱۵۴
۱۵۴ سے ۱۵۵
۱۵۵ سے ۱۵۶
۱۵۶ سے ۱۵۷
۱۵۷ سے ۱۵۸
۱۵۸ سے ۱۵۹
۱۵۹ سے ۱۶۰
۱۶۰ سے ۱۶۱
۱۶۱ سے ۱۶۲
۱۶۲ سے ۱۶۳
۱۶۳ سے ۱۶۴
۱۶۴ سے ۱۶۵
۱۶۵ سے ۱۶۶
۱۶۶ سے ۱۶۷
۱۶۷ سے ۱۶۸
۱۶۸ سے ۱۶۹
۱۶۹ سے ۱۷۰
۱۷۰ سے ۱۷۱
۱۷۱ سے ۱۷۲
۱۷۲ سے ۱۷۳
۱۷۳ سے ۱۷۴
۱۷۴ سے ۱۷۵
۱۷۵ سے ۱۷۶
۱۷۶ سے ۱۷۷
۱۷۷ سے ۱۷۸
۱۷۸ سے ۱۷۹
۱۷۹ سے ۱۸۰
۱۸۰ سے ۱۸۱
۱۸۱ سے ۱۸۲
۱۸۲ سے ۱۸۳
۱۸۳ سے ۱۸۴
۱۸۴ سے ۱۸۵
۱۸۵ سے ۱۸۶
۱۸۶ سے ۱۸۷
۱۸۷ سے ۱۸۸
۱۸۸ سے ۱۸۹
۱۸۹ سے ۱۹۰
۱۹۰ سے ۱۹۱
۱۹۱ سے ۱۹۲
۱۹۲ سے ۱۹۳
۱۹۳ سے ۱۹۴
۱۹۴ سے ۱۹۵
۱۹۵ سے ۱۹۶
۱۹۶ سے ۱۹۷
۱۹۷ سے ۱۹۸
۱۹۸ سے ۱۹۹
۱۹۹ سے ۲۰۰

پذیر ہویں رات اور شب عرفہ و شب عیدین۔ اور نگاہ رکھے فضیلت والے دنوں
 کو جیسا عید گاروز اور ایام تشریق اور دے دنوں جنگا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ایسکا۔
 اور افضل ہی جمعہ کا روز اور اسکی رات اس لئے بیکار نہ گذارے پختہ کی عمر کو
 کہ وہ مبرک ہی۔ اور تہیہ کرے واسطے نماز جمعہ کے۔ کہ کپڑے دھو دے اور
 نھاوے اور خوشبو لگاوے۔ اور شعلوں سے خاطر جمع حاصل کرے۔ اپنی
 کہے ہیں کہ اپنے اہلیہ سے قربت بھی کرے۔ اور ماتھے پاؤں کے ناخن نکالے۔
 و ستار باندھے۔ اور سوار نہو دے اور سویرے مسجد کو جانے میں سعی کرے کہ پہر
 ماور ہی۔ اور جامع مسجد میں بیٹھنے کے آگے چار رکعت نماز کہ ہر رکعت میں بعد سورۃ
 فاتحہ کے پچاس بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ کہ ان سب میں بہت فضائل آئے ہیں
 اور بعد نماز کے نماز جنازہ یا پڑھائی یا ملاقات برادر دینی کے طرف مشغول ہووے
 کہ وار د ہوا **وق** دھونڈھو تم خدا تعالیٰ کے فضل کو پس قصے کہانی سننے کے طرف
 بجاوے کہ وہ بدعت ہی کیونکہ قصہ خوانوں کو نکال دینے تھے مسجد سے۔ اور انظار
 کرے اس امید دئے گئی ساعت کی جہین قبولیت کا وعدہ کیا گیا ہی اختلاف کئے
 گئی ہی وہ ساعت کہ وقت طلوع شمس ہی یا وقت زوال یا امام منبر پر چڑھتے
 وقت یا فرض نماز کے لئے کھڑے رہتے پر یا عصر کی نماز کے انتہاء وقت مستحب

پندرہ روزہ عید گاروز
 پندرہ روزہ عید گاروز

جامع فضائل
 و بہت
 جامع فضائل
 و بہت

جامع فضائل
 و بہت

ماؤں ہی اگر خوف ریاکانوں تو ہوتا ہے اور سستی کے اندیشہ ہوتا تو داخل جماعت ہوتا
 کیونکہ جماعت میں برکت اور تنہائی میں حضور قلب کا وقت ہی ان دونوں باتوں سے
 امن رکھتا ہوتا تو مختار ہی۔ اور نگہ رکھے کسوف و خسوف کے نازوں کو اور نگہ
 رکھے ان نازوں کو جو فی فضیلت آئی ہی مثل ناز لیلۃ الغائب کی اور شب نصف
 شعبان کی کہ وہ سورگیت کی ناز ہی ہزار سورہ اخلاص کے ساتھ اور ہمیشہ نماز
 کرتے تھے اسپر۔ اور نگہ رکھے ناز استجارہ کو بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سکھلاتے تھے اُنکو ایک سورہ قرآن کی تعلیم کے مانند۔ اور نگہ رکھے دو رکعت
 ناز کو مکان میں داخل ہوتے وقت اور دو رکعت دُمان سے خارج ہوتے پر
 اور دو رکعت ناز دل سے نفاق دور ہونے کے لئے اور تحیۃ الوضو تحیۃ المسبح کو بھی
 نگہ رکھے۔ اور تعین کرے ان دونوں کے لئے کوئی نفل علیحدہ بسبب حاصل ہونے
 مقصود کے غیر نفل سے بھی اور مقصود وضو کی حفاظت اور مسجد میں بیکار رہنا ہی
 بلکہ فرض ناز افضل ہی اور نیت کرے کہ یہ ناز واسطے وضو کے ہی بلکہ نیت مطلق
 کرے کیونکہ وضو ناز کے لئے ہوتا ہی نہ کہ ناز وضو کے واسطے۔ اور اوقات کو
 میں ناز پڑھنے سے پرہیز کرے کیونکہ ان اوقات میں عبادت کئے جاتے ہیں
 بتان اور منتشر ہوتے ہیں شیاطین اور اس توقف میں تازہ ہوتا ہی عبادت کا

ناز غائب
 ناز غائب

ناز شکار
 ناز و نعل
 مکان
 ناز دفع

ناز اوقات کو

شوق لاکن حکم عارف کا جو دوا ہوا ہی قصہ اسکا خدا سے جو فعل کی ذات
وصفات میں سوجھ فراموش و رواتب کے سب وقت میں ورد اسکا حضور
قلب ہی اور عارف پہچانے جاتا ہی اس طور پر کہ قصہ نہ کرے کسی گناہ کا
اور کسی نہ کرے عبادت میں اور تقرر نہ ہو وے کسی مصیبت اور حالت
نہ بدلے بری بلا سے +

دوسرا باب مال خرچ کرنے اور قناعت کے بنائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وار دہوا ہی و جنھون نے اپنے نفس کو بخل سے گاہ رکھیں پس وے
خوبی پانے والے ہیں ○ ق وے لوگ جو جمع کرتے ہیں سونے روپے کو
اور نہیں خرچ کرتے ہیں اسکو خدا تعالیٰ کی راہ میں پس خبر دیو انکو سخت عذاب
کی ○ سخنی اللہ تعالیٰ سے نزدیک ہی اور بخیل دور ہی اُس سے ○
ح ہلاک ہو جو دینار و درہم کے بندے ○ اور حکمت خرچ کرنے میں
آزمائش ہی محبت الہی اور ترک دنیا کے دعوے کی اور ظاہر ہونا اس
دعوے کے مراتب کا۔ پس سبقت لے گئے اُن مراتب میں صدیق اکبر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کیونکہ وے نہ چھوڑ سکے کوئی چیز اپنے مال سے۔ اور دیکھو

۱۰ سوچو دیکھو رہی
۱۱ رہا اور معقولی طبع نہ
۱۲ رکھنا ۱۳ عاقل و عاقل

۱۴ نفس فانی و عاقل

۱۵ الفطن ۱۶ روح ۱۷ نور

۱۸ حق آبی نہ دنا اور

۱۹ اسے مستحق نہ پہنچا

۲۰ اسے الغنیہ کیون

۲۱ الہی و الفطن

۲۲ الہی و الفطن

۲۳ الہی و الفطن

۲۴ الہی و الفطن

۲۵ الہی و الفطن

۲۶ الہی و الفطن

۲۷ الہی و الفطن

۲۸ الہی و الفطن

۲۹ الہی و الفطن

۳۰ الہی و الفطن

۳۱ الہی و الفطن

۳۲ الہی و الفطن

۳۳ الہی و الفطن

۳۴ الہی و الفطن

۳۵ الہی و الفطن

۳۶ الہی و الفطن

۳۷ الہی و الفطن

گندہ شکار کے احوال سے عبرت لینا۔ اور زیارتِ قبور کیا کرنا۔ اور اصل اس باب میں شدائد و مصائب پر صبر کرنا۔ اور زندگی کی امید کو تباہ کرنا۔ اور مال کے افات کو پہچاننا ہی جو وہ باعثِ بیشِ مملکت کے جیسا کہ بکبر کرنا۔ جھوٹے دوست دوسرے سے عداوت کرنا۔ اور دنیا کی دوستی رکھنا۔ اور مالِ شہد میں کرنا۔ اور لوگوں کے پاس حاجت لیجانا۔ اور باز رہنا عبادت سے کسبِ مال کرنے اور سبکی حفاظت کرنے اور حاسدوں کو دفع کرنے میں باوجود مشقتیں اٹھانے کے۔ اور مال کے فوائد کو جاننا وے خرچ کرنا اپنی ذات پر عبادت کرنے کے لئے بعدِ ضرورت مثل کھانے اور کپڑے کے۔ اور حقد رکھ حاجت پر سے حج و حجاب میں۔ اور خرچ کرنا غیر پر جو وہ فقیر کو دینے میں صدقہ ہی۔ اور غنی کی ضیافت و ہدیہ اور اعانت کرنے میں مروت ہی۔ کہ مروت میں برادری اور سخاوت اور جو اغروی حاصل ہوتی ہے۔ اسباب میں احادیث وارد ہوئے ہیں اور اپنے کو شر سے بچانے کیونکہ وہ مبتلا ہی غیبت و عداوت کو اور اور ہوئی ح دفع شر کے لئے دینا صدقہ ہی ۵ اور کسی کو نوکر رکھنے تبصر معاش کے لئے آپ عبادت کے طرف مشغول رہے۔ اور صرف کرنے مسجد اور پل اور جہان سرا اور حوض اور باواری کے تعمیر میں جن کے سب سے

یہ ہے کہ کون کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے

یہ ہے کہ کون کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے

یہ ہے کہ کون کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے

یہ ہے کہ کون کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے

یہ ہے کہ کون کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے

یہ ہے کہ کون کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے

یہ ہے کہ کون کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے
بہتر ہے یا کس سے

و غیرہ ۱۲ شہ طرانی
عابدین یا رستہ روست
لے نامکوت صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم
کے بیٹے حضرت حسین

باقی رہیگا ذخیرہ حاصل ہوگی برکت و عافی۔ کہ ہر ایک کام اُمنین کا عبادت
ہی پس سخی وہ ہی کہ باز نہ ہے وجوہات شرعیہ سے اور عروت سے۔ اور
شرعی خیرات نہ دینے والا براجیل ہی۔ اور فرق ہی سخاوت و ایثار میں
کیونکہ ایسا روئے دینا ہی ایسی چیز کو جس کا خود محتاج ہو اور یہہ سخاوت سے
افضل ہی اور ان تین خصلتوں سے کہ جن سے ایمان کامل ہوتا ہی یہ بھی ایک
ہی۔ اور ^{۱۱} ایسا کرتے ہیں اپنے ذات پر ۱۰ اور تہذیر خرچ کرنا جہاں نہ
خرچا واجب ہو سو وہ حرام ہی۔ ^{۱۲} آیا ق کہ بجا خرچ کرنے والے بھال
ہیں شیطا طین کے ۱۰ لیکن نخل بہت بد ہی تہذیر سے۔ اور سخی وہ کہ دل کی
ناراضی سے دیوے۔ اور عروت وہ کہ ہلکے چیزوں میں کوتاہ دلی نہ کرے۔
اور یہ تفاوت رکھتی ہی حسب حال ہر ایک کے غنی و فقیر میں۔ اور قرابتی و
بیگنائے میں۔ اور ہمسائے اور گھر والوں میں۔ اور جہان و غیر جہانین میں اور
زندے میں اس لئے جو بدریگا ایک کے حق میں سو وہ بدریگا دوسرے
کے حق میں۔ اور خرچ کرنے میں میانہ روی بہتر ہی ^{۱۳} آیا ق کہ اپنے ہاتھ
کو طوق لگنے کی اور دست کھول دے کہ کو پورا کھولنا ۱۰ اور حق سخاوت کا یہہ
کہ واجب ہو نیگا وقت آنے کے آگے جلدی کرے۔ تا دلیل ہو فہماں بدری

پیشہ دینا حالت غنی میں اور
سلام کرنا ایسا و بیگانہ کہ
اور نقصان کرنا ایسا فاضل
کام میں ۱۲ شہ و فزون
علی انفسہم ۱۳ ج ۲۸ ص ۴۲
۱۰ کہ وہ جب میں اور ایسے
المودت میں حکم اختیار
کے کہ ان میں برکت پائے
۱۱ عبادی و سخی سوا
۱۲ ن البذرین
۱۳ انزل اللہ طہین حاج
۱۴ عیسیٰ خلیفہ
۱۵ عیسیٰ خلیفہ
۱۶ عیسیٰ خلیفہ
۱۷ عیسیٰ خلیفہ
۱۸ عیسیٰ خلیفہ
۱۹ عیسیٰ خلیفہ
۲۰ عیسیٰ خلیفہ
۲۱ عیسیٰ خلیفہ
۲۲ عیسیٰ خلیفہ
۲۳ عیسیٰ خلیفہ
۲۴ عیسیٰ خلیفہ
۲۵ عیسیٰ خلیفہ
۲۶ عیسیٰ خلیفہ
۲۷ عیسیٰ خلیفہ
۲۸ عیسیٰ خلیفہ
۲۹ عیسیٰ خلیفہ
۳۰ عیسیٰ خلیفہ

۳۱

۱۰ عیسیٰ خلیفہ
۱۱ عیسیٰ خلیفہ
۱۲ عیسیٰ خلیفہ
۱۳ عیسیٰ خلیفہ
۱۴ عیسیٰ خلیفہ
۱۵ عیسیٰ خلیفہ
۱۶ عیسیٰ خلیفہ
۱۷ عیسیٰ خلیفہ
۱۸ عیسیٰ خلیفہ
۱۹ عیسیٰ خلیفہ
۲۰ عیسیٰ خلیفہ
۲۱ عیسیٰ خلیفہ
۲۲ عیسیٰ خلیفہ
۲۳ عیسیٰ خلیفہ
۲۴ عیسیٰ خلیفہ
۲۵ عیسیٰ خلیفہ
۲۶ عیسیٰ خلیفہ
۲۷ عیسیٰ خلیفہ
۲۸ عیسیٰ خلیفہ
۲۹ عیسیٰ خلیفہ
۳۰ عیسیٰ خلیفہ

میں جلدی کرنے اور مسلمانوں کے دل کو خوش کرنے اور تاخیر عمل کے آفات
 بچنے کی۔ اور اسکے واسطے مقرر کرے افضل وقت جیسا میسر رمضان اور دیگر
 مہینوں میں ہو سکے اور جوے اگر خوف ریاکا ہو آئی ح تحقیق بندہ عمل کرنا ہی مخفی
 تو لکھتے ہیں اسکو پوشیدہ اور اگر اسکو ظاہر کیا نقل کیا جاتا ہی نامہ ظاہر کے طرف
 اور اگر زبان پر لایا اسکو تو نقل کرتے ہیں نامہ ریاکے جانب ○ اور بزرگانِ دین
 پوشیدہ دینے میں یہاں تک مبالغہ کرتے تھے کہ لینے والا بھی نہیں پہچان
 سکتا تھا کہ دینے والا کون ہی۔ اور ظاہر دیوے اگر مانگا جاوے علانیہ اور
 ریا نہ آنے دیوے یا مومن دیا سے اور ارادہ دوسرو کو ترغیب دینے کا رکھے۔
 آیا ق ظاہر کرو تم خیرات کو تو بہتر ہی ○ پوشیدہ و علانیہ خرچ کئے اسکو
 جو دئے ہم انکو ○ اور نہ چھپاوے لینے والا اندیشے سے اپنی ہتھکڑے۔
 اور پرہیز کرے لینے والے پرست دھڑ اور اسکو ایذا پہنچانے سے۔ آیا ق
 باطل مت کرو تم خیرات کو اپنے بسبب مت دھرنے اور بیچ نہ جانے کے ○
 اور مت ویران سانی یہ کہ اس خیرات کو یا دگر نادل میں۔ اور زبان سے ظاہر
 کرنا اور خدمت چاہنا۔ اور سرزنش کرنا فقر کو اور اپنی بخشش کی برہائی
 دکھانا اور سخت گوئی کرنا۔ اور مت کا اچھا معنا یہ ہی کہ سمجھے اپنے کو

۱۲ روز عبادتِ تعلیم و تفسیرِ قرآن

۱۹۰۵

اس کا محسن اور یہ بات پہچانے جاتی ہی جبکہ بہت بُرا جانے خطا کو لینے والے کے
 بعد بخش کے۔ حالانکہ فی الحقیقت لینے والا محسن ہی کیونکہ وہ دینے والی کو ثواب
 دلاتا اور عذاب سے چھڑاتا ہی اور وہ نائب ہی خدا کے کریم کا۔ آئی
 ح وہ عطیہ واقع ہوتا ہی اول خدا کے ہاتھ پر پھر لینے والے کے ہاتھ میں
 اور سبب ہونے خیرات کے حق اللہ تعالیٰ کا کہ جو اکر کیا ہی غنی پر فقیر کو واسطے وفا
 کرنے وعدہ رزق رسانی کے۔ اور اذی کا معنا یہ ہے کہ لینے والے کا عیب
 کرے اور اس کو چھڑکی دیوے۔ اور بد بولے۔ اور چیں بچیں ہووے۔ اور
 پردہ دری کرے۔ اور اس کو سبک جانے۔ اور سبب میں اذی کا زیادہ
 سمجھنا اس عطیے کو اور برائی جاننا اپنی لینے والے پر جو بے پید ہوتے ہیں
 نہیں جاننے سے عظمتِ رضا مندی باری تعالیٰ کی خسیس و فانی شی پر۔ اور
 بھولنے سے فضیلت کو فقیر کے۔ اور بطلان خیرات سے مراد باطل ہونا ثواب
 کا ہی۔ نہ باطل ہونا من بخشش اور ادائے دے کا۔ کیونکہ بالکل باطل ہونا
 ممکن نہیں۔ اور دینے والا اپنی خیرات کو ذرہ اور کم جانے نا ثواب اس کا
 خدا تعالیٰ کے پاس برا ہووے۔ یہ بات تب حاصل ہوگی کہ سخی جانے
 جو خدا تعالیٰ محکم خیرات کی توفیق دیکے ثواب بھی دینا ہی۔ اور شرمانا

لے لینے والے کی بابت
 یہ کہ وہ قربان کرنے والا ہے
 اس کی طرف سے نہیں دینا
 جس کا یہ نام نہیں ہے

یہ کہ وہ قربان کرنے والا ہے
 اس کی طرف سے نہیں دینا
 جس کا یہ نام نہیں ہے
 یہ کہ وہ قربان کرنے والا ہے
 اس کی طرف سے نہیں دینا
 جس کا یہ نام نہیں ہے

یہ کہ وہ قربان کرنے والا ہے
 اس کی طرف سے نہیں دینا
 جس کا یہ نام نہیں ہے
 یہ کہ وہ قربان کرنے والا ہے
 اس کی طرف سے نہیں دینا
 جس کا یہ نام نہیں ہے

یہ کہ وہ قربان کرنے والا ہے
 اس کی طرف سے نہیں دینا
 جس کا یہ نام نہیں ہے
 یہ کہ وہ قربان کرنے والا ہے
 اس کی طرف سے نہیں دینا
 جس کا یہ نام نہیں ہے

سے جواب دیوے۔ آیہ ^{۱۸} کہ تجھی بات کرنا اور سختی کرنے سے درگزر نہایت
ہی اس صدقے سے کہ بعد اُس کے وفیت پہنچا دے ۵ اور سائل کو نہ جھڑکے
نیو نہ کہہیں وعدہ ہی عذاب و دوزخ کا ہزار سال تک۔ اور غنیمت ^{۱۹} جانے
سوال کو فقیر کے۔ اور اپنے پر بدگمانی کرے جبکہ نہ پاوے کسی سائل کو۔ اور
سائل سے کوئی بدلہ و دعا و شکر و ثناء کی امید نہ رکھے۔ وہ از خود اگر دعا دیا یا شکر
کیا تو اب بھی اُس کا بدلہ ویسا ہی کر دیوے۔ اور پھر اُسے اُس خیرات کا ثواب
اپنے والدین کے لئے جو گذر گئے ہوں۔ یہ تمام روایت کئے ہیں۔ اور مقدم رکھے
خیرات پر اپنا اور اہل و عیال کا نفقہ کیونکہ وہ فرض ہی۔ اور خیرات صبح کے وقت
دیا کرے تا جلد بلا و رفع ہووے۔ اور غنیمت ^{۲۰} جانے ایسے سائل کو دینا جیسے
دل نرم ہو۔ کہ رقتِ دل علامت ہی صدق سائل کی۔ اور اپنے پاس موجود
ہر سودیئے کو حقیر نہ سمجھے۔ اور خیرات کے اقسام کو حاصل کرے جیسا کہ راہ
بھولے کو راستا بتانا۔ اور پارِ سائی کے قصد سے بی بی کے ساتھ جماع کرنا
اور سخی صبیح کے درمیان انصاف کرنا۔ اور کسی کو یا کسی کے بوجھ کو اپنی سخی
پر چڑھالینا۔ اور باتِ حیت نرمی سے کرنا۔ اور ناز کے لئے چل کر جانا۔
اور اہل و عیال کا نفقہ دینا۔ اور برادرانِ دینی کے روبرو خندہ رو رہنا۔

[illegible]

لے ناز و تشنگی
میں سے شمع خام
نہی تھوڑی

بزرگی لگی ہوئی اور اسکا دل چالاک ہو گا اور نرمی دل ہی آئی ہو
کوئی نیت بھر کھاوے اور غینہ بھر سونے سخت ہوتا ہی دل اسکا اور
عبادت کی لذت اٹھاتا ہی۔ اور عاجزی و شکستگی پیدا کرنا۔ کیونکہ سترگی گناہ
اور غفلت کا سبب ہوتی ہی۔ اور یاد کرنا ہی تشنگی کو عصا قیامت کے
اور دوزخ کی بھوک کو۔ اور شہوت فحش کو توڑنا ہی۔ کہ غلبہ اسکا سیری سے
ہوتا ہی اور غینہ کو دور کرنا ہی۔ کہ وہ کند کرتی ہی طبیعت کو اور ضائع
کرتی ہی عمر کو اور قوت کرتی ہی شب بیداری اور تہجد کو۔ اور ہمیشہ عبادت
کرنیکی آسانی ہی سبب سبکی بدن کے۔ اور اسباب معیشت کو فراہم کرنے
اور کھائی پکائی کرنے اور کھانے پینے اور حاجت بشری کو جایا کرنے سے
خاطر جمع ہی۔ اور عبادت کو باز رکھنے والے بیماریوں سے بچنا ہی۔ آئی
ح آدمی کا معدہ سب بیماریوں کا گھر ہی اور مشقت سے سبک
دہنا ہی۔ اور تھوڑے پر بس کرنا ہی۔ کیونکہ زیادہ طلب کرنا دولت اور
حرام یا شبہ حرام کے حاصل کرنا سبب ہوتا ہی۔ اور باقی کو خیرات
کر دینا ہو سکتا ہی تا قیامت کے دن اُس خیرات کے سائے میں ہے پھر
طریق کم خوار کی بہ تدبیر غذا کو گھٹاتا ہی اس مقدار تک کہ جس سے قیامت

تھوڑا کاموں سے
دور رہنا خاطر
تلف ہونا

تھوڑا کاموں سے
کل دیا ہو کر

طریق کم خوار

حاصل رہے۔ اگر ویسا کم کرنے پر طاقت نہ رکھتا ہو تو خوب بھوکھ لگے بھوکھا
 کرے۔ سچی بھوکھ پہچانے جاتی ہی سالن کی انتظاری کرنے سے۔ اور تھو
 پر کبھی نہ بیٹھنے سے۔ اور باوجود اشتہا باقی رہنے کے چھوڑ دیا کرے۔ اور
 بہتر یہ ہی کہ اس مقدار پر اکتفا کرے جو عبادت کو قوت دیوے۔ اسی طرح
 سے مروی ہی۔ اور یہ مقدار مختلف ہو کر تاہی بحسب احوال ہر ایک کے
 ورکھانے کا۔ قوت یوں ہی کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم گدارتے تھے دو
 روز اور بعضے زیادہ اس سے پچاس دن تک۔ اور میانہ روی اسپیں
 رات دن میں ایک بار کھانا ہی۔ اور وہی درجہ اوسط ہی۔ کہ روایت
 کئے گیا ہی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آئی تحقیق ایک
 دن میں دو بار کھانا اسراف ہی ۱۰ اور ایک بار کھانے والے کو مناسب
 ہی سہرے کے وقت کھایا کرے تا خالی معدے سے ہتھ دوا کرے اور روز
 کو قوت دیوے ایسا ہی مروی ہی۔ اگر اشتہا کی تشویش حضور قلب کی
 مانع ہو تو آدھے کھانے سے افطار کرے اور باقی نصف سے سحر ۱۱
 حاصل ہونے دو نوں طاعتوں کے پس ایسی گرسنگی جو حضور قلب سے باز
 رکھے وہ بھی بد ہی۔ لیکن جنس طعام سے قسم اعلیٰ گہیوں کے چھانے ہوئے

۱۰ اگر کوئی کھانا کھانے کے بعد بھی بھوکھ لگے تو اس کا
 ہضم نہیں ہو رہا ہے اس لیے اس کو کھانا کھانے کے بعد
 کچھ دیر بیٹھ کر صبر کرے اور پھر کھانا کھائے
 ۱۱ اگر کوئی کھانا کھانے کے بعد بھی بھوکھ لگے تو اس کا
 ہضم نہیں ہو رہا ہے اس لیے اس کو کھانا کھانے کے بعد
 کچھ دیر بیٹھ کر صبر کرے اور پھر کھانا کھائے

وقت کھانا

افطار

آتے کی روتی۔ بعد اُس کے جو کچھ چھٹے ہوئے آتے کی۔ اور قسم تو سیکھوں گا
 نہیں چھانا ہوا آتا۔ پستہ قسم دنی نہیں چھانے ہوئے جو کے آتے کی۔ اور سالن
 کا اول قسم گوشت اور صلا بعد روغن پھر نمک و سرکہ اور قسم او سبط اچھا ہی
 کیونکہ قسم اعلیٰ و ادنی عبادت سے باز رکھنے والے ہیں۔ آیا ق وے لوگ
 جب خرچ کرتے ہیں نہیں اسراف کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور میانہ روی
 پر قیام کرتے ہیں۔ اور آئی ح سب کاموں میں بہتر درجہ او سبط ہی
 اور احسن یہ ہے کہ ایک ہی قسم کی عادت نہ کرے۔ اور چھوڑ دیوے نفس کے
 خواہش کی چیز کو تا الف و نیاک گت جاوے۔ آیا ق وے حاصل کر چکے
 تم لذتوں کو تمہارے دنیا کی زندگی میں۔ اور آئی ح میری امت کے
 بد لوگ وے ہیں جو غذا دے گئے نعمتوں سے اور بالیدہ ہوئے اجسام کے
 اُس نعمت سے اور نہیں ہی ہمت اُٹھی مگر اقسام کے کھانے اور انواع کے
 لباس۔ اور بہتر ہی کہ حج نہ کرے درمیان دو خواہشوں کے شہوت
 نفسانی کے ارادے سے۔ اور نہ جمع کرے سیر شکلی و سیر خواہی کو کہ وے
 دو نوع غفلت کے باعث ہیں۔ آئی ح ہضم کو تم کھانے کو ناز و ذکر سے اور
 مت سو جاؤ تم سیری پر کہ سیاہ ہو جاوینگے دلاں تمہارے۔ اگر خرما کھاؤ

۱۔ کبریا علیٰ کمالہ
 ۲۔ عادت سے کسے اور
 ۳۔ ادنی قسم سے ضعف دلی
 ۴۔ غیبی ہو سکتی ہے
 ۵۔ درون میں بھی
 ۶۔ دلائل و اذنی
 ۷۔ سیر خواہی و سیر شکلی
 ۸۔ بین ملک و اوج
 ۹۔ خیر و شر
 ۱۰۔ ع ۴۴
 ۱۱۔ او سبط ۱۲
 ۱۳۔ اس حاشیہ سے
 ۱۴۔ او سبط ۱۵
 ۱۶۔ او سبط ۱۷
 ۱۸۔ او سبط ۱۹
 ۲۰۔ او سبط ۲۱
 ۲۲۔ او سبط ۲۳
 ۲۴۔ او سبط ۲۵
 ۲۶۔ او سبط ۲۷
 ۲۸۔ او سبط ۲۹
 ۳۰۔ او سبط ۳۱
 ۳۲۔ او سبط ۳۳
 ۳۴۔ او سبط ۳۵
 ۳۶۔ او سبط ۳۷
 ۳۸۔ او سبط ۳۹
 ۴۰۔ او سبط ۴۱
 ۴۲۔ او سبط ۴۳
 ۴۴۔ او سبط ۴۵
 ۴۶۔ او سبط ۴۷
 ۴۸۔ او سبط ۴۹
 ۵۰۔ او سبط ۵۱
 ۵۲۔ او سبط ۵۳
 ۵۴۔ او سبط ۵۵
 ۵۶۔ او سبط ۵۷
 ۵۸۔ او سبط ۵۹
 ۶۰۔ او سبط ۶۱
 ۶۲۔ او سبط ۶۳
 ۶۴۔ او سبط ۶۵
 ۶۶۔ او سبط ۶۷
 ۶۸۔ او سبط ۶۹
 ۷۰۔ او سبط ۷۱
 ۷۲۔ او سبط ۷۳
 ۷۴۔ او سبط ۷۵
 ۷۶۔ او سبط ۷۷
 ۷۸۔ او سبط ۷۹
 ۸۰۔ او سبط ۸۱
 ۸۲۔ او سبط ۸۳
 ۸۴۔ او سبط ۸۵
 ۸۶۔ او سبط ۸۷
 ۸۸۔ او سبط ۸۹
 ۹۰۔ او سبط ۹۱
 ۹۲۔ او سبط ۹۳
 ۹۴۔ او سبط ۹۵
 ۹۶۔ او سبط ۹۷
 ۹۸۔ او سبط ۹۹
 ۱۰۰۔ او سبط ۱۰۱

۱۔ او سبط ۱۰۲
 ۲۔ او سبط ۱۰۳
 ۳۔ او سبط ۱۰۴
 ۴۔ او سبط ۱۰۵
 ۵۔ او سبط ۱۰۶
 ۶۔ او سبط ۱۰۷
 ۷۔ او سبط ۱۰۸
 ۸۔ او سبط ۱۰۹
 ۹۔ او سبط ۱۱۰
 ۱۰۔ او سبط ۱۱۱
 ۱۱۔ او سبط ۱۱۲
 ۱۲۔ او سبط ۱۱۳
 ۱۳۔ او سبط ۱۱۴
 ۱۴۔ او سبط ۱۱۵
 ۱۵۔ او سبط ۱۱۶
 ۱۶۔ او سبط ۱۱۷
 ۱۷۔ او سبط ۱۱۸
 ۱۸۔ او سبط ۱۱۹
 ۱۹۔ او سبط ۱۲۰
 ۲۰۔ او سبط ۱۲۱
 ۲۱۔ او سبط ۱۲۲
 ۲۲۔ او سبط ۱۲۳
 ۲۳۔ او سبط ۱۲۴
 ۲۴۔ او سبط ۱۲۵
 ۲۵۔ او سبط ۱۲۶
 ۲۶۔ او سبط ۱۲۷
 ۲۷۔ او سبط ۱۲۸
 ۲۸۔ او سبط ۱۲۹
 ۲۹۔ او سبط ۱۳۰
 ۳۰۔ او سبط ۱۳۱
 ۳۱۔ او سبط ۱۳۲
 ۳۲۔ او سبط ۱۳۳
 ۳۳۔ او سبط ۱۳۴
 ۳۴۔ او سبط ۱۳۵
 ۳۵۔ او سبط ۱۳۶
 ۳۶۔ او سبط ۱۳۷
 ۳۷۔ او سبط ۱۳۸
 ۳۸۔ او سبط ۱۳۹
 ۳۹۔ او سبط ۱۴۰
 ۴۰۔ او سبط ۱۴۱
 ۴۱۔ او سبط ۱۴۲
 ۴۲۔ او سبط ۱۴۳
 ۴۳۔ او سبط ۱۴۴
 ۴۴۔ او سبط ۱۴۵
 ۴۵۔ او سبط ۱۴۶
 ۴۶۔ او سبط ۱۴۷
 ۴۷۔ او سبط ۱۴۸
 ۴۸۔ او سبط ۱۴۹
 ۴۹۔ او سبط ۱۵۰
 ۵۰۔ او سبط ۱۵۱
 ۵۱۔ او سبط ۱۵۲
 ۵۲۔ او سبط ۱۵۳
 ۵۳۔ او سبط ۱۵۴
 ۵۴۔ او سبط ۱۵۵
 ۵۵۔ او سبط ۱۵۶
 ۵۶۔ او سبط ۱۵۷
 ۵۷۔ او سبط ۱۵۸
 ۵۸۔ او سبط ۱۵۹
 ۵۹۔ او سبط ۱۶۰
 ۶۰۔ او سبط ۱۶۱
 ۶۱۔ او سبط ۱۶۲
 ۶۲۔ او سبط ۱۶۳
 ۶۳۔ او سبط ۱۶۴
 ۶۴۔ او سبط ۱۶۵
 ۶۵۔ او سبط ۱۶۶
 ۶۶۔ او سبط ۱۶۷
 ۶۷۔ او سبط ۱۶۸
 ۶۸۔ او سبط ۱۶۹
 ۶۹۔ او سبط ۱۷۰
 ۷۰۔ او سبط ۱۷۱
 ۷۱۔ او سبط ۱۷۲
 ۷۲۔ او سبط ۱۷۳
 ۷۳۔ او سبط ۱۷۴
 ۷۴۔ او سبط ۱۷۵
 ۷۵۔ او سبط ۱۷۶
 ۷۶۔ او سبط ۱۷۷
 ۷۷۔ او سبط ۱۷۸
 ۷۸۔ او سبط ۱۷۹
 ۷۹۔ او سبط ۱۸۰
 ۸۰۔ او سبط ۱۸۱
 ۸۱۔ او سبط ۱۸۲
 ۸۲۔ او سبط ۱۸۳
 ۸۳۔ او سبط ۱۸۴
 ۸۴۔ او سبط ۱۸۵
 ۸۵۔ او سبط ۱۸۶
 ۸۶۔ او سبط ۱۸۷
 ۸۷۔ او سبط ۱۸۸
 ۸۸۔ او سبط ۱۸۹
 ۸۹۔ او سبط ۱۹۰
 ۹۰۔ او سبط ۱۹۱
 ۹۱۔ او سبط ۱۹۲
 ۹۲۔ او سبط ۱۹۳
 ۹۳۔ او سبط ۱۹۴
 ۹۴۔ او سبط ۱۹۵
 ۹۵۔ او سبط ۱۹۶
 ۹۶۔ او سبط ۱۹۷
 ۹۷۔ او سبط ۱۹۸
 ۹۸۔ او سبط ۱۹۹
 ۹۹۔ او سبط ۲۰۰
 ۱۰۰۔ او سبط ۲۰۱
 ۱۰۱۔ او سبط ۲۰۲
 ۱۰۲۔ او سبط ۲۰۳
 ۱۰۳۔ او سبط ۲۰۴
 ۱۰۴۔ او سبط ۲۰۵
 ۱۰۵۔ او سبط ۲۰۶
 ۱۰۶۔ او سبط ۲۰۷
 ۱۰۷۔ او سبط ۲۰۸
 ۱۰۸۔ او سبط ۲۰۹
 ۱۰۹۔ او سبط ۲۱۰
 ۱۱۰۔ او سبط ۲۱۱
 ۱۱۱۔ او سبط ۲۱۲
 ۱۱۲۔ او سبط ۲۱۳
 ۱۱۳۔ او سبط ۲۱۴
 ۱۱۴۔ او سبط ۲۱۵
 ۱۱۵۔ او سبط ۲۱۶
 ۱۱۶۔ او سبط ۲۱۷
 ۱۱۷۔ او سبط ۲۱۸
 ۱۱۸۔ او سبط ۲۱۹
 ۱۱۹۔ او سبط ۲۲۰
 ۱۲۰۔ او سبط ۲۲۱
 ۱۲۱۔ او سبط ۲۲۲
 ۱۲۲۔ او سبط ۲۲۳
 ۱۲۳۔ او سبط ۲۲۴
 ۱۲۴۔ او سبط ۲۲۵
 ۱۲۵۔ او سبط ۲۲۶
 ۱۲۶۔ او سبط ۲۲۷
 ۱۲۷۔ او سبط ۲۲۸
 ۱۲۸۔ او سبط ۲۲۹
 ۱۲۹۔ او سبط ۲۳۰
 ۱۳۰۔ او سبط ۲۳۱
 ۱۳۱۔ او سبط ۲۳۲
 ۱۳۲۔ او سبط ۲۳۳
 ۱۳۳۔ او سبط ۲۳۴
 ۱۳۴۔ او سبط ۲۳۵
 ۱۳۵۔ او سبط ۲۳۶
 ۱۳۶۔ او سبط ۲۳۷
 ۱۳۷۔ او سبط ۲۳۸
 ۱۳۸۔ او سبط ۲۳۹
 ۱۳۹۔ او سبط ۲۴۰
 ۱۴۰۔ او سبط ۲۴۱
 ۱۴۱۔ او سبط ۲۴۲
 ۱۴۲۔ او سبط ۲۴۳
 ۱۴۳۔ او سبط ۲۴۴
 ۱۴۴۔ او سبط ۲۴۵
 ۱۴۵۔ او سبط ۲۴۶
 ۱۴۶۔ او سبط ۲۴۷
 ۱۴۷۔ او سبط ۲۴۸
 ۱۴۸۔ او سبط ۲۴۹
 ۱۴۹۔ او سبط ۲۵۰
 ۱۵۰۔ او سبط ۲۵۱
 ۱۵۱۔ او سبط ۲۵۲
 ۱۵۲۔ او سبط ۲۵۳
 ۱۵۳۔ او سبط ۲۵۴
 ۱۵۴۔ او سبط ۲۵۵
 ۱۵۵۔ او سبط ۲۵۶
 ۱۵۶۔ او سبط ۲۵۷
 ۱۵۷۔ او سبط ۲۵۸
 ۱۵۸۔ او سبط ۲۵۹
 ۱۵۹۔ او سبط ۲۶۰
 ۱۶۰۔ او سبط ۲۶۱
 ۱۶۱۔ او سبط ۲۶۲
 ۱۶۲۔ او سبط ۲۶۳
 ۱۶۳۔ او سبط ۲۶۴
 ۱۶۴۔ او سبط ۲۶۵
 ۱۶۵۔ او سبط ۲۶۶
 ۱۶۶۔ او سبط ۲۶۷
 ۱۶۷۔ او سبط ۲۶۸
 ۱۶۸۔ او سبط ۲۶۹
 ۱۶۹۔ او سبط ۲۷۰
 ۱۷۰۔ او سبط ۲۷۱
 ۱۷۱۔ او سبط ۲۷۲
 ۱۷۲۔ او سبط ۲۷۳
 ۱۷۳۔ او سبط ۲۷۴
 ۱۷۴۔ او سبط ۲۷۵
 ۱۷۵۔ او سبط ۲۷۶
 ۱۷۶۔ او سبط ۲۷۷
 ۱۷۷۔ او سبط ۲۷۸
 ۱۷۸۔ او سبط ۲۷۹
 ۱۷۹۔ او سبط ۲۸۰
 ۱۸۰۔ او سبط ۲۸۱
 ۱۸۱۔ او سبط ۲۸۲
 ۱۸۲۔ او سبط ۲۸۳
 ۱۸۳۔ او سبط ۲۸۴
 ۱۸۴۔ او سبط ۲۸۵
 ۱۸۵۔ او سبط ۲۸۶
 ۱۸۶۔ او سبط ۲۸۷
 ۱۸۷۔ او سبط ۲۸۸
 ۱۸۸۔ او سبط ۲۸۹
 ۱۸۹۔ او سبط ۲۹۰
 ۱۹۰۔ او سبط ۲۹۱
 ۱۹۱۔ او سبط ۲۹۲
 ۱۹۲۔ او سبط ۲۹۳
 ۱۹۳۔ او سبط ۲۹۴
 ۱۹۴۔ او سبط ۲۹۵
 ۱۹۵۔ او سبط ۲۹۶
 ۱۹۶۔ او سبط ۲۹۷
 ۱۹۷۔ او سبط ۲۹۸
 ۱۹۸۔ او سبط ۲۹۹
 ۱۹۹۔ او سبط ۳۰۰
 ۲۰۰۔ او سبط ۳۰۱
 ۲۰۱۔ او سبط ۳۰۲
 ۲۰۲۔ او سبط ۳۰۳
 ۲۰۳۔ او سبط ۳۰۴
 ۲۰۴۔ او سبط ۳۰۵
 ۲۰۵۔ او سبط ۳۰۶
 ۲۰۶۔ او سبط ۳۰۷
 ۲۰۷۔ او سبط ۳۰۸
 ۲۰۸۔ او سبط ۳۰۹
 ۲۰۹۔ او سبط ۳۱۰
 ۲۱۰۔ او سبط ۳۱۱
 ۲۱۱۔ او سبط ۳۱۲
 ۲۱۲۔ او سبط ۳۱۳
 ۲۱۳۔ او سبط ۳۱۴
 ۲۱۴۔ او سبط ۳۱۵
 ۲۱۵۔ او سبط ۳۱۶
 ۲۱۶۔ او سبط ۳۱۷
 ۲۱۷۔ او سبط ۳۱۸
 ۲۱۸۔ او سبط ۳۱۹
 ۲۱۹۔ او سبط ۳۲۰
 ۲۲۰۔ او سبط ۳۲۱
 ۲۲۱۔ او سبط ۳۲۲
 ۲۲۲۔ او سبط ۳۲۳
 ۲۲۳۔ او سبط ۳۲۴
 ۲۲۴۔ او سبط ۳۲۵
 ۲۲۵۔ او سبط ۳۲۶
 ۲۲۶۔ او سبط ۳۲۷
 ۲۲۷۔ او سبط ۳۲۸
 ۲۲۸۔ او سبط ۳۲۹
 ۲۲۹۔ او سبط ۳۳۰
 ۲۳۰۔ او سبط ۳۳۱
 ۲۳۱۔ او سبط ۳۳۲
 ۲۳۲۔ او سبط ۳۳۳
 ۲۳۳۔ او سبط ۳۳۴
 ۲۳۴۔ او سبط ۳۳۵
 ۲۳۵۔ او سبط ۳۳۶
 ۲۳۶۔ او سبط ۳۳۷
 ۲۳۷۔ او سبط ۳۳۸
 ۲۳۸۔ او سبط ۳۳۹
 ۲۳۹۔ او سبط ۳۴۰
 ۲۴۰۔ او سبط ۳۴۱
 ۲۴۱۔ او سبط ۳۴۲
 ۲۴۲۔ او سبط ۳۴۳
 ۲۴۳۔ او سبط ۳۴۴
 ۲۴۴۔ او سبط ۳۴۵
 ۲۴۵۔ او سبط ۳۴۶
 ۲۴۶۔ او سبط ۳۴۷
 ۲۴۷۔ او سبط ۳۴۸
 ۲۴۸۔ او سبط ۳۴۹
 ۲۴۹۔ او سبط ۳۵۰
 ۲۵۰۔ او سبط ۳۵۱
 ۲۵۱۔ او سبط ۳۵۲
 ۲۵۲۔ او سبط ۳۵۳
 ۲۵۳۔ او سبط ۳۵۴
 ۲۵۴۔ او سبط ۳۵۵
 ۲۵۵۔ او سبط ۳۵۶
 ۲۵۶۔ او سبط ۳۵۷
 ۲۵۷۔ او سبط ۳۵۸
 ۲۵۸۔ او سبط ۳۵۹
 ۲۵۹۔ او سبط ۳۶۰
 ۲۶۰۔ او سبط ۳۶۱
 ۲۶۱۔ او سبط ۳۶۲
 ۲۶۲۔ او سبط ۳۶۳
 ۲۶۳۔ او سبط ۳۶۴
 ۲۶۴۔ او سبط ۳۶۵
 ۲۶۵۔ او سبط ۳۶۶
 ۲۶۶۔ او سبط ۳۶۷
 ۲۶۷۔ او سبط ۳۶۸
 ۲۶۸۔ او سبط ۳۶۹
 ۲۶۹۔ او سبط ۳۷۰
 ۲۷۰۔ او سبط ۳۷۱
 ۲۷۱۔ او سبط ۳۷۲
 ۲۷۲۔ او سبط ۳۷۳
 ۲۷۳۔ او سبط ۳۷۴
 ۲۷۴۔ او سبط ۳۷۵
 ۲۷۵۔ او سبط ۳۷۶
 ۲۷۶۔ او سبط ۳۷۷
 ۲۷۷۔ او سبط ۳۷۸
 ۲۷۸۔ او سبط ۳۷۹
 ۲۷۹۔ او سبط ۳۸۰
 ۲۸۰۔ او سبط ۳۸۱
 ۲۸۱۔ او سبط ۳۸۲
 ۲۸۲۔ او سبط ۳۸۳
 ۲۸۳۔ او سبط ۳۸۴
 ۲۸۴۔ او سبط ۳۸۵
 ۲۸۵۔ او سبط ۳۸۶
 ۲۸۶۔ او سبط ۳۸۷
 ۲۸۷۔ او سبط ۳۸۸
 ۲۸۸۔ او سبط ۳۸۹
 ۲۸۹۔ او سبط ۳۹۰
 ۲۹۰۔ او سبط ۳۹۱
 ۲۹۱۔ او سبط ۳۹۲
 ۲۹۲۔ او سبط ۳۹۳
 ۲۹۳۔ او سبط ۳۹۴
 ۲۹۴۔ او سبط ۳۹۵
 ۲۹۵۔ او سبط ۳۹۶
 ۲۹۶۔ او سبط ۳۹۷
 ۲۹۷۔ او سبط ۳۹۸
 ۲۹۸۔ او سبط ۳۹۹
 ۲۹۹۔ او سبط ۴۰۰
 ۳۰۰۔ او سبط ۴۰۱
 ۳۰۱۔ او سبط ۴۰۲
 ۳۰۲۔ او سبط ۴۰۳
 ۳۰۳۔ او سبط ۴۰۴
 ۳۰۴۔ او سبط ۴۰۵
 ۳۰۵۔ او سبط ۴۰۶
 ۳۰۶۔ او سبط ۴۰۷
 ۳۰۷۔ او سبط ۴۰۸
 ۳۰۸۔ او سبط ۴۰۹
 ۳۰۹۔ او سبط ۴۱۰
 ۳۱۰۔ او سبط ۴۱۱
 ۳۱۱۔ او سبط ۴۱۲
 ۳۱۲۔ او سبط ۴۱۳
 ۳۱۳۔ او سبط ۴۱۴
 ۳۱۴۔ او سبط ۴۱۵
 ۳۱۵۔ او سبط ۴۱۶
 ۳۱۶۔ او سبط ۴۱۷
 ۳۱۷۔ او سبط ۴۱۸
 ۳۱۸۔ او سبط ۴۱۹
 ۳۱۹۔ او سبط ۴۲۰
 ۳۲۰۔ او سبط ۴۲۱
 ۳۲۱۔ او سبط ۴۲۲
 ۳۲۲۔ او سبط ۴۲۳
 ۳۲۳۔ او سبط ۴۲۴
 ۳۲۴۔ او سبط ۴۲۵
 ۳۲۵۔ او سبط ۴۲۶
 ۳۲۶۔ او سبط ۴۲۷
 ۳۲۷۔ او سبط ۴۲۸
 ۳۲۸۔ او سبط ۴۲۹
 ۳۲۹۔ او سبط ۴۳۰
 ۳۳۰۔ او سبط ۴۳۱
 ۳۳۱۔ او سبط ۴۳۲
 ۳۳۲۔ او سبط ۴۳۳
 ۳۳۳۔ او سبط ۴۳۴
 ۳۳۴۔ او سبط ۴۳۵
 ۳۳۵۔ او سبط ۴۳۶
 ۳۳۶۔ او سبط ۴۳۷
 ۳۳۷۔ او سبط ۴۳۸
 ۳۳۸۔ او سبط ۴۳۹
 ۳۳۹۔ او سبط ۴۴۰
 ۳۴۰۔ او سبط ۴۴۱
 ۳۴۱۔ او سبط ۴۴۲
 ۳۴۲۔ او سبط ۴۴۳
 ۳۴۳۔ او سبط ۴۴۴
 ۳۴۴۔ او سبط ۴۴۵
 ۳۴۵۔ او سبط ۴۴۶
 ۳۴۶۔ او سبط ۴۴۷
 ۳۴۷۔ او سبط ۴۴۸
 ۳۴۸۔ او سبط ۴۴۹
 ۳۴۹۔ او سبط ۴۵۰
 ۳۵۰۔ او سبط ۴۵۱
 ۳۵۱۔ او سبط ۴۵۲
 ۳۵۲۔ او سبط ۴۵۳
 ۳۵۳۔ او سبط ۴۵۴
 ۳۵۴۔ او سبط ۴۵۵
 ۳۵۵۔ او سبط ۴۵۶
 ۳۵۶۔ او سبط ۴۵۷
 ۳۵۷۔ او سبط ۴۵۸
 ۳۵۸۔ او سبط ۴۵۹
 ۳۵۹۔ او سبط ۴۶۰
 ۳۶۰۔ او سبط ۴۶۱
 ۳۶۱۔ او سبط ۴۶۲
 ۳۶۲۔ او سبط ۴۶۳
 ۳۶۳۔ او سبط ۴۶۴
 ۳۶۴۔ او سبط ۴۶۵
 ۳۶۵۔ او سبط ۴۶۶
 ۳۶۶۔ او سبط ۴۶۷
 ۳۶۷۔ او سبط ۴۶۸
 ۳۶۸۔ او سبط ۴۶۹
 ۳۶۹۔ او سبط ۴۷۰
 ۳۷۰۔ او سبط ۴۷۱
 ۳۷۱۔ او سبط ۴۷۲
 ۳۷۲۔ او سبط ۴۷۳
 ۳۷۳۔ او سبط ۴۷۴
 ۳۷۴۔ او سبط ۴۷۵
 ۳۷۵۔ او سبط ۴۷۶
 ۳۷۶۔ او سبط ۴۷۷
 ۳۷۷۔ او سبط ۴۷۸
 ۳۷۸۔ او سبط ۴۷۹
 ۳۷۹۔ او سبط ۴۸۰
 ۳۸۰۔ او سبط ۴۸۱
 ۳۸۱۔ او سبط ۴۸۲
 ۳۸۲۔ او سبط ۴۸۳
 ۳۸۳۔ او سبط ۴۸۴
 ۳۸۴۔ او سبط ۴۸۵
 ۳۸۵۔ او سبط ۴۸۶
 ۳۸۶۔ او سبط ۴۸۷
 ۳۸۷۔ او سبط ۴۸۸
 ۳۸۸۔ او سبط ۴۸۹
 ۳۸۹۔ او سبط ۴۹۰
 ۳۹۰۔ او سبط ۴۹۱
 ۳۹۱۔ او سبط ۴۹۲
 ۳۹۲۔ او سبط ۴۹۳
 ۳۹۳۔ او سبط ۴۹۴
 ۳۹۴۔ او سبط ۴۹۵
 ۳۹۵۔ او سبط ۴۹۶
 ۳۹۶۔ او سبط ۴۹۷
 ۳۹۷۔ او سبط ۴۹۸
 ۳۹۸۔ او سبط ۴۹۹
 ۳۹۹۔ او سبط ۵۰۰
 ۴۰۰۔ او سبط ۵۰۱
 ۴۰۱۔ او سبط ۵۰۲
 ۴۰۲۔ او سبط ۵۰۳
 ۴۰۳۔ او سبط ۵۰۴
 ۴۰۴۔ او سبط ۵۰۵
 ۴۰۵۔ او سبط ۵۰۶
 ۴۰۶۔ او سبط ۵۰۷
 ۴۰۷۔ او سبط ۵۰۸
 ۴۰۸۔ او سبط ۵۰۹
 ۴۰۹۔ او سبط ۵۱۰
 ۴۱۰۔ او سبط ۵۱۱
 ۴۱۱۔ او سبط ۵۱۲
 ۴۱۲۔ او سبط ۵۱۳
 ۴۱۳۔ او سبط ۵۱۴
 ۴۱۴۔ او سبط ۵۱۵
 ۴۱۵۔ او سبط ۵۱۶
 ۴۱۶۔ او سبط ۵۱۷
 ۴۱۷۔ او سبط ۵۱۸
 ۴۱۸۔ او سبط ۵۱۹
 ۴۱۹۔ او سبط ۵۲۰
 ۴۲۰۔ او سبط ۵۲۱
 ۴۲۱۔ او سبط ۵۲۲
 ۴۲۲۔ او سبط ۵۲۳
 ۴۲۳۔ او سبط ۵۲۴
 ۴۲۴۔ او سبط ۵۲۵
 ۴۲۵۔ او سبط ۵۲۶
 ۴۲۶۔ او سبط ۵۲۷
 ۴۲۷۔ او سبط ۵۲۸
 ۴۲۸۔ او سبط ۵۲۹
 ۴۲۹۔ او سبط ۵۳۰
 ۴۳۰۔ او سبط ۵۳۱
 ۴۳۱۔ او سبط ۵۳۲
 ۴۳۲۔ او سبط ۵۳۳
 ۴۳۳۔ او سبط ۵۳۴
 ۴۳۴۔ او سبط ۵۳۵
 ۴۳۵۔ او سبط ۵۳۶
 ۴۳۶۔ او سبط ۵۳۷
 ۴۳۷۔ او سبط ۵۳۸
 ۴۳۸۔ او سبط ۵۳۹
 ۴۳۹۔ او سبط ۵۴۰
 ۴۴۰۔ او سبط ۵۴۱
 ۴۴۱۔ او سبط ۵۴۲
 ۴۴۲۔ او سبط ۵۴۳
 ۴۴۳۔ او سبط ۵۴۴
 ۴۴۴۔ او سبط ۵۴۵
 ۴۴۵۔ او سبط ۵۴۶
 ۴۴۶۔ او سبط ۵۴۷
 ۴۴۷۔ او سبط ۵۴۸
 ۴۴۸۔ او سبط ۵۴۹
 ۴۴۹۔ او سبط ۵۵۰
 ۴۵۰۔ او سبط ۵۵۱
 ۴۵۱۔ او سبط ۵۵۲
 ۴۵۲۔ او سبط ۵۵۳
 ۴۵۳۔ او سبط ۵۵۴
 ۴۵۴۔ او سبط ۵۵۵
 ۴۵۵۔ او سبط ۵۵۶
 ۴۵۶۔ او سبط ۵۵۷
 ۴۵۷۔ او سبط ۵۵۸
 ۴۵۸۔ او سبط ۵۵۹
 ۴۵۹۔ او سبط ۵۶۰
 ۴۶۰۔ او سبط ۵۶۱
 ۴۶۱۔ او سبط ۵۶۲
 ۴۶۲۔ او سبط ۵۶۳
 ۴۶۳۔ او سبط ۵۶۴
 ۴۶۴۔ او سبط ۵۶۵
 ۴۶۵۔ او سبط ۵۶۶
 ۴۶۶۔ او سبط ۵۶۷
 ۴۶۷۔ او سبط ۵۶۸
 ۴۶۸۔ او سبط ۵۶۹
 ۴۶۹۔ او سبط ۵۷۰
 ۴۷۰۔ او سبط ۵۷۱
 ۴۷۱۔ او سبط ۵۷۲
 ۴۷۲۔ او سبط ۵۷۳
 ۴۷۳۔ او سبط ۵۷۴
 ۴۷۴۔ او سبط ۵۷۵
 ۴۷۵۔ او سبط ۵۷۶
 ۴۷۶۔ او سبط ۵۷۷
 ۴۷۷۔ او سبط ۵۷۸
 ۴۷۸۔ او سبط ۵۷۹
 ۴۷۹۔ او سبط ۵۸۰
 ۴۸۰۔ او سبط ۵۸۱
 ۴۸۱۔ او سبط ۵۸۲
 ۴۸۲۔ او سبط ۵۸۳
 ۴۸۳۔ او سبط ۵۸۴
 ۴۸۴۔ او سبط ۵۸۵
 ۴۸۵۔ او سبط ۵۸۶
 ۴۸۶۔ او سبط ۵۸۷
 ۴۸۷۔ او سبط ۵۸۸
 ۴۸۸۔ او سبط ۵۸۹
 ۴۸۹۔ او سبط ۵۹۰
 ۴۹۰۔ او سبط ۵۹۱
 ۴۹۱۔ او سبط ۵۹۲
 ۴۹۲۔ او سبط ۵۹۳
 ۴۹۳۔ او سبط ۵۹۴
 ۴۹۴۔ او سبط ۵۹۵
 ۴۹۵۔ او سبط ۵۹۶
 ۴۹۶۔ او سبط ۵۹۷
 ۴۹۷۔ او سبط ۵۹۸
 ۴۹۸۔ او سبط ۵۹۹
 ۴۹۹۔ او سبط ۶۰۰
 ۵۰۰۔ او سبط ۶۰۱
 ۵۰۱۔ او سبط ۶۰۲

۱۱۔ کھانا پکانا
۱۲۔ کھانا پکانا
۱۳۔ کھانا پکانا
۱۴۔ کھانا پکانا
۱۵۔ کھانا پکانا
۱۶۔ کھانا پکانا
۱۷۔ کھانا پکانا
۱۸۔ کھانا پکانا
۱۹۔ کھانا پکانا
۲۰۔ کھانا پکانا

تو اسی پر بس کرے تاملوہ خوری کے طور پر کھانے سے پرہیز کیا جاوے۔ اور
ابتداء سے ریاضت میں نفس کو ستا دے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دوست رکھتے تھے شہد کو۔ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہیز کرتے تھے اُس سے
اور فرمائے اپنے فرزند کو کہ ایک روز روتی گوشت کے ساتھ کھا بعد
دودھ کے ساتھ پھر روغن کے ساتھ بعد زیت کے ساتھ بعد ازاں نمک سے
پھر فقط سوکھی روتی۔ اور نہ کھاوے تنہائی میں ایسی چیز جس کو برہانہیں کھاتا
ہو کہ وہ شرک خفی ہی۔ اور ایسا ارادہ نہ رکھے کہ لوگوں میں کم خوری سے
شہور ہووے کیونکہ یہ بہت کھانے سے بھی بدتر ہے۔ اور تاخیر کرے
سحر میں اور افطار میں جلدی۔ اور خرے سے یا پانی سے روزہ کھولے۔
اور کسی روزہ دار کو بھی افطار کر اوئے۔ یہ سب مردی ہیں۔ اور ماہ شعبان
میں تیار رہے کہ توبہ کرے اور مظلوموں کے حقوق ادا کرے اور دنیوی کاموں
کے شغلوں کو دور کرے۔ خاص شہر اوئے رمضان شریف کو خیرات
و قنات اور اعکاف کے لئے۔ علی الخصوص عشرہ آخر میں۔ کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی ہی عادت تھی۔ اور ہر حکم کرتے تھے کہ ان ایام
میں شب قدر کو دھونڈیں۔ اور نہ رکھے دوسرے فضیلت کے ایام کو بھی

۱۱۔ کھانا پکانا
۱۲۔ کھانا پکانا
۱۳۔ کھانا پکانا
۱۴۔ کھانا پکانا
۱۵۔ کھانا پکانا
۱۶۔ کھانا پکانا
۱۷۔ کھانا پکانا
۱۸۔ کھانا پکانا
۱۹۔ کھانا پکانا
۲۰۔ کھانا پکانا

اشہد انہم منہ خصوصاً عرفہ اور عاشورہ اور دو پہلے وہے محرم اور ذی الحجہ
 اور ماہ شعبان اور ایام رمضان اور جمعہ اور پنجشنبہ اور پیر کا روزانہ دنوں میں
 روزہ رکھا کرے اور شعبان کے نصف اخیر میں روزہ رکھے تاکہ رمضان کے
 روزوں کے لئے تقویت رہے۔ آئی ح جب شعبان نصف کو پہنچے
 نہیں ہی کوئی روزہ رمضان آئے تک ۱۰ اور وہ جو آئی ح بہت فضیلت
 والے روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے ہیں سو اسکا بھیند یہم ہی کہ
 عادت تو تھے سے نفس میں شکستگی آوے سو یہ بات ہمیشہ روزہ رکھنے
 میں میسر ہوئیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں کوشش کرے کہ سال بھر میں چھ
 یا چار مہینے کے مقدار روزہ رکھے جس میں فضیلت والے ایام کی رعایت بھی
 رہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ چار دن سے زیادہ پی و برپی روزہ چھوڑے
 بقیاس ایام خیر و شر تو کہے۔ اور اصل یہم ہی کہ اپنی صلاح باطن پر نظر کرتے
 ہوئے عمل کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تک روزہ رکھتے
 تھے لوگ سمجھتے کہ آپ کبھی روزہ چھوڑینگے۔ اور گاہی روزہ ایسا چھوڑ دیتے
 لوگ کو گمان ہوتا کہ آپ پھر روزہ نہ کھینگے۔ اور ایسا قیام شب فرماتے جو
 کبھی سو نیتھا تصور کسو کو نہ ہوتا۔ اور کبھی شب کو سو جانے کی ایسی عادت کرتے

لو جن میں سے ایک روزہ رکھنا واجب ہے اور ایک روزہ رکھنا مستحب ہے

روزہ رکھنے میں جو چیزیں ہوں ان میں سے ایک روزہ رکھنا واجب ہے اور ایک روزہ رکھنا مستحب ہے

روزہ رکھنے میں جو چیزیں ہوں ان میں سے ایک روزہ رکھنا واجب ہے اور ایک روزہ رکھنا مستحب ہے

روزہ رکھنے میں جو چیزیں ہوں ان میں سے ایک روزہ رکھنا واجب ہے اور ایک روزہ رکھنا مستحب ہے

روزہ رکھنے میں جو چیزیں ہوں ان میں سے ایک روزہ رکھنا واجب ہے اور ایک روزہ رکھنا مستحب ہے

یہاں سے ڈر کر تشریف لے گئے۔

کرے۔ اور سواری کے جانور کے ساتھ نرمی کرے۔ اور سواری کے کبھی کبھی اڑ چکے کہ
اس میں اداسے سنت کرنا اور جانور کو راحت پہنچانا اور گرایہ دار کو خوش کرنا اور نفس
کو تنبیہ پہنچانا اور روگ کو نکیستی دور کرنا ہی۔ اور سواری کے جانور پر نہ سووے
مگر کچھ ایک غنودگی۔ اور کھڑے ہوئے جانور پر بہت وقت نہ تھہرے۔ اکی
ح سواری کے جانوروں کے پشت کو کرسیاں مت بناؤں اور راہ میں
رفیقوں سے جدا نہ ہووے۔ اور باری سے نگہبانی کرے۔ اور اول شب میں
سراپنا بازو پر اوپر پھیلی رات میں مینہ پریں رکھ کر بازو کھڑا کیا ہوا سووے تاکہ
سرک نہ سو جاوے ایسا ہی مروی ہے۔ اور اپنے ہمراہ نہ کھے گھائی اور شاعر
اور جادوگر اور گاہن و منجم کو اور نہ بجا ست خوار جانور کو سواری کے اور نہ کتے
کو۔ اور راہ بھولے بھٹکے تو اذان دیکے سیدھے طرف کارستہ اختیار کرے اکی
ح جب مختلف راہیں تمھارے سامنے آویں تب سیدھے جانب کی راہ
پر چلو کیونکہ اس طرف ایک فرشتہ مادی نام رہتا ہے اور جس شہر میں کہ
سلطان یا نائب ہکا اور سیاست کرنے مارا ہو یا کاسمین بیماری و باوجود خل
ہووے۔ اور آئینہ و سرمہ داں و مسوک و گنگھی اور مرقاض و استرہ اور دوا
ورسی اور سوئی دیا کا ساتھ رکھے۔ اور فریب کی چال چلے سے پرہیز کرے

۱۲۔ چنانچہ نصیحت
۱۳۔ بین ۱۲۔ علیہ السلام
۱۴۔ چنانچہ نصیحت
۱۵۔ چنانچہ نصیحت
۱۶۔ چنانچہ نصیحت
۱۷۔ چنانچہ نصیحت
۱۸۔ چنانچہ نصیحت
۱۹۔ چنانچہ نصیحت
۲۰۔ چنانچہ نصیحت
۲۱۔ چنانچہ نصیحت
۲۲۔ چنانچہ نصیحت
۲۳۔ چنانچہ نصیحت
۲۴۔ چنانچہ نصیحت
۲۵۔ چنانچہ نصیحت
۲۶۔ چنانچہ نصیحت
۲۷۔ چنانچہ نصیحت
۲۸۔ چنانچہ نصیحت
۲۹۔ چنانچہ نصیحت
۳۰۔ چنانچہ نصیحت
۳۱۔ چنانچہ نصیحت
۳۲۔ چنانچہ نصیحت
۳۳۔ چنانچہ نصیحت
۳۴۔ چنانچہ نصیحت
۳۵۔ چنانچہ نصیحت
۳۶۔ چنانچہ نصیحت
۳۷۔ چنانچہ نصیحت
۳۸۔ چنانچہ نصیحت
۳۹۔ چنانچہ نصیحت
۴۰۔ چنانچہ نصیحت
۴۱۔ چنانچہ نصیحت
۴۲۔ چنانچہ نصیحت
۴۳۔ چنانچہ نصیحت
۴۴۔ چنانچہ نصیحت
۴۵۔ چنانچہ نصیحت
۴۶۔ چنانچہ نصیحت
۴۷۔ چنانچہ نصیحت
۴۸۔ چنانچہ نصیحت
۴۹۔ چنانچہ نصیحت
۵۰۔ چنانچہ نصیحت
۵۱۔ چنانچہ نصیحت
۵۲۔ چنانچہ نصیحت
۵۳۔ چنانچہ نصیحت
۵۴۔ چنانچہ نصیحت
۵۵۔ چنانچہ نصیحت
۵۶۔ چنانچہ نصیحت
۵۷۔ چنانچہ نصیحت
۵۸۔ چنانچہ نصیحت
۵۹۔ چنانچہ نصیحت
۶۰۔ چنانچہ نصیحت
۶۱۔ چنانچہ نصیحت
۶۲۔ چنانچہ نصیحت
۶۳۔ چنانچہ نصیحت
۶۴۔ چنانچہ نصیحت
۶۵۔ چنانچہ نصیحت
۶۶۔ چنانچہ نصیحت
۶۷۔ چنانچہ نصیحت
۶۸۔ چنانچہ نصیحت
۶۹۔ چنانچہ نصیحت
۷۰۔ چنانچہ نصیحت
۷۱۔ چنانچہ نصیحت
۷۲۔ چنانچہ نصیحت
۷۳۔ چنانچہ نصیحت
۷۴۔ چنانچہ نصیحت
۷۵۔ چنانچہ نصیحت
۷۶۔ چنانچہ نصیحت
۷۷۔ چنانچہ نصیحت
۷۸۔ چنانچہ نصیحت
۷۹۔ چنانچہ نصیحت
۸۰۔ چنانچہ نصیحت
۸۱۔ چنانچہ نصیحت
۸۲۔ چنانچہ نصیحت
۸۳۔ چنانچہ نصیحت
۸۴۔ چنانچہ نصیحت
۸۵۔ چنانچہ نصیحت
۸۶۔ چنانچہ نصیحت
۸۷۔ چنانچہ نصیحت
۸۸۔ چنانچہ نصیحت
۸۹۔ چنانچہ نصیحت
۹۰۔ چنانچہ نصیحت
۹۱۔ چنانچہ نصیحت
۹۲۔ چنانچہ نصیحت
۹۳۔ چنانچہ نصیحت
۹۴۔ چنانچہ نصیحت
۹۵۔ چنانچہ نصیحت
۹۶۔ چنانچہ نصیحت
۹۷۔ چنانچہ نصیحت
۹۸۔ چنانچہ نصیحت
۹۹۔ چنانچہ نصیحت
۱۰۰۔ چنانچہ نصیحت

۱۲۔ چنانچہ نصیحت
۱۳۔ بین ۱۲۔ علیہ السلام
۱۴۔ چنانچہ نصیحت
۱۵۔ چنانچہ نصیحت
۱۶۔ چنانچہ نصیحت
۱۷۔ چنانچہ نصیحت
۱۸۔ چنانچہ نصیحت
۱۹۔ چنانچہ نصیحت
۲۰۔ چنانچہ نصیحت
۲۱۔ چنانچہ نصیحت
۲۲۔ چنانچہ نصیحت
۲۳۔ چنانچہ نصیحت
۲۴۔ چنانچہ نصیحت
۲۵۔ چنانچہ نصیحت
۲۶۔ چنانچہ نصیحت
۲۷۔ چنانچہ نصیحت
۲۸۔ چنانچہ نصیحت
۲۹۔ چنانچہ نصیحت
۳۰۔ چنانچہ نصیحت
۳۱۔ چنانچہ نصیحت
۳۲۔ چنانچہ نصیحت
۳۳۔ چنانچہ نصیحت
۳۴۔ چنانچہ نصیحت
۳۵۔ چنانچہ نصیحت
۳۶۔ چنانچہ نصیحت
۳۷۔ چنانچہ نصیحت
۳۸۔ چنانچہ نصیحت
۳۹۔ چنانچہ نصیحت
۴۰۔ چنانچہ نصیحت
۴۱۔ چنانچہ نصیحت
۴۲۔ چنانچہ نصیحت
۴۳۔ چنانچہ نصیحت
۴۴۔ چنانچہ نصیحت
۴۵۔ چنانچہ نصیحت
۴۶۔ چنانچہ نصیحت
۴۷۔ چنانچہ نصیحت
۴۸۔ چنانچہ نصیحت
۴۹۔ چنانچہ نصیحت
۵۰۔ چنانچہ نصیحت
۵۱۔ چنانچہ نصیحت
۵۲۔ چنانچہ نصیحت
۵۳۔ چنانچہ نصیحت
۵۴۔ چنانچہ نصیحت
۵۵۔ چنانچہ نصیحت
۵۶۔ چنانچہ نصیحت
۵۷۔ چنانچہ نصیحت
۵۸۔ چنانچہ نصیحت
۵۹۔ چنانچہ نصیحت
۶۰۔ چنانچہ نصیحت
۶۱۔ چنانچہ نصیحت
۶۲۔ چنانچہ نصیحت
۶۳۔ چنانچہ نصیحت
۶۴۔ چنانچہ نصیحت
۶۵۔ چنانچہ نصیحت
۶۶۔ چنانچہ نصیحت
۶۷۔ چنانچہ نصیحت
۶۸۔ چنانچہ نصیحت
۶۹۔ چنانچہ نصیحت
۷۰۔ چنانچہ نصیحت
۷۱۔ چنانچہ نصیحت
۷۲۔ چنانچہ نصیحت
۷۳۔ چنانچہ نصیحت
۷۴۔ چنانچہ نصیحت
۷۵۔ چنانچہ نصیحت
۷۶۔ چنانچہ نصیحت
۷۷۔ چنانچہ نصیحت
۷۸۔ چنانچہ نصیحت
۷۹۔ چنانچہ نصیحت
۸۰۔ چنانچہ نصیحت
۸۱۔ چنانچہ نصیحت
۸۲۔ چنانچہ نصیحت
۸۳۔ چنانچہ نصیحت
۸۴۔ چنانچہ نصیحت
۸۵۔ چنانچہ نصیحت
۸۶۔ چنانچہ نصیحت
۸۷۔ چنانچہ نصیحت
۸۸۔ چنانچہ نصیحت
۸۹۔ چنانچہ نصیحت
۹۰۔ چنانچہ نصیحت
۹۱۔ چنانچہ نصیحت
۹۲۔ چنانچہ نصیحت
۹۳۔ چنانچہ نصیحت
۹۴۔ چنانچہ نصیحت
۹۵۔ چنانچہ نصیحت
۹۶۔ چنانچہ نصیحت
۹۷۔ چنانچہ نصیحت
۹۸۔ چنانچہ نصیحت
۹۹۔ چنانچہ نصیحت
۱۰۰۔ چنانچہ نصیحت

کہ وہ دور کرتی ہی برکت کو۔ اور زیارت بزرگانِ دین کے خواہ زندگان ہوں
یا اموات برکت لینوے۔ اور حاجت برائی کے بعد جلد گھر کے جانب مراجعت کرے
انہی ^۱ جو کہ مسافر ہوا اور حاجت اسکی برائی پس جلد اپنے لوگوں کے طرف
پلٹے۔ اور گھر والے اور قرابت کے لئے تحفہ ہمراہ لاوے۔ اور یکایک شنب
کے وقت گھر میں داخل نہوے۔ بہتر یہی کہ چاشت کے وقت آوے۔ اور
اول مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھے۔ یہ سب روایت کئے گئے ہیں۔
اور پچھتے ہی ناشتے کی تیاری کرے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب
کسی سفر سے تشریف لاتے اونٹ یا گاٹی کو ذبح کرتے تھے۔ اور حج کا حتی یہ
ہی کہ خالصانیت اسکی رکھے۔ اور قافلے کے طرف سے رہنروں کو مالِ ضریم
دینے میں حتی الاسکان حیل کرے حیل کار گر نہوے تو پلٹ جاوے اگر حج نفل
ہو کیونکہ ظلم پر یک کرنا بُرا ہی۔ اور چلنے کی قدرت رکھتا ہو تو پیادہ یا جاوے
وگرنہ سوار۔ بعض کہتے ہیں کہ سواری افضل ہی کیونکہ اُسین راہِ خدا میں مالِ خر
کرنے کی تکلیف ہی اور سفر کے رنج کی پریشانی سے دوری اور بدن کی سلامتی
سے نزدیکی اور حج کامل ہونے کی امید ہی اور پرگندہ موئی و غبارِ آلودگی کے
ساتھ راہ چلے اور اپنے کو زینت سے بری رکھے۔ اور اسبابِ تقاض و تنعم کے طر

میلان خاطر نہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں ہی کئے اور خبر دے
 بیش کہ اللہ تعالیٰ فخر کرنا ہی ایسے بندے سے۔ اور قربانی کا خون پیشینے میں قدر
 اتنی سمجھے اگر وہ واجب نہ ہو۔ آیا حق جو کوئی خدا تعالیٰ کے نشانوں کی تعظیم کرے
 سو وہ اہل تقویٰ سے ہی ۱۰ اور ہدی و قربانی کے خرید میں تنگی و تاخیر
 نہ کرے۔ کیونکہ ان سے مقصود یہی ہی کہ بخیلی کے عیب سے نفس کو پاک کرے
 اور خدا تعالیٰ کی تعظیم سے اس کو زیب و زینت دیوے۔ آیا حق نہیں چیتا
 ہی خدا تعالیٰ کو قربانی کا گوشت و خون لاکن پہنچتا ہی اس کو تقویٰ بٹھارے
 اور قربانی دینے میں یوں نیت کرے کہ وہ عوض اپنے جان کا ہی تا سمجھ
 وسیع علیہ السلام کے ساتھ اقتدا حاصل ہو۔ اور جہاں تک کہ قدرت ہو راہ
 میں اور شہر کے میں مال خرچ کرے۔ پس حج قبول ہونے کے علامتیں یہ ہیں خوش
 کلامی اور مال صرف کرنا اور پونجی خرچ ہو جانے یا مال میں کسی طوڑ کا نقصان
 آجانے سے نگہین نہونا۔ کہ ایک درہم اس خرچ یا نقصان کا خدا تعالیٰ کے
 ہی راہ میں صرف کئے گئے سات سو درہم کے برابر ہی۔ اور حج کے اگے کتب
 تھا سو ہر ایک گناہ سے باز آنا۔ اور فاسقوں کی دوستی کو صلحا کی دوستی
 بدل دینا۔ اور لہو و لعب کی مجلس کو ترک کر کے ذکر حق کی مجلس کو اختیار کرنا

۱۰ جسکی صفت واجب
 ۱۱ بیان کی گئی ہے
 ۱۲ افسوس صاحب نقصان
 ۱۳ اور دم خانات و فخر
 ۱۴ واجبات سے ہی
 ۱۵ و من بفسخ خاریہ
 ۱۶ فانیان تقویٰ مطلوب
 ۱۷ جہاد
 ۱۸ عمر کے میں ذبیح
 ۱۹ کئے ر و اسکر نہ سو
 ۲۰ جانور کو ہر کی کہتے ہیں
 ۲۱ من ببال اللہ خیر

۱۰ وادار با و لکن بشار
 ۱۱ تقویٰ علیکم
 ۱۲ علامت قبولیت
 ۱۳ ۱۱۶

اور بھی حقوق حج سے یہی کہ حج کے مناسک ادا کرنے میں فروتنی اپنوسے کہ
وہی اصل ہی خصوصاً طواف اور وقف و غفات میں کہ یہ دونوں حج کے رکن
ہیں۔ اور شفا مانگتے ہوئے زمرہ کا پانی پویے اور سر اور بدن پر ڈالنے سے
برکت و ہوندے۔ اور مرد و برائے کی درخواست کرے۔ اور راہ حج میں مرتکب
غیبت سمجھے کہ اس کے لئے قیامت تک ہر سال حج کا اجر لکھا جائیگا۔ اور
مرجا کہتے ہوئے حاجیوں کی ملاقات کرے۔ اور ان سے مصافحہ کرنے میں
برکت جانے۔ اور مدینہ کے طرف راہ میں بہت درو پڑھتا ہوا جاوے۔
اور قبر شریف کی اور اصحاب کرام اور اہل بیت عظام کے قبور کی اور دوسرے
وہاں کی مشاہد کی زیارت کرے۔ اور اس جگہ کے مسجدوں میں نماز
پڑھے۔ اور وہاں کے باوریں کے پانی سے برکت چاہے۔ اور مدینہ طیبہ میں
خیرات کرے۔ اور مکہ معظمہ کے حقوق کی رعایت ہوسکنے کی صورت میں وہاں
کی اقامت کو دوست رکھے۔ آئی ح اس خانہ خدا پر ہر روز ایک سو قیمت
رحمت ترے ہیں اُسے ساتھ طواف کرنے والوں کے لئے اور چالیس ناز پڑھنے
والوں کے واسطے اور بیس اسکو دیکھنے والوں کے لئے ۱۰ اور آئی ح کھفتوں
ای کعبہ تو بہترین زمین سے خدا کے ہی اور دو سترین اسکے شہروں کا ہی ہے

فان كان فخرنا انما هو
اننا نعلم ان الله تعالى
هو الذي خلقنا و
هو الذي يوفقنا
فان كان فخرنا انما هو
اننا نعلم ان الله تعالى
هو الذي خلقنا و
هو الذي يوفقنا

[illegible]

مشاور و مشاوران
اللہ تعالیٰ علیہم
وآلہ وسلم
وآلہ وسلم
وآلہ وسلم
وآلہ وسلم
وآلہ وسلم
وآلہ وسلم

و انقب بکلمہ خبر ارض شد و احب الیہ و لا الی الاخریٰ ملک لما خرجت الی ترمذی محمد بن عبد اللہ ابن عدی سے

نزدیک اگر میں نہ نکالے جاتا تجھ سے البتہ کچھ نہ نکلتا میں ۵ اور مدینہ منورہ کی
 اقامت کو دوست رکھے پس ماں کے سختیوں پر صبر کرنے میں اور وہاں کے مہربان
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور اپنی گواہی روز قیامت میں
 حاصل ہونے پر عادت آئے ہیں۔ اور وہ جو منقول ہی کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ حاجیوں کیسے بعد حج کے اپنے وطن طرف پھر ادیتے تھے سو اس لئے کہ وہ ان کی اقامت
 سے تنگدل اور کسی گناہ کے مرتکب نہوں کیونکہ یہاں کے گناہ سے عذاب دو چند
 کیا جاتا ہی مانند دو چند ہونے کے۔ اس لئے اس جگہ میں قصہ گناہ
 بھی موجب عذاب ہی آیا **قیق** جو کوئی حرم میں ارادہ کرے الحاد کا تو چکھاؤ
 ہم اسکو سخت عذاب ۵ یہاں تک کہ بعضوں نے احکام کو الحاد سے گناہ ہی
 اور بعضے جھوٹ کو بھی داخل الحاد کئے ہیں۔ اور اس لئے کہ شوق پھر آسنا تازہ ہو
 لاکن بہتر یہ ہی کہ اپنے دل سے فتویٰ چاہے۔ اور ایسی جگہ میں وطن بناؤ
 کہ جہاں گناہی اور دیں کی سلامتی اور فرائض دلی اور عبادت کی آسانی ہو
 ائی **ح** سب شہر اس ملک خدا کے ہیں اور خلافت تمام بندگاں خدا کے جس
 جگہ میں کہ تو خوبی دیکھے وہاں اقامت کر اور خدا سے کریم کا شکر بجالا ۵ اور
 جہاد کا حق تو یہی کہ اس میں نیت کرے تائید دین کی۔ اور خدا سے الہی میں

لے ایمان و سلامتی
 صلاح و تقویٰ کی
 سے من و مذہب الہی
 سے قانونی ہے
 سے اور سیکاری
 سے غلام و کفر
 سے غلامی ہے
 سے و مکتب
 سے ہر شے
 سے و ان سے باز
 ہے

۵ السلام و اللہ تعالیٰ
 و اعلیٰ عباد اللہ غازی
 بوضع روایت فیہ
 قلم ۱۰۰۰ احمد
 بن زینب
 سے کوئی غرض
 کی اسکا ساتھ نہ

۱۱۔ اگر چاہو فرض میں
 ۱۲۔ عہد میں سرحد
 ۱۳۔ عہد کا نام ہی غوثہ غوثیہ
 ۱۴۔ ابن ماجہ و درسی عقبہ
 ۱۵۔ بن ماریہ
 ۱۶۔ سن ترمذی و تھانوی
 ۱۷۔ شریعت ۱۲ ابن تیری
 ۱۸۔ اس عہد اس فعل
 ۱۹۔ شیطان سے لینے کا
 ۲۰۔ دوسری سے لینے کا
 ۲۱۔ لینے کا فرق

مر جاوے۔ اور نہ پہلے جہاد کو وہ شخص جو اہل عیال کی ذمہ داری اور ماں باپ
 کی خدمت گزاری میں مشغول ہو کہ بہرہ مقدم ہے۔ اور غازیوں کی خدمت کیا
 کرے اگرچہ انکے کتے کے بھی ہو۔ اور ان کے سفر کا اسباب مہیا کرے۔ اور
 ان کے گھوڑوں کی تعظیم کرے۔ اور تیار رکھے گھوڑوں کو روزِ جنگ کے
 لئے۔ کہ ہر ایک میں فضائل آئے ہیں اور سیکھ رکھے گھوڑے کی سواری اور
 انکو دوانے کے قواعد واسطے آزمائش اصالت گھوڑے کے اور سچی تیر انداز
 سیکھنے میں کہ یہ سب سنت ہیں۔ اور ہر تیر چلانے کا نہ بھولے۔ آئی ہے جو
 کوئی تیر چلا نا سیکھے بعد چھوڑ دیا سو وہ کفرانِ نعمت کیا ۵

باب پانچواں نکاح کرنے اور مجر دہنہ کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکاح کرنے میں بہت سے فوائد ہیں شیطان سے اپنے کو بچانا ہی۔ آئی ہے
 جو کوئی نکاح کیا البتہ نگاہ رکھا اپنا آدھا دین ۵ اور زیادہ کرے ایک سے
 چار تک اگر سبب ایک کے محفوظ نہ سکے۔ اور جس عورت سے کہ طبیعت
 نفرت لیوے بدل دالے اسکو دوسری سے۔ اور لذاتِ جنت کی رغبت بڑھا
 ہی کہ تو کہ دنیا کے لذاتِ نمونہ میں بہت کے لذتوں کا اور دوامِ عبادت کے

۱۱۔ دوسری کو نکاح کر کے
 ۱۲۔ عہد ۷ شخص لذت و ثروت
 ۱۳۔ کی حاصل کر لیا سو وہ چھوڑ دیا
 ۱۴۔ اور دون کی لذت حاصل
 ۱۵۔ کرنا سکے لئے اور بھی زیادہ
 ۱۶۔ عبادت کر لگا ۱۱

کرنے سے اسکی حکمت کے بقائے جنس انسانی ہی۔ اور حفاظت ہی معطل کئے
 سے اعضا کو انکے مقاصد سے اور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت
 اور کرنے میں انکی محبت کا سبب ہی۔ آئی ^{۱۳۳}ح کہ نکاح کرنا میری سنت سے ہی
 اور حضرت کے امت کو زیادہ کرنا ہی۔ آئی ^{۱۳۴}ح اگر نکاح کر دو گے تم تو کثرت
 ہوگی تم میں تحقیق کہ میں فخر کرونگا بسبب تمہارے اور امتوں پر قیامت کے
 دن اگرچہ بچہ نہ نام بھی ہو۔ اور وہ فرزند اپنے بعد میرا ہے تو اسکے دعا کے
 برکت کی امید رکھنا ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو بعد موت کے
 رہنے والے باقیات الصالحات میں شمار فرمائے ہیں۔ اور اگر وہ کچھ لگے رہا
 تو ماں باپ کا شفیع ہوگا۔ آئی ^{۱۳۵}ح تحقیق کچھ بھینچیکا اپنے ما باپ کو طرف
 بہشت کے۔ اور نکاح میں کئی ایک آفات بھی ہیں کسب حرام میں مبتلا ہونا
 کیونکہ عیال دار تقے کی فراخی کے لئے حرام کسب کا طرف مضطر ہوتا ہی آئی ^{۱۳۶}ح
 تحقیق بعضے صاحب عیال ایسے ہیں کہ زن و فرزند کھا جاتے ہیں انکے ٹیکوں کو
 اور فوت ہونا زوجیت کے حقوق کا ہی۔ آئی ^{۱۳۷}ح آدمی کو بس ہی مسقر گناہ
 جو ضلع کر دے حق ایسے کا جسکی عیال داری کرنا ہی۔ باز رہنا ہی یا وعدہ
 بسبب تدبیر بہشت کے اور مال پیدا کرنے اور اسکو ذخیرہ کرنے اور اسپر فخر کرنے

۱۔ جنس انسانی کی
 ۲۔ فائزین و مہو عنفات چہن
 ۳۔ ہی اور یہ حکمت تو فون
 ۴۔ ہی تو اولد و فاسل
 ۵۔ کہ یہ کہ یہ ایک عضو
 ۶۔ ایک ایک کا کہ ہے
 ۷۔ یہ کہ یہ جیسا کہ
 ۸۔ کہنے اور یہ دون جتنے
 ۹۔ کہنے و غیر
 ۱۰۔ اس طرح سن سنی
 ۱۱۔ تنجیل سن ہے
 ۱۲۔ عہدہ کا کو آنحضرت و افان
 ۱۳۔ ابائی بلکہ عام یوم افات نکاح
 ۱۴۔ امن و درویشی اور عورت
 ۱۵۔ عورت میں اسکی عورت سے
 ۱۶۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۱۷۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۱۸۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۱۹۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۲۰۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۲۱۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۲۲۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۲۳۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۲۴۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۲۵۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۲۶۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۲۷۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۲۸۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۲۹۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۳۰۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۳۱۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۳۲۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۳۳۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۳۴۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۳۵۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۳۶۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۳۷۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۳۸۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۳۹۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۴۰۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۴۱۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۴۲۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۴۳۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۴۴۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۴۵۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۴۶۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۴۷۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۴۸۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۴۹۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۵۰۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۵۱۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۵۲۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۵۳۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۵۴۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۵۵۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۵۶۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۵۷۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۵۸۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۵۹۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۶۰۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۶۱۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۶۲۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۶۳۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۶۴۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۶۵۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۶۶۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۶۷۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۶۸۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۶۹۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۷۰۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۷۱۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۷۲۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۷۳۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۷۴۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۷۵۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۷۶۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۷۷۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۷۸۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۷۹۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۸۰۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۸۱۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۸۲۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۸۳۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۸۴۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۸۵۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۸۶۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۸۷۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۸۸۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۸۹۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۹۰۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۹۱۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۹۲۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۹۳۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۹۴۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۹۵۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۹۶۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۹۷۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۹۸۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۹۹۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے
 ۱۰۰۔ اسکی ان الطعن جو باور ہے

اور عزرات سے نفع اٹھانے کے لئے قوت بجانے اور ان سے محبت و انس رکھنے کے۔ پس جسکے حق میں دے فائدہ پایا جاوے اور یہ آفات نہ رہیں ویسا شخص بے شک نکاح کرے۔ اور اگر برعکس ہو تو تجربہ اختیار کرے۔ اور نفع و نقصان دو نو پایا جاوے تو غالب کو لے۔ پس یاد آئی اور رقمہ حلال کا قوت ہو نا بدتر ہی اولاد حاصل نہونے سے۔ کیونکہ اولاد ان دونوں آفتوں کے جبر نقصان نہونے کیلئے حالانکہ اولاد کا ہونا بھی یقینی نہیں اور وے دونوں آفتوں بالفعل موجود ہیں۔ اور ویسا ہی نظر کرتے کسب حرام کے زنا کرنا بہت خراب ہی کیونکہ زنا ایک جاندار کو قتل کر دالنے کے حکم میں ہی کہ زنا سے ایسا بچہ حاصل ہوگا جسکی تربیت کا کوئی ذمہ دار نہ ہے۔ اس لئے کہ زنا حرام بالذات ہی اور کسب حرام بالغیر بخلاف نظر بد اور قصدِ معصیت کیونکہ ہمیشگی کسب حرام کی اور پہنچنا اسکی بدی کا طرفِ غیر کے بدتر ہی نظر بد سے۔ اگر ان آفات سے ناموں رہے تو نکاح اور عبادت کو جمع کرنا بہتر ہی۔ اور یہ صفت بری ہمت و قوت دینی رہنے سے حاصل ہوگی جیسا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھی اگر جمع کر نیکی قدرت نہ رکھتا ہو تو صاحبِ ظاہر کو نکاح بہتر ہی اور اہل باطن کو مجرد رہنا افضل۔ مثل عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پس اصل

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۲ نظر سے نہانے کے
۱۳ جو روپے دیوہ و چوہ
۱۴ النفقات
۱۵ میں اس شخص کو
۱۶ ہی اختیار کر کے یہ
۱۷ ترک کر دی نظر سے
۱۸ ترک کر دی
۱۹ باوجود دنیوی سالیانہ
۲۰ کے عبادت آپہن
۲۱ مشغول رہا کرتے تھے
۲۲ اس کا میں مرقصہ
۲۳ کرتا تھا

مستغوی و نیاوی معارض
عبادت نہیں ہوئی بلکہ ساعہ
عبادت تھی ۱۲

مقصود یاد رہی ہے باز رکھنے والے چیزوں کو ترک کرنا ہی اس لئے اپنے حال پر
 کرے اور اختیار کر لے ایک طریق باعتبار باطن اور صلاح دل کے۔ اور
 مجبور رہنے والا شہوت انگیز غذا کو کچھ کرنے میں کوشش کرے۔ اور
 ہمیشہ روزہ رہنے سے قوت شہوت کو توڑے۔ اور افطار کے وقت کھانا
 انداز سے کھاوے۔ اور نامحرم پر نظر کرنے سے آنکھ موچے۔ سو یہ بات
 گوشہ نشینی میں حاصل ہوگی **ایاق** ایمان داروں سے کہہ کہ کچھ نیوٹ اپنے
 آنکھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک عضو کے لئے ایک زنا
 قہر لئے ہیں۔ یاد رکھ اس کو۔ اور نظر اٹھا تھا تو ہی خطر و کٹو۔ اور بار بار
 یوں اتفاق ہوا ہی کہ نظر سے انگ رہا ہی دل اور دشوار قہر ہی حصول مطلوب
 پس ایسا تعلق قلبی بے رنج و آفت کا سبب ہوتا ہی۔ اور تمام دل کو گھیر
 لینے کا باعث۔ اور بھی بند کیا ہر ایک عضو ایک ایک اخروی نعمت کو
 حاصل کر نیکی لیاقت رکھتا ہی جیسا آنکھ دیدار الہی کے لئے پس سزاوار ہی
 کہ اسکی حفاظت کیا جاوے پھر راہ حجاب نظر کو بچانے میں ہی اگر ہو سکے
 والا اس جگہ سے الگ ہو جاوے۔ اور اگر بے قصد و نظر پہ جاوے تو کچھ
 گناہ نہیں آئی **سرخ** پہلی نظر تیرے لئے عداوتی اور دوسری نظر گھبر

اور عجب

میں سے

میں سے

کی جب

دشمن

اور

میں سے

اور

و بال اور امر و پر نظر کرنا سخت مضرب کی کہ اس سے مقصد پانے کی کوئی راہ شرح
 میں نہیں اور جو رو و الایحاج میں اعتدال نگہ رکھے کیونکہ اس میں زیادتی کرنا
 اور اسی لذت کے طرف خیال مصروف رکھنا عقل کو مغلوب کرنا اور مقصود حقیقی
 سے محروم رکھنا اور شہوت کو تقویت دینے والے چیزوں کے استعمال پر لگنا
 ہی کہ یہ ہوتے ہوئے درندہ موذی کو جگانیکے مانند ہی۔ اور باعث عشق
 ہوتا ہی جو وہ حیوانوں سے بڑھ کر گراہ کر نیوالا ہی۔ اور کمال کارا وہ رکھنے
 والا عورت کے پاس خستگاری کو پہنچا دے اگرچہ اس کو کمال کو دنیا ولی کا
 کا حق بھی رہے۔ اور نکاح کے آگے اس کو دیکھ لیتے تالفت زیادتی ہو۔ اور
 مسجد میں نکاح باندھے۔ آئی نکاح مسجدوں میں کیا کرو۔ اور شوال کے
 مہینے میں نکاح کرے۔ کہ اسی مہینے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاح
 اور زفاف ہوا تھا۔ اور مقدم رکھے خطبہ اور حمد و صلوٰۃ کثیر ہر ایک کے ایجاب
 و قبول پر۔ اور نہ نکاح کرے بسبب عزت و مال و جمال عورت کے کہ اس پر وعید آئی
 ہی۔ اور اختیار کرے ویندار عورت کو تاکہ دین میں فساد نہ دے۔ آئی
 لازم کر لو ویندار عورت کو۔ اور اختیار کرے خوش خلق والی کو تاکہ
 خاطر جمع حاصل ہو دے۔ اور حسن ار کو چاہے کہ اس سے حفاظت نفس کی

و بال اور امر و پر نظر کرنا سخت مضرب کی کہ اس سے مقصد پانے کی کوئی راہ شرح
 میں نہیں اور جو رو و الایحاج میں اعتدال نگہ رکھے کیونکہ اس میں زیادتی کرنا
 اور اسی لذت کے طرف خیال مصروف رکھنا عقل کو مغلوب کرنا اور مقصود حقیقی
 سے محروم رکھنا اور شہوت کو تقویت دینے والے چیزوں کے استعمال پر لگنا
 ہی کہ یہ ہوتے ہوئے درندہ موذی کو جگانیکے مانند ہی۔ اور باعث عشق
 ہوتا ہی جو وہ حیوانوں سے بڑھ کر گراہ کر نیوالا ہی۔ اور کمال کارا وہ رکھنے
 والا عورت کے پاس خستگاری کو پہنچا دے اگرچہ اس کو کمال کو دنیا ولی کا
 کا حق بھی رہے۔ اور نکاح کے آگے اس کو دیکھ لیتے تالفت زیادتی ہو۔ اور
 مسجد میں نکاح باندھے۔ آئی نکاح مسجدوں میں کیا کرو۔ اور شوال کے
 مہینے میں نکاح کرے۔ کہ اسی مہینے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاح
 اور زفاف ہوا تھا۔ اور مقدم رکھے خطبہ اور حمد و صلوٰۃ کثیر ہر ایک کے ایجاب
 و قبول پر۔ اور نہ نکاح کرے بسبب عزت و مال و جمال عورت کے کہ اس پر وعید آئی
 ہی۔ اور اختیار کرے ویندار عورت کو تاکہ دین میں فساد نہ دے۔ آئی
 لازم کر لو ویندار عورت کو۔ اور اختیار کرے خوش خلق والی کو تاکہ
 خاطر جمع حاصل ہو دے۔ اور حسن ار کو چاہے کہ اس سے حفاظت نفس کی

و بال اور امر و پر نظر کرنا سخت مضرب کی کہ اس سے مقصد پانے کی کوئی راہ شرح
 میں نہیں اور جو رو و الایحاج میں اعتدال نگہ رکھے کیونکہ اس میں زیادتی کرنا
 اور اسی لذت کے طرف خیال مصروف رکھنا عقل کو مغلوب کرنا اور مقصود حقیقی
 سے محروم رکھنا اور شہوت کو تقویت دینے والے چیزوں کے استعمال پر لگنا
 ہی کہ یہ ہوتے ہوئے درندہ موذی کو جگانیکے مانند ہی۔ اور باعث عشق
 ہوتا ہی جو وہ حیوانوں سے بڑھ کر گراہ کر نیوالا ہی۔ اور کمال کارا وہ رکھنے
 والا عورت کے پاس خستگاری کو پہنچا دے اگرچہ اس کو کمال کو دنیا ولی کا
 کا حق بھی رہے۔ اور نکاح کے آگے اس کو دیکھ لیتے تالفت زیادتی ہو۔ اور
 مسجد میں نکاح باندھے۔ آئی نکاح مسجدوں میں کیا کرو۔ اور شوال کے
 مہینے میں نکاح کرے۔ کہ اسی مہینے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاح
 اور زفاف ہوا تھا۔ اور مقدم رکھے خطبہ اور حمد و صلوٰۃ کثیر ہر ایک کے ایجاب
 و قبول پر۔ اور نہ نکاح کرے بسبب عزت و مال و جمال عورت کے کہ اس پر وعید آئی
 ہی۔ اور اختیار کرے ویندار عورت کو تاکہ دین میں فساد نہ دے۔ آئی
 لازم کر لو ویندار عورت کو۔ اور اختیار کرے خوش خلق والی کو تاکہ
 خاطر جمع حاصل ہو دے۔ اور حسن ار کو چاہے کہ اس سے حفاظت نفس کی

۴۷
 در بیان احوال و احوال و احوال
 در بیان احوال و احوال و احوال

۴۸
 در بیان احوال و احوال و احوال
 در بیان احوال و احوال و احوال

اکثر ہی۔ اور فقط خوبصورتی رہنے پر بس کرنا منع ہی مگر مرد زائد ہو تو حسن
 کو زچا ہے کیونکہ وہ دنیا ہی اور کم ہر والی کو اختیار کرے۔ آئی ح عورت میں
 بہتر وہی کہ جسکا ہر کم ہو۔ اور آئی ح عورت کی برکت ہر کی کی اور نکاح کی
 آسانی اور سیرت کی خوبی میں ہی۔ اور سچے بننے کی علامت والی کو کرے۔
 کیونکہ ہی مقصود ہی۔ آئی ح لازم کر جو ہی والی کو۔ اور بارہ کو کرے۔ آئی
 ح بارہ عورت کو تو کیوں نکاح نہیں کیا کہ تو اس سے اور وہ تجھ سے بازی کیا
 کرتی۔ اور بارہ میں الفت و محبت کی زیادتی ہوتی ہی۔ یاد رکھ اسکو۔ اور
 بیوہ کو خوش نہیں آئیگے وے صفات جو مخالف اپنے مالوف کے ہوں۔ اور
 مانل بیگی مزاج اسکی طرف پہلے مرد کے۔ اور زوج ثانی نفرت کر گیا جبکہ وہ یا
 کر گیا مرد اول کو۔ اور اختیار کرے صاحب نسب کو دیندار قبائل سے ماصلاحت
 اس کے قبیلے کی بچے میں تاثیر بخشنے۔ آئی ح دور رکھو تم اپنے کو گھوڑ کی سبزی
 سے۔ مرد اس سے وہ خوبصورت ہی جو بد قبیلے میں پیدا ہوئی ہو اور اختیار
 کرے غیر قرابت قریب کو کیونکہ قرابت قریب والی کم کرتی ہی شہوت کو۔ اور
 منع کے گیا ویسی سے سبب اس علت کے کہ بچہ لاغر پیدا ہو تا ہی۔ اور متولی ہی
 کہ دہلی دراز اور زنت پرست قد اور بڑی عمر والی اور بہت باتس کرنے والی اور

۱۱
 در بیان احوال و احوال و احوال
 در بیان احوال و احوال و احوال

۱۲
 در بیان احوال و احوال و احوال
 در بیان احوال و احوال و احوال

۱۳
 در بیان احوال و احوال و احوال
 در بیان احوال و احوال و احوال

بچے والی سے پرہیز کرے۔ اور رعایت ان اوصاف کی مرد میں بھی عورت دیکھنا
 مناسب ہی۔ اور ان کے نکاح کے بایکدیگر بدیہیجئے۔ آئی^{۱۸} ح کہ آپس میں تحفے
 بھیجنا کو تا دوستی برہے^{۱۹} اور بعد نکاح کے ولیمہ کرے یوں ہی روایت کئے
 گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کئے ہیں اور خود بھی عمل میں لائے۔
 اور ولیمہ جلدی سے ادا کرے کیونکہ پہلے روز کرنا سنون اور دوسرے دن سبب
 اوتیرے روز ریہا ہی۔ اور خواستگار کی کرے جسکو کہ اپنا براور دینی درخواست
 کیا ہو کہ بسانکے ایذا کا ہی۔ اور نکاح کی شہرت دینے۔ آئی^{۲۰} ح نکاح
 کو استکار کرو^{۲۱} اور معرفی اور بادیام عروس^{۲۲} نوشتہ کے سر پر تیار کرے۔ اور
 نوشتہ اسکو جماعت حاضرین ایسا کرنا سنت ہے۔ اور شوہر عروس کے دونوں
 پاؤں دھو کے اس پانی کو اپنے گھر کے کونوں میں ڈال دیتے اس گھر میں برکت
 داخل ہوتی ہے۔ اور مبارکت میں شرمگاہ کی حفاظت اور دل کو اس خیال سے
 فراغت دلوائینی سنت کرے۔ اور جماع کے آگے بسم اللہ اور سورہ اخلاص پڑھے
 اور خدا تعالیٰ سے اولاد صالح اور شیطان کو دور کرنے کی سوال کرے ایسا ہی
 حکم ہے۔ اور ہر چہ کی پہلی اور درمیان کی اور آخر کے راتوں میں جماع کرے
 کہ ان شب شیطان حاضر ہوتا ہی۔ اور اول شب میں بھی جماعت کرے تاکہ با

۱۸۔ نسبت شوہر و عورت
 ۱۹۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۰۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۱۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۲۔ نسبت شوہر و عورت

۱۸۔ نسبت شوہر و عورت
 ۱۹۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۰۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۱۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۲۔ نسبت شوہر و عورت

۱۸۔ نسبت شوہر و عورت
 ۱۹۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۰۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۱۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۲۔ نسبت شوہر و عورت

۱۸۔ نسبت شوہر و عورت
 ۱۹۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۰۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۱۔ نسبت شوہر و عورت
 ۲۲۔ نسبت شوہر و عورت

طہارت سووے۔ اور بعد فراغت پانے کے جدا ہونے میں تھوڑا تو
 کرے تا عورت بھی فارغ ہووے۔ اور ہر چارویں شب میں ایک بار
 جماع کرے کہ یہ مرتبہ اعتدال ہی نظر کرتے مباح ہونے چار عورتوں
 کے۔ اور عورت کی حاجت کے نظر کرتے جماع کی زیادتی کی رخصت ہی
 کیونکہ اسکی حفاظت کرنا واجب ہے۔ اور دونوں واسطے دور کرنے کجا
 کے جدا پار چمکھا کرے۔ اور حائض کو اپنے بستر پر ملاوے اور ساتھ
 کھلاوے اور ملاوے تا مخالفت مجوس کی ظاہر ہو۔ اور عورت کے
 دبر میں دخول نہ کرے کہ یہ لواطت صغریٰ ہے۔ اور ترک وطی پر بلا
 کرنے کے قوت جماع کو کست کر دیتا ہے۔ اور بعد جماع یا احتلام کے پھر
 جماع کرے جب تک ذکر کو نہ دھو وے یا پیشاب نہ کرے۔ اور باہر
 انزال نہ کرے کیونکہ وہ مانند مسجد میں بیٹھنے کے ہی بغیر عبادت کے
 اور مانند گے میں رہنے کے ہی بغیر حج کے۔ اور عزل سے گنہگار
 نہ ہو گا اگر ایسی نیت کرے کہ باندی کی ملکیت باقی رہے یا بی بی کی
 حسن و تازگی جانے پناوے تا اس سے نفع اٹھاوے یا زچہ کی
 مصیبت سے پرہیز کرنے میں بقائے حیات کی امید رکھے۔ یا کسب حرام

۱۰۔ یعنی عورتیں
 ۱۱۔ ہر چارویں شب میں
 ۱۲۔ عورتوں کے

۱۳۔ یعنی عورتوں کے
 ۱۴۔ یعنی عورتوں کے
 ۱۵۔ یعنی عورتوں کے
 ۱۶۔ یعنی عورتوں کے
 ۱۷۔ یعنی عورتوں کے
 ۱۸۔ یعنی عورتوں کے
 ۱۹۔ یعنی عورتوں کے
 ۲۰۔ یعنی عورتوں کے

۲۱۔ یعنی عورتوں کے
 ۲۲۔ یعنی عورتوں کے
 ۲۳۔ یعنی عورتوں کے
 ۲۴۔ یعنی عورتوں کے
 ۲۵۔ یعنی عورتوں کے
 ۲۶۔ یعنی عورتوں کے
 ۲۷۔ یعنی عورتوں کے
 ۲۸۔ یعنی عورتوں کے
 ۲۹۔ یعنی عورتوں کے
 ۳۰۔ یعنی عورتوں کے

کی بیماری۔ اور کاشے اُسکی ناف۔ اور دھو دالے بدن کی بلیدی
 کو۔ اور ماں دودھ دیوے اُسکو کیونکہ یہ سنت ہی۔ اور بچے
 کے رونے سے بیزار ہنووے کہ وہ ذکر الہی ہی۔ اور پیدائش
 سے ساتویں روز لڑکے کی ختنہ کرے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اسمیر
 تاخیر بھی جائز ہی یہود کی مخالفت کے لئے اور خطر سے بچنے۔ اور
 وقت ختنہ کا سات سال تک ہی۔ اور بنتی کی بھی ختنہ کیا جاوے
 انی ^{۱۱}ح تحقیق غور توں کا ختنہ سبب اُن کے خوبی و کرامت کا ہی
 اور اُن کے چہروں کو روتا زہ کرنا اور اُنکی شہوت کو سست کرنا اور
 جماع میں لذت دینا اور شوہر کے نزدیک محبت برہانا ہی۔ اور
 اُسکی ختنہ میں زیادہ کتنے نہ دیوے۔ اور بچے کا اچھا نام رکھے۔
 انی ^{۱۲}ح تمھارے بچوں کے اچھے نام رکھا کرو ۱ اور نام میں لفظ
 عبد اسماء الہی کے ساتھ لانا مستحب ہی۔ انی ^{۱۳}ح جب اولاد کا نام
 رکھیں پس نسبت اسکے عبدیت کی خدا تعالیٰ کے ساتھ کرو ۱ انی ^{۱۴}ح
 خدا تعالیٰ کے نزدیک دوست ناموں کا عبد اللہ اور عبد الرحمن
 ہی ۱ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک اور کیفیت اِن

تور ختنہ

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔

تور اسماء

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔
 ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔
 ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔
 ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔
 ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
 ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔
 ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔
 ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔
 ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔
 ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔
 ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔
 ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔
 ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔
 ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔
 ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔
 ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔
 ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔
 ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔
 ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔
 ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔
 ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔
 ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔
 ۹۹۔ ۱۰۰۔

۱۱۔ کائنات کا راز
۱۲۔ عالمی ہستی

وونوں کو جمع کرے کہ منع ہی مگر بعضہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں منع تھا۔ اور خراب نام کو اچھے نام
سے بدل دالے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی بدل دئے
ہیں عاص کے نام کو عبد اللہ سے۔ اور برہ کو زینب سے۔ اور فرمائے
کہ کیا اپنی تعریف آپ ہی کرتی ہی۔ اور منع فرمائے افع و نافع اور
برکت نام رکھنے سے واسطے پرہیز کرنے اس بات کے جو کہا جاوے
کہ نہیں ہی برکت گھڑیں۔ اور وضع ہوا بچہ نام تمام کا نام بھی رکھے۔
اگر صفت اسکی معلوم ہو کہ مرد ہی یا عورت ایسا نام رکھے جو زن و
مرد کو شامل ہو جیسا حمزہ و طلحہ وغیرہ اور ابی عیسیٰ سے کنیت کرے
کیونکہ انکو باپ تھا۔ اور اس سے منع آئی ہی۔ اور لڑکے کا عقیقہ دو
بکروں سے اور لڑکی کا ایک سے ساتویں دن کرے۔ ایسا ہی حکم
ہی اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیقہ ایک بکرے کیا گیا۔ اور بچے
کا سر موندھواوے۔ اور بالوں کے وزن کا سو نایا چاندی خیرات کرے
کیونکہ ایسا ہی حکم کئے گئے تھے جناب فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ساتویں
روز حضرت عمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں۔ اور شکر یا خیرا جابھ کرے

۱۳۔ کائنات کا راز
۱۴۔ عالمی ہستی
۱۵۔ کائنات کا راز
۱۶۔ عالمی ہستی
۱۷۔ کائنات کا راز
۱۸۔ عالمی ہستی
۱۹۔ کائنات کا راز
۲۰۔ عالمی ہستی
۲۱۔ کائنات کا راز
۲۲۔ عالمی ہستی
۲۳۔ کائنات کا راز
۲۴۔ عالمی ہستی
۲۵۔ کائنات کا راز
۲۶۔ عالمی ہستی
۲۷۔ کائنات کا راز
۲۸۔ عالمی ہستی
۲۹۔ کائنات کا راز
۳۰۔ عالمی ہستی
۳۱۔ کائنات کا راز
۳۲۔ عالمی ہستی
۳۳۔ کائنات کا راز
۳۴۔ عالمی ہستی
۳۵۔ کائنات کا راز
۳۶۔ عالمی ہستی
۳۷۔ کائنات کا راز
۳۸۔ عالمی ہستی
۳۹۔ کائنات کا راز
۴۰۔ عالمی ہستی
۴۱۔ کائنات کا راز
۴۲۔ عالمی ہستی
۴۳۔ کائنات کا راز
۴۴۔ عالمی ہستی
۴۵۔ کائنات کا راز
۴۶۔ عالمی ہستی
۴۷۔ کائنات کا راز
۴۸۔ عالمی ہستی
۴۹۔ کائنات کا راز
۵۰۔ عالمی ہستی
۵۱۔ کائنات کا راز
۵۲۔ عالمی ہستی
۵۳۔ کائنات کا راز
۵۴۔ عالمی ہستی
۵۵۔ کائنات کا راز
۵۶۔ عالمی ہستی
۵۷۔ کائنات کا راز
۵۸۔ عالمی ہستی
۵۹۔ کائنات کا راز
۶۰۔ عالمی ہستی
۶۱۔ کائنات کا راز
۶۲۔ عالمی ہستی
۶۳۔ کائنات کا راز
۶۴۔ عالمی ہستی
۶۵۔ کائنات کا راز
۶۶۔ عالمی ہستی
۶۷۔ کائنات کا راز
۶۸۔ عالمی ہستی
۶۹۔ کائنات کا راز
۷۰۔ عالمی ہستی
۷۱۔ کائنات کا راز
۷۲۔ عالمی ہستی
۷۳۔ کائنات کا راز
۷۴۔ عالمی ہستی
۷۵۔ کائنات کا راز
۷۶۔ عالمی ہستی
۷۷۔ کائنات کا راز
۷۸۔ عالمی ہستی
۷۹۔ کائنات کا راز
۸۰۔ عالمی ہستی
۸۱۔ کائنات کا راز
۸۲۔ عالمی ہستی
۸۳۔ کائنات کا راز
۸۴۔ عالمی ہستی
۸۵۔ کائنات کا راز
۸۶۔ عالمی ہستی
۸۷۔ کائنات کا راز
۸۸۔ عالمی ہستی
۸۹۔ کائنات کا راز
۹۰۔ عالمی ہستی
۹۱۔ کائنات کا راز
۹۲۔ عالمی ہستی
۹۳۔ کائنات کا راز
۹۴۔ عالمی ہستی
۹۵۔ کائنات کا راز
۹۶۔ عالمی ہستی
۹۷۔ کائنات کا راز
۹۸۔ عالمی ہستی
۹۹۔ کائنات کا راز
۱۰۰۔ عالمی ہستی

کے تاریخ پر لے۔ کیونکہ ایسا ہی عمل کئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ
ابن زبیر کے ساتھ جبکہ حضور میں لائی انکی ماں اسما جو نبی حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی۔

باب چھٹا کسب اور پرہیز گاری کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُنی ح جو شخص دنیا کو جوہر حلال سے دھونڈھے سوال سے باز رہنے کے قصد سے
اور اہل و عیال پر فراخی اور ہمسائے پر مہربانی کرنے کے لئے تو خدا تعالیٰ
کے سامنے ہوگا ایسا کہ چہرہ اسکا مانند چوہوین ات کے چاند کے رہیگا۔
اور جو کوئی طلب دنیا کرے واسطے فخر و برائی اور مالدار کہلانے کے تو وہ ملائی
ہوگا خدا سے عذوبل سے اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ اُس پر خشتناک ہیگا
پس کسب انبیاء و مرسلین کا اور اولیاء کا طریقہ ہی۔ اور اُسین حال
پوشیدہ رہتا ہی۔ اور کسب بہتری ظاہری عمل والے کے لئے سوال اور
کوئی حیلہ کے قوت پیدا کرنے سے کیونکہ کسب سے باز رہنے والا درحقیقت سوال
کرنوالاہی زبان حال سے۔ لیکن صاحب باطن اور جس عالم سے خلائی کو
نفع پہنچے اور جو کہ لوگوں کے کاموں میں مشغول ہے مانند قاضی کے پس ان

۱۰ من طلب الدنيا علما
نقطا عن السنة وسنة على
عبارت تعظاف على جاره
تلقى السنة وجه كالتعريف
البدو من طلب الدنيا
مفاجرة وكذا ترقى
اللهم وعلامة غضبان ۱۱
او نعیم البدر برہ روم سے
۱۲ غار زورہ وغیرہ
۱۳ سے بیٹے غار دارہ
تسکین حالت بجائے

سوال کیا ہوگی اگر بیان
۱۰ سے کچھ مانگتا ہو ۱۱
۱۲ اور افسوسات الہی میں
حاکم یا موزن یا امام یا
نقیب یا مفتی یا مدرس یا
مفسر وغیرہ ۱۳
۱۴ دی ۱۲

کافی ہے اور اس سے
فائدہ مند ہے اور اس سے
کافی ہے اور اس سے
فائدہ مند ہے اور اس سے

نوکل کو بقدر کفایت میت المال سے قوت دیا جاوے۔ اگر میت المال سے نہ پاوے
تو غور سے مقابلہ کرے کب کے فضائل کو اور مشغولی کو جیسے کہ خود ہی مقرر عمل
کرے موافق صلاح وقت کے۔ اور کب کا حق پہر ہی کہ میت رکھے سوال سے
بچنے اور اپنے اہل و عیال پر مہربانی کرنے اور فرض کفایہ و اکریہ کی۔ اور انسا
کب اختیار کرے کہ خلائق کی معیشت اکثر اُس پر موقوف رہے۔ اور کب
میں علی الصبح مشغول ہووے۔ اُن کی صحیح تحقیق اول روز میں برکت اور
فتح مندی ہی ۰ اور پرہیز کرے ایسے کب سے جو لوگوں کو مضر پہنچاوے
جیسا اگر ان کی انتظار میں اناج بند کر رکھنا۔ یا باطن کو خراب کرے جیسا
قصائی کہ اُس سے دل سیاہ ہو نامی۔ اور سُناری جو دنیا کو زینت دیتی ہے
یا ظاہر کو خراب کرے مانند حجامت اور دباغت کے اور پرہیز کرے ایسے
کب سے کہ جیسے رعایت احتیاط کی شکل ہو جیسا صرافی اور دلالی اور ایسے
کب سے پرہیز کرے کہ جیسے قضاء الہی کا واقعہ ہو ناما پس فقہرے جیسے خرید و
فروخت جائداروئی یا سلامتی خلائق کی خوش نہ آوے جیسا کفن کا کپڑا
بیچنا۔ اور پرہیز کرے ایسے کام سے کہ استعمال اُس چیز کا حرام ہو جیسا
برہنہ کا قبا اور سُہری یا روپیری باسن اور مزامیر تیار کرنا۔ اور بلند عمارت

کافی ہے اور اس سے
فائدہ مند ہے اور اس سے
کافی ہے اور اس سے
فائدہ مند ہے اور اس سے

کافی ہے اور اس سے
فائدہ مند ہے اور اس سے
کافی ہے اور اس سے
فائدہ مند ہے اور اس سے

بنا دینا اور ہسک گچ سے زیب و زینت دینا۔ اور معاملہ کرے ایسے دینا اسکے
 ساتھ جسکا حال چھپا نہ ہے تائیکل پر لکھ بنو۔ اور فاسق سے معاملہ نہ کرے تا
 بدی پرید و ہنو۔ اور بیخنے کے مال کی تعریف میں اور خرید کرنے کے مال کی
 مذمت میں حد سے نہ گزرے اگرچہ سمجھ بھی ہو۔ اور قسم کھاوے کہ ناپاک
 دنیا کو رواج دینے اللہ تعالیٰ کے پاک نام کو نشانہ حلف کرنا لازم آتا ہی
 آئی ^{۱۲}ح نظر رحمت کر گیا اللہ تعالیٰ اسکے طرف جو کہ اپنے کو متاع حلف سے
 خرچ کرتا ہی ^{۱۳}اور بکری کے مال کا عیب اور اسکی قدر قیمت اور اُس وقت کا
 نرخ اور اپنی خریدی کے وقت کی رعایت ظاہر کر دیوے۔ کیونکہ پوشیدہ کرنا
 ان باتوں کا خیانت ہی۔ آئی ^{۱۴}ح جو کوئی خیانت کر گیا ہکو سنو وہ نہیں
 ہم سے ^{۱۵}اور بایق ^{۱۶}ویل ہی اُن لوگوں کے لئے جو وزن اور مابین
 گھساتے ہیں ^{۱۷}اور گھونٹنے سکے کو چلاو ان میں نہ لاوے۔ بلکہ اسکو کسی بازاری
 میں پھینک دیوے۔ اور تہتی ^{۱۸}باج کے ساتھ اور خلاف عادت چیزوں
 کو گوشت کے ساتھ نہ ملا دیوے۔ پس یہ اور ایسے افعال حرام ہیں۔ اور
 جو خریدنے میں چاہتا سنو چیز کی دوسرے خریدار کو رغبت دلانے کے
 اور اسے اُسکی مالیت سے زائد نہ بڑھاوے۔ اور اصل معاملے کا یہ

۱۲
نقش
۹۰
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

۱۶
مسلم ابو ہریرہ سے
منہ شمس بن قیس
۱۷
زندہ ابو ہریرہ سے
۱۸
بجھ مسلمانوں کے
۱۹
ساتھ جو کوئی خیانت
۲۰
کرتا ہے نہیں

مرگیا وہ، ۱۳۱۲
۱۳۱۲ء میں لکھنؤ میں
ج ۳۰ ع ۱ صفحہ تباہی
وہاں - اور دفعہ میں
ایک وادی میں گراہی

کے جس سے دوزخ پر نازل ہوئی
یہی ۱۲ حصہ ہے جس کا
ایک دفعہ ۱۲ حصہ دوزخ
میں پانی اور گند

[illegible]

پیشانی نامی اور بعض نام

جس میں اختلاف کیا گیا ہی۔ اور پرہیز کرے ایسے شخص سے لینے کو کہ جس کا مال
حرام سے مخلوط ہو یا اسپر علامت ہے پر وانی کی ہی۔ اور پرہیز کرے صلہ
سلطانی سے اگر شبہ ہو بیت المال میں۔ یا خود لینے کی استحقاق رکھنے میں
یا مال لینے کے مقدار میں ان صورتوں میں جانتے والوں سے سوال کر کے
شبہ کو دفع کرے۔ اور قبول کرنے پر کچھ عذر درپیش لاوے تاکہ ایسا سے
سلطانی محفوظ رہے کیونکہ مسلمان کو خوش کرنا پرہیز گاری کے ضروریات
سے ہی۔ مگر وہم جو بے دلیل ہو جیسا شکار سے پرہیز کرنا اس خیال سے
کہ شاید وہ غیر کی ملک ہو وے حالانکہ کوئی علامت ملکیت کی اسپر نہیں
پس وہ وسواس ہی اور بنا کیا جانا ہی حکم پرہیز گاری کا ایسے وہم میں
اور ظاہر حال کے دلیل سے غن خیر کے۔ آیا و تحقیق کہ بعض گنا گناہ
ہی ○ بعد ازاں پرہیز گاری ایسے چیزوں سے کرنا جسکو شرعاً لباس شہرانی
ہو اس اندیشے سے کہ ممنوعات میں گرنے پناوے اور یہ صدق فی التقوی
ہی جیسا عورت نہیں رکھنے والا شخص سبزی و خوشبوئی کو چھوڑ دینے سے۔
کیونکہ وہ شہوت کو حرکت دینے والے ہیں۔ پھر پرہیز کرنا ہی ایسے چیز سے
جو خدا تعالیٰ کے واسطے ہو سو یہی ہی صدق مطلق جیسا ایک قدم طین

یا ایک لقمہ لیا کہ جس میں نیتِ عبادت نہ ہے کیونکہ صحابہ کرام عبادت کو تقویت
 دینے والے ایسے چند لقموں پر بس کرتے تھے۔ اور تحقیق یہ بات ہی کہ احتیاط
 میں جس قدر سختی اٹھاوے سبب تخفیفِ حساب کا ہو گا اور اصل اس کا دل فتویٰ لایا
باب ساتھواں مطابق سنت کے زندگانی کرنے کے سبب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیا کہ اگر محبت رکھتے ہو تم خدا تعالیٰ کی پس پیروی کرو تم میری دوست
 رکھنا گا تو اللہ تعالیٰ اور آیا کہ جس بات کا حکم کیا تمہارا پیغمبر پس کر تم
 اُس کو اور جس چیز سے باز رکھا تم کو پس دور رہو تم اُس سے اصل مقصود
 آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرماں برداری ہی سب کاموں میں
 کیونکہ وہی عملِ نیرائی عادت کو عبادت بنا دیتی ہے۔ اور باطن کو روشن کرتی
 ہے۔ اور بندگی کو یاد دلاتی ہے۔ اور آئینِ ریاضت کے نزدیک کر دیتی
 ہے۔ پس ہواے نفسانی کی متابعت میں سپر ہوا شخص مانند جانور کے
 ہی یاد رکھ سکے۔ اور بجز اسکے نہیں ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 ایک فعلِ مباح سے دوسرے مباح کے طرف نہیں متوجہ ہوئے مگر نورِ نبوت
 سے اسکے فائدے کی اطلاع پا کر۔ پس چھوڑنا اس اتباع کا انکار کے ساتھ

لے فلان کم ہوتا ہے
 فانیوں کی بات ۱۴۳۳
 لے وہاں کم ہوتا ہے
 فانیوں کی بات ۱۴۳۳
 لے وہاں کم ہوتا ہے
 فانیوں کی بات ۱۴۳۳
 لے وہاں کم ہوتا ہے
 فانیوں کی بات ۱۴۳۳
 لے وہاں کم ہوتا ہے
 فانیوں کی بات ۱۴۳۳

لے وہاں کم ہوتا ہے
 فانیوں کی بات ۱۴۳۳
 لے وہاں کم ہوتا ہے
 فانیوں کی بات ۱۴۳۳
 لے وہاں کم ہوتا ہے
 فانیوں کی بات ۱۴۳۳
 لے وہاں کم ہوتا ہے
 فانیوں کی بات ۱۴۳۳
 لے وہاں کم ہوتا ہے
 فانیوں کی بات ۱۴۳۳

کفر اور بدرون انکار کے حاققت ہی۔ اور حق متابعت یہی ہے کہ کھانا کھانے کے آگے دوزخ
 لائحہ ہووے۔ اور بعد کھانے کے بھی واسطے تعظیم اور پاکی کے۔ اور آئی ح میں
 طعام کے مانتھاں دھونا افلاس و در کر تابی ○ اور ابتدا اور انتہا کھانا کا منک سے
 کرے کہ اس میں مغفرت لکھا ہوں کی اور دوزخ ناستر بلیات کا بھی۔ اور زمین پر
 بچھاے ہوئے سفرے پر کھاوے کہ خوان پر رکھ کر کھانا اور جھلی سے آتا چھاننا
 اور استنان رک کر کھاتھ صاف کرنا اور پیت بھر کھانا بدعت ہے۔ اگرچہ یہ افعال
 مذمومات سے نہیں سوائے پیت بھر کھانے کے۔ اور باادب کھاوے۔ پس آئی
 ح میں لکھا گیا ہا نہیں کھانا ہوں میں ایک بندہ ہوں کہ کھانا ہوں محسب بندگار
 کھاتے ہیں مگر منوے بطور نقل کے ہو تو تکیہ لگائے ہوئے اور نیٹے ہوئے کھا
 جا رہی۔ اور کھانے کے وقت دوا میں پاؤں پر تھپے اور سیدھا پاؤں کھتر
 کرے کہ یہ طریق مسنون ہی۔ اور کھانے سے عبادت پر قوت رہنے کی نیت
 رکھے نہ ارادہ لذت اتھانیکا۔ اور مقدم رکھے کھانیکا ناز پر دھور تکیہ ناز قوت
 ہونیکا اندیشہ نہو تاکہ طعام تحنہ اور دل اسکے طرف متوجہ نہوے۔ اور
 ح جب حاضر نہوے شب کا کھانا اور ناز عشا پس شروع کر و کھانے۔
 اور سب جمع ہو کر کھا دیں۔ پس آئی ح اگر جمع ہونگے تم کھانے پر برکت

اولاً الرافضیون
ثانیاً المعتزلة
ثالثاً الجعفیة
رابعاً النجاشیة
خامساً المذنبون
سادساً النجاشیة
سابعاً المعتزلة
ثامناً الجعفیة
تاسعاً الرافضیون
عاشرًا المعتزلة
الحاشیة

[illegible]

کہ تم کھانیکو دھانپے ماسرہو کہ بار دین بری برکت ہی اور سنت بھی۔ اور بزرگی
 کرے روتی کی۔ پس آئی رخ بزرگی کرو تم روتی کی کہ اللہ تعالیٰ برکات آسمانی
 سے اُس کو اتار ہی ۱۰ اور آسپر ماتھے نہ پونجھے اور آسپر کا سہ نہ دھرے۔ اور اس
 کا انتظار کرے۔ اور دو نو ماتھے سے توڑے اور ساری روتی کے اگے توتی پوی
 کو کھا دے۔ اور کھاتے وقت سیدھے داوین جانب نہ دیکھے۔ اور چھو تا لقمہ لویو
 اور خوب چا بے۔ اور وقت حاجت بائیں ماتھے سے ملک لیوے۔ اور ایک
 وقت میں سفرے پر دو قسم کے سائن جمع نہ کرے یہ سب مروی ہیں۔ اور
 بعد کھانیکے انگلیاں چوسے کیونکہ کون سے ریزے میں برکت ہی سو معلوم نہیں۔
 اور باسن کو بھی پونج کر کھا دے کہ وہ مانند بزرے کو آڑا کرنے کے ہے۔ اور اگر
 ہوے ریزے بھی کھا دے ایسا ہی مروی ہے۔ اور آئی رخ کہ وہ حورانی ہشتی
 کا جہر ہے ۱۱ اور سب ہی فراخی زندگی اور اولاد کی سلامتی کا۔ اور دانو کھا
 خلل کرے اور نکالے وہ جو کچھ کہ اُسین اٹک رہا ہے۔ اور بعد کلی کرے کہ یہ
 تام مروی پیش اور طعام شبہ ناک ہو تو خدا تعالیٰ کا حمد و ثنا کرے۔ والا بعد ۱۲
 کھانے کے استغفار کہے اور غلین ہو دے اور رو سوے۔ اور بعد کھانے کے سوڑ
 اخلاص اور سورۃ قریش پڑھ۔ اور سفرہ اُتھانے کے اگے نہ اُتھے اگر کھانے

گرم کھانے سے
 نقصان ہی ۱۳
 اگر اور انفر حال افتد

بزرگ من بکات انسا ۱۴
 جراتی ابی سکے ہے
 سکر سہون مانند و
 تحقیقی ۱۵
 تند او غور ۱۶
 ہے سفر ۱۷
 زانکہ قسم کے انکو
 اغذیہ حج کر سکا دواج ایک
 سکر اس قدر شائع ہوئی
 سہاغت اس سے ہو سکون
 ہی سب سب ہی کر ایک

بزرگ کھانے سے ہوا دور
 ایک دوسری تو سفر
 برلاون تاخاف علم کا دور
 کے واقعہ بنو حصار کو
 من ازج ہی ۱۸
 قور او العین ۱۹
 سکر حج سکر کھانے
 ہو کھانے کو نہ توں سے سفر
 سو کھانے کو نہ توں سے سفر
 خالص سے سفر سکر کھانے
 دوسرے ۲۰
 ہی سکر اگر کو ۲۱

کھانا بنو تو صاحب طعام کے لئے دعا مانگے۔ اور ہاتھ دھونے اور کھانے بیٹے میں
 افضل شخص کو مقدم رکھے۔ اور قبول کیا جاو اگر اکرام مانند آگے رکھنے طشت وغیرہ کے
 کہو کہ بزرگی رو نہیں کئے جاتی ہی۔ اور جماعت کی بہت انتظار نہ کرے۔ پس آنا
 کہ دیری نہیں کیا جسوقت جہان آئے گو سالہ بریاں کے لانے میں ۵ اور
 کھاتے وقت خاموش رہے کہ خلعت عجموں کی ہی۔ اور ہر ماہ کھانے والینکے
 ساتھ مدار کرے اور رعایت کرے بغیر اصرار کے کہ تین بار سے زائد ہونیوں
 ہی روایت ہی۔ اور کھانے پر قسم نہ دیوے۔ پس آئی کھانا آسان
 نہ ہی اُس سے کہ قسم کھایا جاوے اپیر ۵ اور جہان کو کھانے کے کاموں میں محتاج
 نہ کرے۔ اور کھانا دھویا ہو پانی حتی الامکان طشت میں جمع کرے آئی
 کجا کر دم ہاتھ دھوئے ہوئے پانی کو تمھارے خدا تعالیٰ جمعیت دیکھا
 تمھاری پرگندگی میں ۵ اور پرہیز کرے اُس قول و فعل سے جو رفیق کے تائید
 ہو جیسا کھانا تھنڈا ہونے کے لئے چھوٹا۔ اور اُسکے کھانے کے طرف گھومنا۔ اور
 باسن پر ہاتھ جھٹکنا۔ اور باسن کے نزدیک سر نہ لگانا۔ اور کھاتے وقت کوئی چیز
 ہنہ سے نکالنا۔ اور اسکو سیدھے ہاتھ میں لینا۔ اور قہقہہ جیسا ہو باسن میں ڈالنا۔
 اور چرب چیر کو برکے یا بالکھش ملانا اور غلیظ اشیاء کا نام لینا۔ اور کوئی حشت

ملے اللہ مالک و جہان
 و انوار و نور و جہان
 بن لکھنؤ
 کی جگہ ایک ایک
 ہون ۵
 جہان میں
 و اسطرح از ایندراہم
 السلام کے اطمینان

۵۵۵ بخیر و بد و غیرہ
 تو اس کے خلاف ہے
 کھانے پر بافت ہو کر
 ۵۵۵ حدیث احمد بن
 ۵۵۵ طعام ہون
 من ان یخف عیہ
 حسن بن علی
 ۵۵۵ جان کوئی چیز
 نہ کھول دیکھ کر
 ۵۵۵ کا تہہ ہو کر
 باکوئی کا تہہ ہو کر
 ۵۵۵ اس سے غافل ہو کر
 ۵۵۵ اجماع و متفقہ
 اللہ شکر خدا تعالیٰ
 الہ ربہ

ناک ذکر لانا۔ اور کوئی کھانسی حیرلانے اجازت چاہنا۔ اور جہانِ یافت پائیکے اگے خود کا
کھینچنا۔ اور اسکی رفع حاجت کے قبل سفر، اٹھالینا وغیرہ اور پرہیز کرے تکلف سے
جیسا ضیافت کے لئے قرض لیا۔ اور اہل و عیال کے حاجت کی چیز جیس حیر کو کم
دینے دل اپنا نہ نوے سو اسکو جہان کے اگے لانا کیونکہ انیسا تکلف انقطع محبت کا
سبب ہی۔ اور جہان کی مرغوب چیز کو اسکے اگے حاضر کرے۔ آئی ح ^{۵۲} ح ^{۵۳} ح ^{۵۴} ح ^{۵۵} ح ^{۵۶} ح ^{۵۷} ح ^{۵۸} ح ^{۵۹} ح ^{۶۰} ح ^{۶۱} ح ^{۶۲} ح ^{۶۳} ح ^{۶۴} ح ^{۶۵} ح ^{۶۶} ح ^{۶۷} ح ^{۶۸} ح ^{۶۹} ح ^{۷۰} ح ^{۷۱} ح ^{۷۲} ح ^{۷۳} ح ^{۷۴} ح ^{۷۵} ح ^{۷۶} ح ^{۷۷} ح ^{۷۸} ح ^{۷۹} ح ^{۸۰} ح ^{۸۱} ح ^{۸۲} ح ^{۸۳} ح ^{۸۴} ح ^{۸۵} ح ^{۸۶} ح ^{۸۷} ح ^{۸۸} ح ^{۸۹} ح ^{۹۰} ح ^{۹۱} ح ^{۹۲} ح ^{۹۳} ح ^{۹۴} ح ^{۹۵} ح ^{۹۶} ح ^{۹۷} ح ^{۹۸} ح ^{۹۹} ح ^{۱۰۰} ح ^{۱۰۱} ح ^{۱۰۲} ح ^{۱۰۳} ح ^{۱۰۴} ح ^{۱۰۵} ح ^{۱۰۶} ح ^{۱۰۷} ح ^{۱۰۸} ح ^{۱۰۹} ح ^{۱۱۰} ح ^{۱۱۱} ح ^{۱۱۲} ح ^{۱۱۳} ح ^{۱۱۴} ح ^{۱۱۵} ح ^{۱۱۶} ح ^{۱۱۷} ح ^{۱۱۸} ح ^{۱۱۹} ح ^{۱۲۰} ح ^{۱۲۱} ح ^{۱۲۲} ح ^{۱۲۳} ح ^{۱۲۴} ح ^{۱۲۵} ح ^{۱۲۶} ح ^{۱۲۷} ح ^{۱۲۸} ح ^{۱۲۹} ح ^{۱۳۰} ح ^{۱۳۱} ح ^{۱۳۲} ح ^{۱۳۳} ح ^{۱۳۴} ح ^{۱۳۵} ح ^{۱۳۶} ح ^{۱۳۷} ح ^{۱۳۸} ح ^{۱۳۹} ح ^{۱۴۰} ح ^{۱۴۱} ح ^{۱۴۲} ح ^{۱۴۳} ح ^{۱۴۴} ح ^{۱۴۵} ح ^{۱۴۶} ح ^{۱۴۷} ح ^{۱۴۸} ح ^{۱۴۹} ح ^{۱۵۰} ح ^{۱۵۱} ح ^{۱۵۲} ح ^{۱۵۳} ح ^{۱۵۴} ح ^{۱۵۵} ح ^{۱۵۶} ح ^{۱۵۷} ح ^{۱۵۸} ح ^{۱۵۹} ح ^{۱۶۰} ح ^{۱۶۱} ح ^{۱۶۲} ح ^{۱۶۳} ح ^{۱۶۴} ح ^{۱۶۵} ح ^{۱۶۶} ح ^{۱۶۷} ح ^{۱۶۸} ح ^{۱۶۹} ح ^{۱۷۰} ح ^{۱۷۱} ح ^{۱۷۲} ح ^{۱۷۳} ح ^{۱۷۴} ح ^{۱۷۵} ح ^{۱۷۶} ح ^{۱۷۷} ح ^{۱۷۸} ح ^{۱۷۹} ح ^{۱۸۰} ح ^{۱۸۱} ح ^{۱۸۲} ح ^{۱۸۳} ح ^{۱۸۴} ح ^{۱۸۵} ح ^{۱۸۶} ح ^{۱۸۷} ح ^{۱۸۸} ح ^{۱۸۹} ح ^{۱۹۰} ح ^{۱۹۱} ح ^{۱۹۲} ح ^{۱۹۳} ح ^{۱۹۴} ح ^{۱۹۵} ح ^{۱۹۶} ح ^{۱۹۷} ح ^{۱۹۸} ح ^{۱۹۹} ح ^{۲۰۰} ح ^{۲۰۱} ح ^{۲۰۲} ح ^{۲۰۳} ح ^{۲۰۴} ح ^{۲۰۵} ح ^{۲۰۶} ح ^{۲۰۷} ح ^{۲۰۸} ح ^{۲۰۹} ح ^{۲۱۰} ح ^{۲۱۱} ح ^{۲۱۲} ح ^{۲۱۳} ح ^{۲۱۴} ح ^{۲۱۵} ح ^{۲۱۶} ح ^{۲۱۷} ح ^{۲۱۸} ح ^{۲۱۹} ح ^{۲۲۰} ح ^{۲۲۱} ح ^{۲۲۲} ح ^{۲۲۳} ح ^{۲۲۴} ح ^{۲۲۵} ح ^{۲۲۶} ح ^{۲۲۷} ح ^{۲۲۸} ح ^{۲۲۹} ح ^{۲۳۰} ح ^{۲۳۱} ح ^{۲۳۲} ح ^{۲۳۳} ح ^{۲۳۴} ح ^{۲۳۵} ح ^{۲۳۶} ح ^{۲۳۷} ح ^{۲۳۸} ح ^{۲۳۹} ح ^{۲۴۰} ح ^{۲۴۱} ح ^{۲۴۲} ح ^{۲۴۳} ح ^{۲۴۴} ح ^{۲۴۵} ح ^{۲۴۶} ح ^{۲۴۷} ح ^{۲۴۸} ح ^{۲۴۹} ح ^{۲۵۰} ح ^{۲۵۱} ح ^{۲۵۲} ح ^{۲۵۳} ح ^{۲۵۴} ح ^{۲۵۵} ح ^{۲۵۶} ح ^{۲۵۷} ح ^{۲۵۸} ح ^{۲۵۹} ح ^{۲۶۰} ح ^{۲۶۱} ح ^{۲۶۲} ح ^{۲۶۳} ح ^{۲۶۴} ح ^{۲۶۵} ح ^{۲۶۶} ح ^{۲۶۷} ح ^{۲۶۸} ح ^{۲۶۹} ح ^{۲۷۰} ح ^{۲۷۱} ح ^{۲۷۲} ح ^{۲۷۳} ح ^{۲۷۴} ح ^{۲۷۵} ح ^{۲۷۶} ح ^{۲۷۷} ح ^{۲۷۸} ح ^{۲۷۹} ح ^{۲۸۰} ح ^{۲۸۱} ح ^{۲۸۲} ح ^{۲۸۳} ح ^{۲۸۴} ح ^{۲۸۵} ح ^{۲۸۶} ح ^{۲۸۷} ح ^{۲۸۸} ح ^{۲۸۹} ح ^{۲۹۰} ح ^{۲۹۱} ح ^{۲۹۲} ح ^{۲۹۳} ح ^{۲۹۴} ح ^{۲۹۵} ح ^{۲۹۶} ح ^{۲۹۷} ح ^{۲۹۸} ح ^{۲۹۹} ح ^{۳۰۰} ح ^{۳۰۱} ح ^{۳۰۲} ح ^{۳۰۳} ح ^{۳۰۴} ح ^{۳۰۵} ح ^{۳۰۶} ح ^{۳۰۷} ح ^{۳۰۸} ح ^{۳۰۹} ح ^{۳۱۰} ح ^{۳۱۱} ح ^{۳۱۲} ح ^{۳۱۳} ح ^{۳۱۴} ح ^{۳۱۵} ح ^{۳۱۶} ح ^{۳۱۷} ح ^{۳۱۸} ح ^{۳۱۹} ح ^{۳۲۰} ح ^{۳۲۱} ح ^{۳۲۲} ح ^{۳۲۳} ح ^{۳۲۴} ح ^{۳۲۵} ح ^{۳۲۶} ح ^{۳۲۷} ح ^{۳۲۸} ح ^{۳۲۹} ح ^{۳۳۰} ح ^{۳۳۱} ح ^{۳۳۲} ح ^{۳۳۳} ح ^{۳۳۴} ح ^{۳۳۵} ح ^{۳۳۶} ح ^{۳۳۷} ح ^{۳۳۸} ح ^{۳۳۹} ح ^{۳۴۰} ح ^{۳۴۱} ح ^{۳۴۲} ح ^{۳۴۳} ح ^{۳۴۴} ح ^{۳۴۵} ح ^{۳۴۶} ح ^{۳۴۷} ح ^{۳۴۸} ح ^{۳۴۹} ح ^{۳۵۰} ح ^{۳۵۱} ح ^{۳۵۲} ح ^{۳۵۳} ح ^{۳۵۴} ح ^{۳۵۵} ح ^{۳۵۶} ح ^{۳۵۷} ح ^{۳۵۸} ح ^{۳۵۹} ح ^{۳۶۰}

تواضع ہی۔ اور جس جگہ سے کہ کھانا لاتے ہیں اور نظر نہ کرے کہ اس میں حرص پائی جاتی ہے۔ اور میزبان کو انتظارِ راز میں نہ والے۔ اور طعام تیار ہونے کے آگے جلدی نہ کرے۔ قدرت ہو تو نامشروع کا موکو مجلس سے دور کرے وگرنہ زبان سے منع کرے نہیں تو وہاں سے پلت جاوے۔ اور میزبان کھانے کے آگے ہاتھ دھوئے میں تقدیم کرے کیونکہ اس نے داعی ہے۔ اور بعد کھانے سب سے پیچھے ہاتھ دھوئے واسطے انتظار آنے والے کے اور تعظیم مہمان کے۔ اور کھانا بعد رکھا ہوا آگے مہمان کے دھرے کیونکہ حاجت سے کم لانے میں ترکِ مروت اور زیادہ ملامتیں رہا ہے۔ مگر اس وقت کہ باقی کھانا لیجانے کی مہمان کو اجازت ہو۔ اور کھانے سے اول اہل و عیال کا حصہ جدا کرے تا وہ آزرہ نہ ہوں۔ اور مہمان باقی کھانے کو نہ اٹھاوے مگر اس وقت کہ اس میں میزبان کی خوشنودی جانتا ہو۔ اور شہو رجاوے تو اس کو قبلہ کا جہت اور طہارت کی جگہ بتاوے اور اس کی اکرام کرے اتنی سخاوت جو کوئی خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان لاوے سو وہ مہمان کی بزرگی کرے یعنی کشادہ روئی و خوشنوقتی ظاہر کرنے اور اس کے ہاتھ پر پانی ڈالنے اور دروازے تک اس کے ساتھ جانے اور سوار ہوتے پر اس کی رکاب پکڑنے سے کہ یہ سب مروی ہیں۔ اور مہمان خوش بخوش میزبان کی اجازت سے اُتھے اگرچہ

جس میں ان کی سبک
آگے دھو کر رہا ہے

اس میں کان میں ہاتھ
وایوم آواز فقہیم
بخار و مسکنی شیخ

اسکے حق میں قصور بھی کیا ہو کہ یہ حسن اخلاق سے ہی۔ اور تین دن سے زائد
نہ رہے تا بار خاطر ہو۔ پس ^{۱۲}آئی رح جہان داری تین روز تک ہی اور زائد
اس سے داخل صدقہ فی ^{۱۳}○ مگر جبکہ میزبان آرزو و الحاح کرے۔ اور جہان کے لئے
بستر تیار کرے۔ اور ہر ایک انہیں کا نقل روزہ رکھنے کے لئے دوسرے سے اجازت
مانگے یوں ہی روایت ہی اور اہل مصیبت کے لئے کھانا بھیجو اوسے کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آلِ حمزہ و آلِ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے کھانا بھیجتے
حکم فرمائے ہیں در صورتیکہ وہاں غیر مشروع کاماں زمین تاکہ گناہ پر لگ واقع
ہونے نہ پادے۔ اور سلطان کے کھانے سے پرہیز کرے در صورت جبر کر نیکنے
قبولے۔ اور طعام لذیذ کا قصد نہ کرے۔ اور قسم سے پیاز اور لہسن و گندم کے پرہیز
کرے خصوصاً جمعہ کے دن کیونکہ اسکی بوسے ملائم اور آدمیاں بغیرت رکھنے کے سبب
سے منع آیا ہی۔ اور بازار میں کوئی چیز نہ کھاوے کہ اُس میں ہلکا پن ہی مگر نفس
مشی کی نیت ہو۔ اور صحت و تندرستی کی حالت میں پرہیز نہ کرے کہ مضر ہی
جیسا مریض کے حق میں پرہیز نہ کرنا نقصان ہی۔ اور کھانے کی چیز میں کھجور کا
تو اسکو غوطہ دیکر چھینک دیوے کیونکہ اُسکے پڑوں سے ایک میں بیماری اور
دوسرے میں دوا ہی۔ اور کھاتے وقت بھوکوں کو اور حساب روز قیامت کو

لے الضیاع قائم ہوا
خزائنہ نقد و زرہ کی یاد
ایک شے سے ملے اس کو
میں زائد نام رہنا بھی مضائقہ
نہیں بلکہ موجب توبہ ہی
لے ترمذی کا ہاتھ سے
لے بیاض و در کون بی
اور بعد اسے ارف
لے عینہ نام کرنا اور
سبب نہ زنی اور کبھی کھانا
وغیرہ

اسی نام سے مرقا
لاقبولہ علیہ السلام
لے مرقا

کے بہت ہی۔ اور آئی **س** یوم پانی کو چوستے ہوئے اور بھر نہایت غنت
سیا کروں کہ کو نکہ ایسا بیٹے سے دروہگر کی بیماری آتی ہی۔ اور غالی یا چوبی باسن میں
پانی پر سے یہ نہ ہوتا تھا میں لیکر جینا بہتر ہی۔ نہر سے یا اور کوئی باسن سے۔ اور
کھڑے ہوئے یا لیٹے ہوئے نہ ہوئے۔ اور پینے کے آگے پانی میں نظر کرے۔ اور
اُس پر چھوئے اور باسن کے پیندے کو نگہ رکھے تاہیں پر پانی نہ چپکے یہ سب مروی
ہیں۔ اور مسلمانوں کے جھوٹے سے ترک دھوندے نہو صابز رنگوں کے۔ آئی
س جھوٹا مٹون کا رشتہ ہی۔ اور پانی کو روک کرے۔ اور بے مانگے لیکو پانی نہ روکے
اور دُور کیا جاوے پانی پلائیکا کوڑہ اور ہاتھ دھلائی کا پشت سیدھے طرف
اور اختیار کرے پینے کے لئے سفید کپڑا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس سب رنگوں سے مجرب تھا اور حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کپڑا
اور تیشیمہ بھی پہنتے تھے۔ اور نیت ستر وھا پنپنے کی اور مسلمانوں کے محبت کے لئے
خوشامد سننے کی کرے۔ ہر لباس کو سیدھے جانب سے شروع کرے پینے میں
اور بائیں طرف سے نکالنے میں۔ اور ابتدا بسم اللہ سے اور ختم الحمد للہ پر کرے
اور ازراہ شیکر چنے تا اسکو کوئی آفت نہ پہنچے۔ اور اسکو تھکے کے نیچے تک لگتی نہ رکھے
کہ اس میں وعید نارا آئی ہی بلکہ بلند رکھے آدھی پتہ ملی تک اور سب کے اول قمیص

اسی نام سے مرقا
لاقبولہ علیہ السلام
لے مرقا

آداب

اسی نام سے مرقا
لاقبولہ علیہ السلام
لے مرقا

پہننے۔ اور نوتا لباس پہنے۔ ائی ح جسکا کپڑا باریک ہو گا باریک ہو گا دین سکے
 اور کپڑے کو پیوند لگے تک ترک نہ کرے کہ سنت ہی۔ اور پڑنا کپڑا کسی فقیر کو پہنا دے
 تاحایت میں خدا تعالیٰ کے رہے۔ اور دو جوڑے تیار نہ کرے اگر اتفاقاً جمع ہو جائیں
 تو ان دو سے ایک جوڑے کو خیرات کر دیوے۔ اور سر پر عامہ باندھے کہ وہ
 عرب کے تاجوں سے ہی اور انہیں بزرگی بھی۔ اور انکے پلو کو درمیان دو ٹکڑوں
 کے بمقدار ایک بالشت کے لٹا دے یتھنے کی جگہ تک یا ادھی یتھ تک کہ یہی
 درجہ متوسط اور سیدیدہ ہی یہ سب مروی ہیں اور نیا کپڑا شب جمعہ یا روز جمعہ
 میں پہنے۔ اور جو میسر آوے سو پہنے۔ اور روزہ جھٹکے پہنے اور پستے اور نکالتے
 وقت یتھ اور ازراہ فروتنی کبھی ننگے پاؤں بھی چلے کہ مروی ہی۔ اور جو تا
 پیلے رنگ کا پہنے کہ سب خوشی کا ہی۔ اور خوشبوئی کا استعمال کرے اور کوئی
 دیا تو مسکرو دکرے مرد کے لئے وہ بہتر کہ جسکا رنگ چھپا ہوا اور بوظاہر رہے۔
 اور عورتوں کے لئے اسکا خلاف۔ اور حمیدی لگانے سے پرہیز کرے کہ انہیں
 عورتوں کے ساتھ تشبیہ کیونکہ وہ عورات کے عادت کی چیز ہی۔ اور عورات
 پرہیز کرے پیشانی کے بال چٹے اور چٹوانے سے کہ وہ نو منع کئے گئے ہیں اور
 گھر کی بنا سات گز سے زائد بلند نہ کرے۔ ائی ح صاحب بنا کے طرف نکالے

۱۰ ستن تو بہت
 ۱۱ ستن تو بہت
 ۱۲ ستن تو بہت
 ۱۳ ستن تو بہت
 ۱۴ ستن تو بہت
 ۱۵ ستن تو بہت
 ۱۶ ستن تو بہت
 ۱۷ ستن تو بہت
 ۱۸ ستن تو بہت
 ۱۹ ستن تو بہت
 ۲۰ ستن تو بہت

۲۱ ستن تو بہت
 ۲۲ ستن تو بہت
 ۲۳ ستن تو بہت
 ۲۴ ستن تو بہت
 ۲۵ ستن تو بہت
 ۲۶ ستن تو بہت
 ۲۷ ستن تو بہت
 ۲۸ ستن تو بہت
 ۲۹ ستن تو بہت
 ۳۰ ستن تو بہت

۳۱ ستن تو بہت
 ۳۲ ستن تو بہت
 ۳۳ ستن تو بہت
 ۳۴ ستن تو بہت
 ۳۵ ستن تو بہت

۹۲

جاتی ہی کہ کہاں کا ارادہ رکھتا ہی تو ای فاسق ○ اور تعمیر عمارت سے عبادت
ابہی اس میں بجا لائیں اور دفع گرمی و سردی کی نیت کرے۔ اور اسکے استحکام میں
ببالغہ نکرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیت پرانیت یا لکری پر
لکری نہیں رکھے۔ اور دیوار کے دن گھر کی بنا شروع کرے۔ اور وضو غسل
کے لئے جدا جگہ بناوے اور ایک جاے واسطے پانچا نے پیشاب کے اور ایک
مقام نوگوں کے همانداری کے لئے۔ آئی سح وہ جاے ضیافت گھر کی کوٹہ
ہی ○ اور دارالکرب میں وطن نکرے۔ آئی سح میں نیز ہوں اُس مسلمان
سے جو درمیان کفار کے اقامت کرے اس طو پر کہ وہ بایک دیگر آئی دیکھیں
اور گھر کے صحن کو صاف و ستھر رکھے۔ اور گھر کے دیواروں کو دیوار گیر نیوں سے
نہ دھاپے۔ اور گھر کی آرائش کرے اور گھر میں داخل ہوتے وقت آیۃ الکرسی
اور سورۃ اخلاص پڑھے کہ تو گری لاتا ہی۔ اور رات کو گھر کا دروازہ بند کر
بسم اللہ کہتا ہو اور اوّل سیدھا پھاٹک موچے۔ اور پردہ چھوے۔ اور آگ بجھاوے
اور مٹونے کے لئے دھوکے تاکہ سچا خواب دیکھے۔ اور مسواک کرے۔ اور برہنہ
وضو کا پانی اور مسواک تیار رکھے۔ اور نیت اٹھنے کی کرے۔ آئی سح ہر شخص کو خواب
اُس کے نیت کا حاصل ہی۔ اور مسواک کرے جبکہ نیدار ہووے کہ سلف ایسا ہی

گھر کو بکھر کر
سے صاف نہ لکھا
رات کے وقت چھارے لکھا
سے چھارے لکھا
ابن اناسی ۱۲
اور تعلیم کے لئے
سے ۱۲ ماری

اور دروازہ نہیں سونگھیں۔ اور بعد طلوع ہونے صبح صادق کے کیونکہ زمین اُس
سے خدا تعالیٰ کے پاس نکالتی کرتی ہے۔ اور بعد عصر کے بھی اور آنحضرت صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جبکہ شب میں طول قیام فرماتے نماز صبح کے اگلے ایک
دھلا لیتے کہ اُس غنیدہ سے اداسے فرض کے لئے شوق کی تازگی اور نماز
شب کا اثر چہرے سے دور ہونے تھے اور قیلو کہ کرے کہ سنت ہی اور لگ کر
والا ہی نماز شب کے لئے عیساکہ سحر روزے کو اور ضمناً اُسکے بدن کی سلامتی
بھی ہے۔ اور چاہئے کہ رات دن کی غیب بمقدار تہائی شب و روز کے
رہے۔ اور سپنا نہ بیان کرے مگر عالمِ حقیر خواہ سے۔ اور ہر ایک خواب کو
بیان نہ کرے۔ کوئی ناخوش طور کا خواب دیکھے تو وہ اپنی طرف تھو کے اور
اُس خواب کی بدی سے پناہ چاہے اور پہلو بدلاوے اور اُٹھ کر دو رکعت نماز
دا کرے اور کچھ خیرات کرے اور اُسکی تعمیر کرے تو اُلا اچھی تعمیر سے پھیر دے
اور گھریں کنائز کہے کہ فرشتگان اُس سے نفرت کرتے ہیں۔ مگر وہ کما کہ واسطے کچھ
جان و نون کے یا شکار کے اور حفاظت ذراعت کی ہو۔ اور آفتاب کے جانب
ہنہ کر کے نہ بیٹھے کہ سبب بیماری کا ہی اور اس طرف بیٹھ بھر اگر چہ تنہا دوا ہی
و گھر سے نکلے بسم اللہ اور تعوذ اور آیت الکرسی پڑھتا ہوا۔ اور گھر کے طرف آئے

[illegible]

پیش رو

ادب

میں جلدی کرے۔ اور دو گھوڑوں کے پیچ میں راہ نہ چلے۔ اور غور توں کے واسطے
 راستہ چھوڑ دیوے۔ اور راستے سے وے چیریں جو ایذا کے سبب ہوں وور کر
 اگر سین بر اجڑی۔ اور چلنے میں تگبری نہ تباوے کیونکہ ایاق است چلن زمین
 پر ٹھکتا ہوا۔ اور آئی ح جو کوئی اپنے نفس کو معظمانے اور خرماں خرماں
 چلے سواد خدا تعالیٰ سے ایسی حال میں ملاقات کریگا کہ اس پر اللہ تعالیٰ خشتناک
 رہیگا۔ اور برہنہ سال میں عصا ماتھ میں پکڑے کہ دست ہی۔ اور قضاے
 حاجت کے لئے تو گن کے نظر سے صحر میں دور جاوے۔ اور موضع حاجت
 تک پہنچنے کے لگے شڑگاہ کو برہنہ نہ کرے۔ اور چاند سوچ کے مقابل نہ بیٹھے۔ اور
 قیلے کے طرف منہ اور پٹھ نہ کرے۔ اور کھرے پانی میں اور برہنہ دار جھار کے نیچے
 اور کوئی سوانج میں اور سخت زمین پر۔ اور بارے کے سامنے۔ اور ٹھانسی
 جگہ میں اور کھرے ہوئے پیشاب نہ کرے۔ اور قضاے حاجت کے وقت توں
 پاؤں پر بوجھ نہ لے۔ اور مقدم رکھے اس پاؤں کو داخل ہوتے پر اور نکلنے وقت
 مؤخر کرے اسکو۔ اور جس چیز پر کہ خداے عزوجل کا یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم کا نام پاک ہووے اسکو ساتھ نہ لیاوے۔ اور برہنہ سر اندر نہ جاوے
 اور داخل ہونے کے بعد پڑھے۔ اور باہر نکلے بعد حمد و ثنا اس تعالیٰ کی کرتے

میں اصراف نہ کرے۔ اور دوسرے ہاتھ سے بدن رگڑانے میں مضائقہ نہیں ایسا ہی
 مردی ہیج اور اُس مقام میں قبر کی تاریکی اور دوزخ کی حرارت کو یاد کرے۔ اور باہر نکلے
 بعد خدا تعالیٰ کا حمد و ثناء کرے کیونکہ تھنہ کالے مین گرم پانی کا ملنا نعمت ہی کہ سولل
 کئے جائیگا اُس سے آخرت میں۔ غزرات کو حمام میں نہ لاوے اُننی رخ مردوں پر
 حلال نہیں جو اپنی زوجہ کو حمام میں لاوے ۛ اور سرموندھاوے اگر ارادہ اچھی
 طہارت اور غسل کے احتیاط کا رکھتا ہو۔ اور سر کے بال اس قدر نہ ترہاوے کہ شست
 شریف قوم کے ساتھ ہووے اور چھوٹوں کو کم کرے پس اُننی رخ کو تہا کر و نم جو چھ
 کو ۛ اور اسکے دُبانوں کو باقی رکھ چھوڑنے سے مضائقہ نہیں۔ اور زیرِ ناف کے
 موندھنے میں اور موے بغل کے اٹھانے میں اور ناخن تراشنے میں چالیں دن
 تبرک تاخیر کرے یوں ہی روایت ہی۔ اور موے بغل کو تراشے اور موے
 زیرِ ناف کو زسے سے دور کرے اگر عادت ہو۔ تاکہ سی حال سے حصول مقصد اور زور
 کی تکلیف سے امن ہے۔ اور سیدھے ہاتھ کے انگشت شہادت اور بائیں ہاتھ کی
 کن انجلی سے ناخن لینا شروع کرے۔ اور دونوں پاؤں کے کن انجلی سے نکالے کہ
 ان میں انگشت شہادت نہیں ہی۔ اور ب میں انگوٹھوں پر ختم کرے یہ عام
 مردی ہیں۔ اور ہر آنکھ میں تین بار سُرمہ کھینچے یوں ہی مردی ہی اور بائیں آنکھ میں

اولیٰ و علی

۱۰۱

از دود مس
تا نکل
تا نایا
تا قضا

•

2017

کتابخانه

مجلس

تاریخ

فانظر

مفتی محمد رفیع

124

دو بار کھینچنے کی بھی روایت آئی ہے اور انی ^{۱۱}ح سونے جاتے وقت سرمہ
 لگانا لازم کر لوں کہ اس سے زیادتی قوت بصارت کی ہے۔ اور پلکھوں کے بالوں کو
 اگاتا ہے۔ اور بدن کو زیادتی نہ کرے آرایش میں اور سرمہ میں لگانے
 میں۔ اور درازی کو داری کے کترے کیونکہ دراز ریش قبیح دکھلایا جاتا ہے
 اور غیبت کے دروازے کو کھولتا ہے۔ اور مقدار یکشت چھوڑے کہ درجہ ^{۱۲}نویں
 اور مسنون وہی ہے۔ اور بعض کہتے کہ بال چھوڑ دیوے ^{۱۳}انی ح چھوڑ دیا کرو
 وارھیوں کو اور جائز نہیں ہے کہ بوتراپے کو چھپانے کے لئے دارھی پللی
 یا لال کرے مگر واسطے جہاد کے ^{۱۴}ح کہ دسے دونوں خضاب ہیں مسلمانوں کو
 نوناس کے اور کالا خضاب مکروہ ہے۔ ^{۱۵}انی ح وہ خضاب ہی اہل فرخ
 کا اور مکروہ ہی دارھی کو سفید کرنا بوترا یا پانچا ہر کرنے اور بزرگی جتانے کے
 لئے۔ اور بیفائدہ اٹھانا اور بے ریش جوانوں سے مشابہت پیدا کرنا قبیح و
 منکروی۔ اور مکروہ ہی سنوارنا اسکو لوگوں کو بتلانے کو کرنے اور لنگھی کرنے
 سے۔ اور دونوں خساروں پر نوبی زلف زیادہ نہ چھوڑے ایسا کہ تجاؤ کرے
 کن مٹیوں سے اور حالت جنابت میں کچھ کھاوے اور نہ بے وضہ سووے اور
 نہ اپنے بدن سے بال اور ناخن اور خون کو دور کرے کیونکہ وہے اجزائی ^{۱۶}بدن

علیہ السلام بالافعال
 مفتح

۱۱۔ افعول ۱۱۔ افعول
 ۱۲۔ افعول ۱۲۔ افعول
 ۱۳۔ افعول ۱۳۔ افعول
 ۱۴۔ افعول ۱۴۔ افعول
 ۱۵۔ افعول ۱۵۔ افعول
 ۱۶۔ افعول ۱۶۔ افعول

مطلقاً اس خضاب کو
 جائز نہیں ہے
 ۱۱۔ افعول ۱۱۔ افعول
 ۱۲۔ افعول ۱۲۔ افعول
 ۱۳۔ افعول ۱۳۔ افعول
 ۱۴۔ افعول ۱۴۔ افعول
 ۱۵۔ افعول ۱۵۔ افعول
 ۱۶۔ افعول ۱۶۔ افعول

تمام آخرت میں خود کرینگے اور نہ پاک رہ جائینگے۔ اور مسجد کو حجاز و دیوسے
 اور روشن رکھے اور اس میں فرش کرے کہ ان سب میں فضائل میں۔ اور مسجد کو
 کو طبع اور نقش و نگار کرے۔ اور اس میں تصویر نہ بناوے کہ یہ سب بدعتیں
 اور دروازے کے پاس اپنے جوتوں پر نظر کرے کچھ اس میں غلاطت ہو تو ہٹا کر
 رکھے اور اندر آتے وقت سیدھا پاؤں لگے رکھے اور باہر نکلتے پر مایاں پاؤں
 اور جو کوئی کہ مسجد میں تجارت کرے یا کوئی گم ہوئی چیز کو دھونڈے اس پر
 پکار کر نفریں کرے۔ اور تھوک اور ریت سے مسجد کو پاک رکھے۔ اور اس کو
 گھر اور گزرگاہ کے مانند نہ ٹھہراوے۔ کہ یہ سب مروی ہیں۔ اور اگر وہاں غلو
 غلبہ کرے تو اس جگہ سے اٹھ کر اور سرنگستان سے سیدھے جانب پر سرکے تین
 بار مارے پھر دوسرے جگہ پر دو قبلہ بیٹھے۔ کہ ایسا بیٹھنا بھی داخل عبادت ہی
 اور اس میں قوت بصارت بھی ہے۔ اور ایسے جگہ پر بیٹھے کہ تواضع سے قریب
 تر رہے اور درمیان دہوپ اور چھاؤں کے نہ بیٹھے کہ وہ نشہ گاہ شیطان
 کی ہے۔ اور دو قبلہ بیٹھے ہوں کہ پیچ میں دھس کر نہ بیٹھے۔ اور کسی کو اسکی
 جگہ سے نہ اٹھاوے۔ اور خود کوئی اٹھا ہو تو اس جگہ پر بھی نہ بیٹھے۔ اور
 جو جگہ کہ پاؤں سے اسی پر بیٹھے جگہ خالی نہ پاوے تو صف کے پیچھے آجاوے۔ اور

اور مسجد کو حجاز و دیوسے
 اور روشن رکھے اور اس میں فرش کرے کہ ان سب میں فضائل میں۔ اور مسجد کو
 کو طبع اور نقش و نگار کرے۔ اور اس میں تصویر نہ بناوے کہ یہ سب بدعتیں
 اور دروازے کے پاس اپنے جوتوں پر نظر کرے کچھ اس میں غلاطت ہو تو ہٹا کر
 رکھے اور اندر آتے وقت سیدھا پاؤں لگے رکھے اور باہر نکلتے پر مایاں پاؤں
 اور جو کوئی کہ مسجد میں تجارت کرے یا کوئی گم ہوئی چیز کو دھونڈے اس پر
 پکار کر نفریں کرے۔ اور تھوک اور ریت سے مسجد کو پاک رکھے۔ اور اس کو
 گھر اور گزرگاہ کے مانند نہ ٹھہراوے۔ کہ یہ سب مروی ہیں۔ اور اگر وہاں غلو
 غلبہ کرے تو اس جگہ سے اٹھ کر اور سرنگستان سے سیدھے جانب پر سرکے تین
 بار مارے پھر دوسرے جگہ پر دو قبلہ بیٹھے۔ کہ ایسا بیٹھنا بھی داخل عبادت ہی
 اور اس میں قوت بصارت بھی ہے۔ اور ایسے جگہ پر بیٹھے کہ تواضع سے قریب
 تر رہے اور درمیان دہوپ اور چھاؤں کے نہ بیٹھے کہ وہ نشہ گاہ شیطان
 کی ہے۔ اور دو قبلہ بیٹھے ہوں کہ پیچ میں دھس کر نہ بیٹھے۔ اور کسی کو اسکی
 جگہ سے نہ اٹھاوے۔ اور خود کوئی اٹھا ہو تو اس جگہ پر بھی نہ بیٹھے۔ اور
 جو جگہ کہ پاؤں سے اسی پر بیٹھے جگہ خالی نہ پاوے تو صف کے پیچھے آجاوے۔ اور

اور مسجد کو حجاز و دیوسے
 اور روشن رکھے اور اس میں فرش کرے کہ ان سب میں فضائل میں۔ اور مسجد کو
 کو طبع اور نقش و نگار کرے۔ اور اس میں تصویر نہ بناوے کہ یہ سب بدعتیں
 اور دروازے کے پاس اپنے جوتوں پر نظر کرے کچھ اس میں غلاطت ہو تو ہٹا کر
 رکھے اور اندر آتے وقت سیدھا پاؤں لگے رکھے اور باہر نکلتے پر مایاں پاؤں
 اور جو کوئی کہ مسجد میں تجارت کرے یا کوئی گم ہوئی چیز کو دھونڈے اس پر
 پکار کر نفریں کرے۔ اور تھوک اور ریت سے مسجد کو پاک رکھے۔ اور اس کو
 گھر اور گزرگاہ کے مانند نہ ٹھہراوے۔ کہ یہ سب مروی ہیں۔ اور اگر وہاں غلو
 غلبہ کرے تو اس جگہ سے اٹھ کر اور سرنگستان سے سیدھے جانب پر سرکے تین
 بار مارے پھر دوسرے جگہ پر دو قبلہ بیٹھے۔ کہ ایسا بیٹھنا بھی داخل عبادت ہی
 اور اس میں قوت بصارت بھی ہے۔ اور ایسے جگہ پر بیٹھے کہ تواضع سے قریب
 تر رہے اور درمیان دہوپ اور چھاؤں کے نہ بیٹھے کہ وہ نشہ گاہ شیطان
 کی ہے۔ اور دو قبلہ بیٹھے ہوں کہ پیچ میں دھس کر نہ بیٹھے۔ اور کسی کو اسکی
 جگہ سے نہ اٹھاوے۔ اور خود کوئی اٹھا ہو تو اس جگہ پر بھی نہ بیٹھے۔ اور
 جو جگہ کہ پاؤں سے اسی پر بیٹھے جگہ خالی نہ پاوے تو صف کے پیچھے آجاوے۔ اور

اور مسجد کو حجاز و دیوسے
 اور روشن رکھے اور اس میں فرش کرے کہ ان سب میں فضائل میں۔ اور مسجد کو
 کو طبع اور نقش و نگار کرے۔ اور اس میں تصویر نہ بناوے کہ یہ سب بدعتیں
 اور دروازے کے پاس اپنے جوتوں پر نظر کرے کچھ اس میں غلاطت ہو تو ہٹا کر
 رکھے اور اندر آتے وقت سیدھا پاؤں لگے رکھے اور باہر نکلتے پر مایاں پاؤں
 اور جو کوئی کہ مسجد میں تجارت کرے یا کوئی گم ہوئی چیز کو دھونڈے اس پر
 پکار کر نفریں کرے۔ اور تھوک اور ریت سے مسجد کو پاک رکھے۔ اور اس کو
 گھر اور گزرگاہ کے مانند نہ ٹھہراوے۔ کہ یہ سب مروی ہیں۔ اور اگر وہاں غلو
 غلبہ کرے تو اس جگہ سے اٹھ کر اور سرنگستان سے سیدھے جانب پر سرکے تین
 بار مارے پھر دوسرے جگہ پر دو قبلہ بیٹھے۔ کہ ایسا بیٹھنا بھی داخل عبادت ہی
 اور اس میں قوت بصارت بھی ہے۔ اور ایسے جگہ پر بیٹھے کہ تواضع سے قریب
 تر رہے اور درمیان دہوپ اور چھاؤں کے نہ بیٹھے کہ وہ نشہ گاہ شیطان
 کی ہے۔ اور دو قبلہ بیٹھے ہوں کہ پیچ میں دھس کر نہ بیٹھے۔ اور کسی کو اسکی
 جگہ سے نہ اٹھاوے۔ اور خود کوئی اٹھا ہو تو اس جگہ پر بھی نہ بیٹھے۔ اور
 جو جگہ کہ پاؤں سے اسی پر بیٹھے جگہ خالی نہ پاوے تو صف کے پیچھے آجاوے۔ اور

کے نیچے۔ اور جانبِ قبلہ اور سیدہ طرف نہ تھو کے۔ اور نیک بات سے فال لیوے۔

کہ یہ سب مروی ہیں۔ اور بدشگون بن لیث نے۔ کہ اس سے منع آیا ہی۔ اور مکتوب
کا آغاز حمد و صلوة سے کرے۔ اور بعد اس کے اپنا نام بھیجے مکتوب الیہ کا نام لکھے کہ

یہ سنت ہے۔ اور اسپر رنگ والے کہ سبب حصول کلی ہے۔ اور حتی الامکان

خلق سے سوال کرے۔ اور حق طلب حاجت کا یہی ہے۔ کہ وضو بناوے اور دو

۳۱ رکعت نماز تھے اور درگاہ کہ ماہنامہ عرض حاجت کے اور بخشنے کے صبح

منہ بظاہر، مصافحہ کے لئے روئے فاتحہ و آیت الکرسی و آخر سورہ اعراس و انوار

یہ ہے جسے خدا نے جوئے کو حلال کر دیا ہے۔

سورہ قدر پر ہے اور راز وہ عرب کے کھس کے کہ جو نبی پر ہے میر

رامی کو اور برادر جو احمد اور بہت نیک اور مہربان رہے۔ اور طلبِ حاجت میں

کوئی کتاہ کا کام نہ کرے۔ اور نہ لھنگا وے۔ اور جو کام کہ پیش اوے اس میں کسی

تجربہ کار ہو شیاءِ راضیہ سے جو مناسب اُس کام کے ہو مشورت کرے جیسا کہ

سے متعلق ہی سو کام میں مرد سخی ہے۔ اور مقدمہ جنگ میں کسی مرد دلیر سے

تجویز لیتوے۔ آیات مشورت کو صحابہ سے کام میں لے کر بعد اسی نبی سے

تجوڑ بنوے اور اسکا خلاف کرے۔ آئی ^{۴۵} اس پر برکت ہوگی۔ اور مقدم

[illegible]

سے ایک ایک دین
کا فضائی اور دوسرے
میں دیکھ کر فضائی قبول
نہیں کرتے۔ صبا اوتھ
کھڑے ہو کر اور مانی
مختلف قدر

واجب تکمیل

زیادہ دوست رکھے۔ اور دنیا کے واسطے دین کو رانجیاں کرے۔ اور پشت
کاؤ پر سوار نہ ہوے۔ اور گدھے سے زراعت کرے۔ کیونکہ ہر ایک ایک
خاص کام کے لئے مخلوق ہیں۔ اور لائق سواری ہونے والوں سے جو میسر آوے
اس پر سوار ہونے اور خادم کو چھپے بٹھاوے۔ یہ سب مردی ہیں۔ اور انحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ فقہ سے زائد رکھتے اسکو خیرات کے بن
داخل مکان شریف نہیں ہوتے۔ اور نفس نفیس سے کاموں میں سعی کرتے۔
اور نظیم مبارک کی پارہ دوزی کرتے۔ اور کپڑے کو پیوند لگاتے اور گوشت
کاتے اور اُجھات المومنین کے ساتھ گھر کے کاموں میں مشغول ہوتے تھے۔
اور تکلف نہیں کرتے۔ اور کسی سے اسکو پسند بھی نہیں کرتے۔ اور خود نکار نہیں
کرتے مگر اسکو دوست رکھتے۔ اور ہر نئے کو قبول فرماتے اور اسکا بدل بھی
کرتے۔ اور رو فرماتے اس ہٹے کو جو مقرون منت ہو اگر چہ قلیل رہے۔ اور
غنیمت جانے بندہ بند سپنے کے ایام کو کیونکہ اس کے ایک نیک عمل کی جزا
میں اتنی ہی۔ اور عورت گھر میں ہی رہنے کو لازم کر لے بلا خانے پر نہ
جڑے۔ اور گھر کے باہر نہ جھانکے کیونکہ غیر مردوں کے طرف نظر کرنا سبب فتنے
ہی۔ اور اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اندھے سے پردہ کرنے کے لئے حکم دے لگے

تعمیر ہر ایک کے لئے دوس
حضرت عائشہؓ سے بندہ اور
تاج حق پرست خان
کی سدا گئی کہ اس سے دو
چند حسنات پانا بہتر

کرامت ممتاز کی پیدائش

۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰

تھے۔ اور کام کے لئے گھر سے باہر نکلنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ بدعت سے بچا
اور خالی راہ سے گزرے ایسا کہ معلوم کر اوسے اپنے پہچانت والوں کو اور
نرسانی والی ہو اپنا آواز۔ اور طعام سے جو کچھ کہیں گے۔ اور رکھ چھوڑیں
تو متغیر ہو جائیں والا ہو سوا کو حق کہیں گے دیوے۔ اور تندرستی و طول
عافیت پر اپنے غلغلہ ہوئے۔ آئی ح^ک مومن خالی نہیں ہمارے خوری اور
فقیری سے ○ پس بندہ مسلمان کو لا بد ہی کہ ہر حالت میں دن میں ایک روز
ان تین سے کسی ایک میں مبتلا کیا جاوے۔ اور ہر مصیبت میں آیت استرجاع
پڑھے کہ یہ ما تو رہی۔ اور قرآن میں اُسکی مع آئی ہی۔ اور احقر از کرے
مصیبت زدہ گریبان بھارنے اور مار لینے اور بال مو نہ ہنے اور نوہ کرنے
سے کہ ان سب سے منع آیا ہے۔ کیونکہ وہ جاہلیت کے رسوم ہیں۔ اور
بیمار ایسا نرم روے کہ جس سے بعض درد و بوج تخفیف پاوے۔ اللہ اللہ بولتا
ہو مانہ کہ آہ واہ کرتا ہو۔ اور وہ سر پر کسا وہ باندھ اور بچھونے پر سووے
قاصر پر مدد ہو اور بیماری کی شدت سے حفاظت۔ اور خدا تعالیٰ کو یاد
کرنے اور اس سے دعا مانگنے سے اور نماز یاد رو اور قرآن پڑھنے سے شفا
پاوے خصوصاً سورۃ فاتحہ پڑھنے سے۔ آئی ح^ک کہ تحقیق وہ شفا ہی ہر بیمار

[illegible]

اور بیٹے کے لیے
جو ملے سو بھائی اور بیٹے کے لیے
علاوہ بھی ہیں بیمار بیٹے کے لیے
نشانہ اندھ تھا تو اس کے لیے
پہنچنی جا برستے

۱۰ اور پرہیز کرے کہ صحابہ امر کرنے گئے تھے اسپر۔ اور وہ اور من کرے۔ آئی
 ۱۱ ح ای ہنگام خدا بیماری کی دو کیا کرو کوئی بیماری ایسی نہیں جسکی دوا ہو کر
 موت کی ۱۲ اور مرض میں اپنی بی بی سے کچھ خبر کی بخشش چاہے اور نہ کو اپنی
 دوا یا غذا میں خرچ کرے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی بیماری میں اپنی
 بی بی سے خبر کی بخشش چاہے یا ان کے ہر سے قرض لئے اور اس سے شہد
 خرید فرمائے اور برسات کے پانی سے ملا کر پے لگے وہ مسبب شفا کا ہوا۔ یا دیکھ
 اسکو۔ اور سکنجبین صفر سے کو زائل کرنے میں خطا نہیں کرتی جیسا پانی تشنگی کو بجھا
 میں۔ مگر تفاوت سے تشخیص کے اور قوت ہونے سے شرائط کے کبھی سکنجبین کے
 تاثیر میں خطا دستی ہے۔ اور یگانہ لگاوے۔ آئی ۱۳ ح نہیں گذر گیا میں گز
 ملاکہ برگر کہے کہ خوش خبری دے اپنی امت کو حیات کی ۱۴ اور بہتری انکے
 لئے ستر چوں اور ایندیسوں اور اکیسویں تاریخ یوں ہی مروی ہی خصوصاً شکل
 کا دن جو ستر ہو میں مینے کی رہے۔ آئی ۱۵ ح کہ وہ ایک سال کے بیماری
 کی دوا ہی ۱۶ مگر دوائوں کے بیچ میں خون کھینچنا فراموشی لاتا ہی۔ اور
 داغ دینے سے پرہیز کرے کیونکہ اس میں زخم بڑھ جائیگا خوف ہی۔ اور احتراز
 کرے ستر سے کہ یہ دوا ممنوع ہیں اور مال کے تہائی کی وصیت کرے۔ اور

۱۰ اور پرہیز کرے کہ صحابہ امر کرنے گئے تھے اسپر۔ اور وہ اور من کرے۔ آئی
 ۱۱ ح ای ہنگام خدا بیماری کی دو کیا کرو کوئی بیماری ایسی نہیں جسکی دوا ہو کر
 موت کی ۱۲ اور مرض میں اپنی بی بی سے کچھ خبر کی بخشش چاہے اور نہ کو اپنی
 دوا یا غذا میں خرچ کرے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی بیماری میں اپنی
 بی بی سے خبر کی بخشش چاہے یا ان کے ہر سے قرض لئے اور اس سے شہد
 خرید فرمائے اور برسات کے پانی سے ملا کر پے لگے وہ مسبب شفا کا ہوا۔ یا دیکھ
 اسکو۔ اور سکنجبین صفر سے کو زائل کرنے میں خطا نہیں کرتی جیسا پانی تشنگی کو بجھا
 میں۔ مگر تفاوت سے تشخیص کے اور قوت ہونے سے شرائط کے کبھی سکنجبین کے
 تاثیر میں خطا دستی ہے۔ اور یگانہ لگاوے۔ آئی ۱۳ ح نہیں گذر گیا میں گز
 ملاکہ برگر کہے کہ خوش خبری دے اپنی امت کو حیات کی ۱۴ اور بہتری انکے
 لئے ستر چوں اور ایندیسوں اور اکیسویں تاریخ یوں ہی مروی ہی خصوصاً شکل
 کا دن جو ستر ہو میں مینے کی رہے۔ آئی ۱۵ ح کہ وہ ایک سال کے بیماری
 کی دوا ہی ۱۶ مگر دوائوں کے بیچ میں خون کھینچنا فراموشی لاتا ہی۔ اور
 داغ دینے سے پرہیز کرے کیونکہ اس میں زخم بڑھ جائیگا خوف ہی۔ اور احتراز
 کرے ستر سے کہ یہ دوا ممنوع ہیں اور مال کے تہائی کی وصیت کرے۔ اور

۱۰ اور پرہیز کرے کہ صحابہ امر کرنے گئے تھے اسپر۔ اور وہ اور من کرے۔ آئی
 ۱۱ ح ای ہنگام خدا بیماری کی دو کیا کرو کوئی بیماری ایسی نہیں جسکی دوا ہو کر
 موت کی ۱۲ اور مرض میں اپنی بی بی سے کچھ خبر کی بخشش چاہے اور نہ کو اپنی
 دوا یا غذا میں خرچ کرے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی بیماری میں اپنی
 بی بی سے خبر کی بخشش چاہے یا ان کے ہر سے قرض لئے اور اس سے شہد
 خرید فرمائے اور برسات کے پانی سے ملا کر پے لگے وہ مسبب شفا کا ہوا۔ یا دیکھ
 اسکو۔ اور سکنجبین صفر سے کو زائل کرنے میں خطا نہیں کرتی جیسا پانی تشنگی کو بجھا
 میں۔ مگر تفاوت سے تشخیص کے اور قوت ہونے سے شرائط کے کبھی سکنجبین کے
 تاثیر میں خطا دستی ہے۔ اور یگانہ لگاوے۔ آئی ۱۳ ح نہیں گذر گیا میں گز
 ملاکہ برگر کہے کہ خوش خبری دے اپنی امت کو حیات کی ۱۴ اور بہتری انکے
 لئے ستر چوں اور ایندیسوں اور اکیسویں تاریخ یوں ہی مروی ہی خصوصاً شکل
 کا دن جو ستر ہو میں مینے کی رہے۔ آئی ۱۵ ح کہ وہ ایک سال کے بیماری
 کی دوا ہی ۱۶ مگر دوائوں کے بیچ میں خون کھینچنا فراموشی لاتا ہی۔ اور
 داغ دینے سے پرہیز کرے کیونکہ اس میں زخم بڑھ جائیگا خوف ہی۔ اور احتراز
 کرے ستر سے کہ یہ دوا ممنوع ہیں اور مال کے تہائی کی وصیت کرے۔ اور

۱۰ اور پرہیز کرے کہ صحابہ امر کرنے گئے تھے اسپر۔ اور وہ اور من کرے۔ آئی
 ۱۱ ح ای ہنگام خدا بیماری کی دو کیا کرو کوئی بیماری ایسی نہیں جسکی دوا ہو کر
 موت کی ۱۲ اور مرض میں اپنی بی بی سے کچھ خبر کی بخشش چاہے اور نہ کو اپنی
 دوا یا غذا میں خرچ کرے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی بیماری میں اپنی
 بی بی سے خبر کی بخشش چاہے یا ان کے ہر سے قرض لئے اور اس سے شہد
 خرید فرمائے اور برسات کے پانی سے ملا کر پے لگے وہ مسبب شفا کا ہوا۔ یا دیکھ
 اسکو۔ اور سکنجبین صفر سے کو زائل کرنے میں خطا نہیں کرتی جیسا پانی تشنگی کو بجھا
 میں۔ مگر تفاوت سے تشخیص کے اور قوت ہونے سے شرائط کے کبھی سکنجبین کے
 تاثیر میں خطا دستی ہے۔ اور یگانہ لگاوے۔ آئی ۱۳ ح نہیں گذر گیا میں گز
 ملاکہ برگر کہے کہ خوش خبری دے اپنی امت کو حیات کی ۱۴ اور بہتری انکے
 لئے ستر چوں اور ایندیسوں اور اکیسویں تاریخ یوں ہی مروی ہی خصوصاً شکل
 کا دن جو ستر ہو میں مینے کی رہے۔ آئی ۱۵ ح کہ وہ ایک سال کے بیماری
 کی دوا ہی ۱۶ مگر دوائوں کے بیچ میں خون کھینچنا فراموشی لاتا ہی۔ اور
 داغ دینے سے پرہیز کرے کیونکہ اس میں زخم بڑھ جائیگا خوف ہی۔ اور احتراز
 کرے ستر سے کہ یہ دوا ممنوع ہیں اور مال کے تہائی کی وصیت کرے۔ اور

وصیت کرے واسطے راضی کرانے حقداروں کے۔ اور اداے دیں کی۔

اور نماز روزِ کفار دین کی۔ اور جو کوئی بے وصیت مر جاوے سو اسکو

قیامت تک قبر میں بات کرنا اذن نہیں ملتا ہے۔ اور موت کو عنایت سمجھو

اور موت کے نزدیک ہوئے بعد ظاہر و باطن میں سوائے خدا تعالیٰ کے

کسی کے طرف مشغول ہووے اور سورہ یس پر ہننے لگے اور صاحبین کو حاکم

کرواؤے۔ اور سکرآت سے کاہ نہوے۔ اور گم کے اطراف خوشبوئی

کرواؤے۔ کیونکہ فرشتے حاضر ہونیکا مقام ہی۔ اور اعضا کی تسکین کے لئے

کوشش کرے۔ آئی صحت کے تین علامتوں پر نظر رکھو جب عرق پونے

ہووے اُسکی پیشانی اوپر جاری ہووین اُسکے آنسو اوپر ہوتاں خشک ہووین

پس یہ رحمت الہی ہے جو اُس پر نازل ہوئی اور جب گلہ و بائے گئے کے سر کیا وہ

لکھائے اور رنگ سرخ ہو جاوے اور اوتھان اکھ کارنگ بیوین قومو عذاب

کی علامت سے ہی جو بہ تحقیق اسپرنازل ہوا ۝ اوڑکوشش کرے کلہ توحید

بہت پرہیز میں آئی علیؑ جو کوئی مر جاوے ایسے حال میں کہ اعتقاد رکھتا ہو

اس پر کہ نہیں ہی کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے تو داخلِ مہشت ہو گا۔

کوشش کرے خدا تعالیٰ پر نیک گمان رکھنے میں۔ آئی رح میں نزدیکان

[illegible]

میرے بندے کے ہوں پس چاہئے کہ جیوں چاہے تیوں گمان کئے چیرے ۱۰
 اور کوشش کرے خوف ورجائیں۔ آئی رح کسی بندے کے دل میں خوف
 اور رجاء دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں مگر اُس بندے کے دل میں جو عطا کرے
 اللہ تعالیٰ اُسکو وہ چیز کہ جسکی امید رکھتا ہو اور اُمون کر دیوے اُسکو اُس
 چیز سے جس سے کہ درتا ہو ۱۱ (بہ حدیث اُسوقت فرمائے کوئی قریب
 اگر کہہ کہ امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور درتا ہوں اپنے گناہوں سے)
 اور ناگہانی موت کو مکروہ جانے وہ شخص جو غلط کیا نیک عمل کو ساتھ عمل
 بد کے۔ سوائے طاعون کے۔ آئی رح کہ جو کوئی صبر کرے گناہیں زمین
 پر کہ وہاں و بارہے۔ ہوگا اُسکو اجر مثل شہید کے۔

اتھواں باب آداب صحبت اور اشنائی کے بیانیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئی رح تحقیق اللہ تعالیٰ کے واسطے آپس میں دوستی رکھنے والے نورانی
 ممبروں پر اطراف عرش کے رہینے کہ لباس اُنکا نورانی اور چہرے اُن کے
 نورانی آرزو کرنے اُن کے مراتب کی پیروی اور شہیدان ۱۲ پس دوستی
 خدا تعالیٰ کے واسطے کی۔ جیسے محبت رکھنی عالم سے جس کے قول اور حال

۱۰۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے خوف ورجاء رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے گا۔
 ۱۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے امید رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے خوف رکھے گا۔
 ۱۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھے گا۔

۱۳۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے گا۔
 ۱۴۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھے گا۔

مال اور نفس میں یہ علی و درجہ ہی۔ بعد اسکے مرتبہ برابری کا۔ بعد ازاں درجہ تفریق کا ہی۔ اگر یہ تینوں سے کوئی طریق نہ پایا جاوے تو نہ برادری ہی اور نہ یاری اور پہلے دونوں طور حدیث سے ثابت ہیں۔ آئی ح کوئی ہم نشین ایسا نہیں جو صحبت رکھے اپنے ہم نشین کے ساتھ اگرچہ دن کے ایک ساعت کی ہو مگر یہ کہ سوال کیا جاوے اُس صحبت سے کہ آیا قائم رکھا گیا حق اللہ کو یا ضائع کیا (یہ حدیث اس وقت فرمائی جبکہ عطا فرمائے دوید بسوا کہ اپنے ہم نشین کہیں اور وہ کہا کہ یا رسول اللہ آپ سنو اور میں ان مسکوں کے) اور آیا حق کام انھوں کا آپس میں مشورت کے ساتھ ہی اور جو کچھ دئے ہم ان کو خرچ کرتے ہیں اس کہیں اور صحابہ و سلف فرق نہیں کرتے تھے اپنے اور برادر کے املاک میں۔ اور ظاہر کرے بشارت و سرور کو محبت میں اور خوش ہووے اور اپنے پرست قبولے۔ اور اس کو سوال کئے تلک محتاج نہ کرے وگرنہ باعث قصور محبت ہی۔ اور زبان سے دوستی تلاوے اور اسکی احوال پر ہی کرے۔ اور اپنی شرکت و ملاپ کو شادی وغنی میں ظاہر کرے۔ اور اس کو بیت اچھے نام سے پکارے۔ آئی ح جب کسی سے دوستی کرے تو اسکا اور اسکے باپ کا نام فرماوے جیسے کنوت پرچہ اسکوں اور کھ

۱۵ یعنی ہائی اور دوست
۱۶ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۱۷ نفس کو نہ بھجھا دینے
۱۸ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۱۹ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۲۰ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۲۱ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۲۲ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۲۳ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۲۴ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۲۵ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۲۶ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۲۷ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۲۸ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۲۹ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۳۰ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۳۱ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۳۲ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۳۳ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۳۴ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۳۵ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۳۶ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۳۷ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۳۸ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۳۹ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۴۰ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۴۱ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۴۲ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۴۳ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۴۴ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۴۵ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۴۶ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۴۷ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۴۸ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۴۹ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۵۰ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۵۱ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۵۲ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۵۳ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۵۴ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۵۵ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۵۶ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۵۷ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۵۸ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۵۹ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۶۰ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۶۱ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۶۲ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۶۳ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۶۴ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۶۵ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۶۶ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۶۷ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۶۸ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۶۹ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۷۰ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۷۱ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۷۲ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۷۳ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۷۴ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۷۵ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۷۶ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۷۷ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۷۸ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۷۹ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۸۰ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۸۱ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۸۲ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۸۳ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۸۴ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۸۵ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۸۶ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۸۷ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۸۸ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۸۹ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۹۰ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۹۱ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۹۲ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۹۳ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۹۴ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۹۵ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۹۶ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۹۷ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۹۸ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۹۹ حاجت کو نہ بھجھا دینے
۱۰۰ حاجت کو نہ بھجھا دینے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چار تھے اپنے صحابیوں کو اُنکے گیسٹوں سے۔ اور تعریف کرے اُنکی اور اُنکے اہل و عیال کی ہستی و میانہ روی کے ساتھ۔ ایسا کہ اُس تک پہنچے کیونکہ یہ محبت کو مضبوط کرنا ہی۔ اور خلوت میں اُنکے عیبوں سے آگاہ کرے نرمی و ملائمت کے ساتھ۔ کیونکہ یہ ملا کر ناروا کرنا ہی۔ اور شیئر خدا تعالیٰ کے عذاب کا وعدہ آیا ہی روز قیامت میں۔ اور خاموش رہے و رخصت کر جانے کہ وہ اپنے عیب سے آگاہ ہی یا نصیحت سے اُنکے دل کو رنج ہوتا ہی یا وہ اس پر نفس رہنے سے نصیحت کا فائدہ نظر نہ آوے۔ لیکن دُش سے قطع صحبت کرنا سلامت روی اور مصاحبت باقی رکھنا اقرب الی الصواب ہی۔ اس امید سے شاید کہ صحبت آئیں اثر کر لگی۔ اُنکی رخصت نہ ہو ہم نشین کی مانند مشک رکھنے والے کہے ہی ۝ اور اس لئے کہ قطع صحبت سے منع آیا ہی۔ بخلاف اس کے ابتدا ہی میں ایسے کی صحبت نہیں اختیار کرنے پر حکم آیا ہی۔ اور دوست کی تقصیر سے انجان ہو جاوے مگر اس وقت کہ اس کے قصور کی مداومت قطع مصاحبت تک پہنچے۔ تب بھی برداشت کرنا بہتر ہی۔ بعد ازاں مخفی کنایت سے یا لکھتے بھیجنے سے عتاب کرے۔ بعد ازاں بیان کرے۔ پس ازاں روبرو بول دیوے۔ کیونکہ مقصود اصلی درست کرنا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چار تھے اپنے صحابیوں کو اُنکے گیسٹوں سے۔ اور تعریف کرے اُنکی اور اُنکے اہل و عیال کی ہستی و میانہ روی کے ساتھ۔ ایسا کہ اُس تک پہنچے کیونکہ یہ محبت کو مضبوط کرنا ہی۔ اور خلوت میں اُنکے عیبوں سے آگاہ کرے نرمی و ملائمت کے ساتھ۔ کیونکہ یہ ملا کر ناروا کرنا ہی۔ اور شیئر خدا تعالیٰ کے عذاب کا وعدہ آیا ہی روز قیامت میں۔ اور خاموش رہے و رخصت کر جانے کہ وہ اپنے عیب سے آگاہ ہی یا نصیحت سے اُنکے دل کو رنج ہوتا ہی یا وہ اس پر نفس رہنے سے نصیحت کا فائدہ نظر نہ آوے۔ لیکن دُش سے قطع صحبت کرنا سلامت روی اور مصاحبت باقی رکھنا اقرب الی الصواب ہی۔ اس امید سے شاید کہ صحبت آئیں اثر کر لگی۔ اُنکی رخصت نہ ہو ہم نشین کی مانند مشک رکھنے والے کہے ہی ۝ اور اس لئے کہ قطع صحبت سے منع آیا ہی۔ بخلاف اس کے ابتدا ہی میں ایسے کی صحبت نہیں اختیار کرنے پر حکم آیا ہی۔ اور دوست کی تقصیر سے انجان ہو جاوے مگر اس وقت کہ اس کے قصور کی مداومت قطع مصاحبت تک پہنچے۔ تب بھی برداشت کرنا بہتر ہی۔ بعد ازاں مخفی کنایت سے یا لکھتے بھیجنے سے عتاب کرے۔ بعد ازاں بیان کرے۔ پس ازاں روبرو بول دیوے۔ کیونکہ مقصود اصلی درست کرنا

نفس کا ہی حق صحبت کی اور اس کا بڑا شہانہ کی رعایت سے۔ اور اُس کے عذریان
 کرنے کو قبول کیونکہ عذر نہیں قبول کرینگا گناہ ظلم سے مان چھین لینے والے کے
 کے مانند ہی۔ اور بخود ناکہ اپنے حق میں قبول نہیں ہوتی ہی اپنے دوست
 کے حق میں کرے تا درجہ قبولیت پاوے۔ اور نگہ رکھے وفاداری کو ثبات
 محبت میں اُس کے اور اُس کے اہل و عیال و برادرؤں کے کہ سلف اسباب میں
 مبالغہ کرتے تھے یہاں تلک کہ اپنے آشنا کے کئے کو بھی دوست رکھتے۔ آئی
 ح بہ تحقیق یہ بودھی بی بی خدیجہ کے ایام میں ہمارے گھر آتی تھی۔ اور
 تحقیق رعایت کرنا زمان محبت کی ایمان کے کمال سے ہی۔ (یہ حدیث اوت
 فرمائے جبکہ اکرام کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ایک بودھیہ کی)
 اور اس میں اصل یہ ہی کہ دوستی میں ظاہر و باطن اور حضور و غایب برابر
 رکھے سابق کا حال نہ بدلاوے جبکہ مرتبہ اس کا بلند ہووے کیونکہ یہ حساست
 سے ہی۔ اور الگ ہووے اُس سے لذیذ چیز کھاتے اور خوشی گنتے پر
 اور غمگین ہووے اُس کے فراق کے وقت۔ اور تلک کرے اسکی سوانے
 اُن چیزؤں کے جو مخالف حق کے ہوں کہ اس میں خلاف کرنا ہی و فائی ہی
 اور اُس کے ساتھ مشورت کرے۔ اور اپنا بھید اُس سے نہ چھپاوے۔ اور

یہ حدیث شریفہ میں آیا
 ہے کہ جلیل القدر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے غایب سے بھی صحبت کی اور وہ عذر
 نہیں دیا اور یہی حدیث میں مذکور ہے
 کہ دوستی میں ظاہر و باطن اور حضور و غایب
 برابر رکھے سابق کا حال نہ بدلاوے جبکہ
 مرتبہ اس کا بلند ہووے کیونکہ یہ حساست
 سے ہی۔ اور الگ ہووے اُس سے لذیذ چیز کھاتے
 اور خوشی گنتے پر اور غمگین ہووے اُس کے
 فراق کے وقت۔ اور تلک کرے اسکی سوانے
 اُن چیزؤں کے جو مخالف حق کے ہوں کہ اس میں
 خلاف کرنا ہی و فائی ہی اور اُس کے ساتھ
 مشورت کرے۔ اور اپنا بھید اُس سے نہ چھپاوے۔

الہیہ قبول توئی ہی یہ
 عرب ہی ۱۲۰۰ھ میں
 کاٹنٹا تاتینا بام خدیجہ
 وان اکرم المذنبین الامان
 سے کسی دوست کے فوت
 ہوئے بعد اس کے باقی خاطر
 سے رعایت اس کے دوست
 بہت بڑی بات کہی
 ۱۲۰۰ھ میں وفات فرمائی

اس کے دشمن کو دوست نہ رکھے تا اسکی عداوت میں شریک نہ کھلاوے۔ اور
 آسانی اختیار کرے اور اسے حقوق میں تکلف اور تکلیف چھوڑ دینے سے۔
 مانند عبادات ووافل کے کہ چھوڑنا اور بجالانے میں اختیار ہی آئی ^{۱۵}
 میرے امت کے پرہیزگاراں تکلف سے بیزاہمیں ^{۱۶} اتحادیوں سے آداب
 ظاہری کو جب دوستی کمال کو پہنچے کہ مقصود دل کی صفائی ہی۔ اور اوپر
 اسکا مقدمہ ہی اور ہر روز ملاقات نہ کیا کرے۔ آئی ^{۱۷} کہ ایک روز آخر
 ملاقات کیا کرو تا محبت زیادہ ہوگی ^{۱۸} مگر اسوقت کہ ملاقات خاطر سے
 محفوظ رہے اور یہ نیت رکھے کہ ملاقات سے اُنت زیادہ ہووے۔ اور
 دین کے کاموں میں لگ گیا جاوے۔ اور حق دوستی اور کرنے سے اور شرف
 اٹھانے سے خدا تعالیٰ کی نزدیک دھونڈے۔ اور بات کر نیکی کے مسلمان پر سلام
 کرے اگرچہ کئی بار ملاقات ہو یا کوئی جھڑپا دیوار آئے ہوں مسلمان کے دے
 کو تازہ کر نیکی نیت سے تاکہ اسکی آبرو اور مال میں ایذا رسانی نہ کرے۔ آئی ^{۱۹}
 کہ جو کوئی سلام کرنے کے ایگے بات کرے اسکا جواب نہ دیں جب تک کہ سلام
 سے شروع نہ کرے ^{۲۰} اور اپنے یا غیر کے گھر میں داخل ہونے کے وقت السلام
 ملے کہ کہے تاکہ شیطان اسے ساتھ لے نہ پاوے اس طرح حکم کئے گیا ہی۔ اور

۱۵۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۶۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۷۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۸۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۹۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۰۔ یعنی اگر چاہے

۱۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۔ یعنی اگر چاہے
 ۳۔ یعنی اگر چاہے
 ۴۔ یعنی اگر چاہے
 ۵۔ یعنی اگر چاہے
 ۶۔ یعنی اگر چاہے
 ۷۔ یعنی اگر چاہے
 ۸۔ یعنی اگر چاہے
 ۹۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۰۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۱۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۲۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۳۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۴۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۵۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۶۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۷۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۸۔ یعنی اگر چاہے
 ۱۹۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۰۔ یعنی اگر چاہے

۲۱۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۲۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۳۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۴۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۵۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۶۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۷۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۸۔ یعنی اگر چاہے
 ۲۹۔ یعنی اگر چاہے
 ۳۰۔ یعنی اگر چاہے

اسی خاطر نگاہ رکھے پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسباب میں مبالغہ کرتے تھے۔ اور یتیم کی پرورش کرے۔ آئی ح نہیں اور یتیم کا منکفل مانند بن دو انگلیوں کے جنت میں رہنے کے اشارہ کر دکھلائے اپنی انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی سے۔ اور بناشت ظاہر کرے۔ آئی ح تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی نرم طبع اور ہیکھ کو ۷ اور چھینک کر حمد کہنے والے کو دعا رحمت و مغفرت سے جواب دیوے۔ اور یہ جواب لینے والا پھر اسکا جواب طلب ہدایت و صلاح کا دیوے انہیں فضائل کثیر ہیں۔ مگر تین بار زیادہ چھینکے تو جواب نہیں۔ آئی ح وہ زکام ہی ۸ اور درمیان دو مسلمانوں کے صلح کر دے کہ یہ صدقے سے افضل ہی۔ لوگوں کے عیبوں کو دھماکے آئی ح جو کوئی ایک مسلمان کی پردہ پوشی کریگا خدا تعالیٰ دین و دنیا میں اسکے عیبوں کو دھماکیگا ۹ اور تہمت انکی جگہ پر جانے سے پرہیز کرے تا خود لوگوں کی بدگمانی سے اور لوگ اسکی غیبت گوئی میں پرنے سے اجتناب حاصل ہنویں۔ اور جتنا جوں کی سفارش کیا کرے۔ آئی ح سفارش کر دیا جاوے گا ۱۰ اور راہ گم کئے ہوئے کو راستا بتاوے۔ اور مسلمان کی گم گئی ہوئی چیز کو دھونڈے۔ اور غمزدہ کو خوشی دلاوے۔ اور غلام

لے انا کا قل البسم بکرم
کو تبتین فی بطنہ انا بکرم
ہیں نہ سکتے۔
۱۱ وقت طاعت
۱۲ دوست کے ساتھ
۱۳ بیشی بل پر ہے۔
۱۴ اللہ کے عورت کہنے لگے
۱۵ کان کے زبردست ہے
۱۶ عیدیکہ اللہ کے عیبوں
اللہ بولے اللہ کے عیبوں
۱۷ بی دو دوا کی سرگرمی
۱۸ کھن سے علی مسلم
۱۹ اللہ کی دنیا و آخرت
۲۰ سلم پر ہے۔
۲۱ عیسا شہزادہ باری

اور قاریابی اور نایاب
والی رنگ و بونہ حرام
کامان ہمسکے مٹات
۲۲ اشق و آج و آج و آج
۲۳ دہم لای نومی اشق و آج

اور چھینک

کی ملک کرے۔ آئی ^{۱۰}سخ جو کوئی معنوم کو فرحت و دلاوے اور مظلوم کی اعانت کرے اللہ تعالیٰ بخشے اسکو ستر تین بخششیں ۱۰ اور برادر مسلمان کی حاجت برائے کے لئے سعی کرے۔ پس اس کے واسطے ایک ساعت چلنا دو چھینے اعتکاف ٹھیکھے سے بہتر ہی اگرچہ وہ حاجت نہ برائے۔ اور اسکو نصیحت دیا کرے۔ اور انوار کو اور اپنے پر احسان کیا شخص کی اعانت کرے۔ اور اپنے برادر مومن کی غیبت ہونے نہ دیوے۔ اور اس کے سو گند کو تو تے نہ دیوے۔ اور تو بر کرنے والے کو دوست رکھے۔ اور گناہ کرنے والے کے واسطے طلب مغفرت کرے آئی ^{۱۱}سخ تحقیق وہ استغفار بجائے صدقہ کے ہی ۱۰ اور ہر ایک کے اندازہ حال کے ساتھ معاملہ کرے۔ پس مسائل فقہ اہل کتب کو کہنا اور قواعد علمائے کے درشت زبان کو بون مستحکم و سامع کے ایذا کا سبب ہی۔ اور اپنے نفس سے آپ انصاف لیوے کہ یہ فعل ایمان کامل ہونے کے تین حصہلوں میں سے ایک ہی۔ اور اپنے مال کی مقدار کسی کو معلوم نہ کرادے اگرچہ اپنے گھر والوں سے ہو۔ کیونکہ وقفیت کمی کی سبب امانت کا اور اطلاع زیادتی کی باعث ناخوشی کا ہوا آئی ^{۱۲}سخ چھپا پز کو تیرے اور سفر کو تیرے اور دنیا مذہب کو تیرے ۱۰ اور کسی کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ انجام کار خفی ہی۔ اور دنیا

[illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور کسی پر اعتماد نہ کرے مگر ایسے پر تحقیقاً مختلف اوقات میں اُسکی آزمائش کی جائے گی۔
 کیونکہ ہمیں بائیکا تو ایک حصہ دوستی کا باطن میں اُن سوتھوں سے جو ظاہر
 میں بتلاتے ہیں۔ اور حق صحبت کے رعایت کی طمع نہ رکھے۔ اور نہ اُس چیز کی
 جو اُنکے ماتھے میں ہے۔ اور اپنی حاجت روائی کرنے سے اُس پر غصہ نہ ہووے
 وگرنہ وہ غصہ و عتاب درازی لے لے گا۔ اور جس سے قبولیت کی امید نہ ہو اُسکو نصیحت
 نہ کرے مگر جملہ اُبیان کرے۔ تا اُس کے اُترنے سے احتراز پاوے۔ اور
 خدا تعالیٰ کا حمد کرے اگر دیکھے اُن سے نیک کام۔ اور کوئی مکروہ کام پاوے تو
 اُنکو خدا تعالیٰ کے حوالے کرے اور اُنکی بدی سے خدا پاس پناہ چاہے۔ اور
 انہی حقوق میں شریک رہے۔ اور اُنکے عمل باطل سے اعراض و تعاضل کرے۔
 اور بر و نکو باپ کے سر کا اور چھوٹے کو بیٹے کے مانند اور برابر کو بھائی کے
 برابر سمجھے۔ اور اُنکا بوجھ اُٹھانے میں مبالغہ کرے اور احسان کرنے میں بھی
 اگرچہ وہ اہلیت اسکی رکھتا ہو یا نہ ہو۔ پس اُنکی رَحمت ہر شخص کے ساتھ احسان
 کیا کرو اگرچہ وہ اُسکا اہل ہو یا نہ ہو اگر نہ پہنچے احسان تیرا سستی کو تو اُس کام کا
 اہل ہی ۰ اور اصل سارے اخلاق کا مسلمان بھائی کے واسطے وہ چیز
 اور اور در کچھ چاہیے واسطے دوست رکھتا ہو اور چاہے اسکے واسطے وہ

لے دو مہینے بن لوگوں سے
 اور دوست و دشمن سے اپنا
 حق نہ چاہے اور خود ادا کرے
 اس کے لئے مال و متاع ۲۲
 اس کے لئے جملہ اشیاء قطع قبولیت
 پر ہو گا ۲۳ اس کے لئے دوستان ۲۴
 اور نہیں سے پر کا ہو نا ۲۵
 اس کے لئے اخلاق و صفات ۲۶
 اور دیگر اوصاف و اہل

بن جین اپنے باپ سے ملے

جوابنے واسطے چاہتا ہو۔ اور تین دن سے بڑھ کر اس سے جدا نہ ہے۔ اُنّی
 ح ایسا کرنا درست نہیں ہے ۝ اور دوست کے گھر کے اندر آنے کے لئے
 تین بار اذن چاہے۔ اور ہر بار کے درمیان دو یا چار رکعت نماز پڑھے جائیگی
 وھیں کرے تاکہ فارغ ہووے کھانے یا وضو کرنے سے۔ اُنّی ح اور
 چاہنا تین بار ہی پس پہلے دفعہ میں خاموش رہیں اور آواز سنیں۔ اور
 دوسرے بار میں تجویز و تامل کریں۔ اور تیسرے دفعہ میں اذن دیویش
 یا منع کریں ۝ اور دروازے کے سامنے نہ کھڑا رہے۔ اور آہستہ دروازہ
 کھولے۔ اور نہ کہے کہ دروازے پر میں ہوں۔ اور نہ کہے ارے ارے بلکہ
 الحمد للہ یا سبحان اللہ کہے یا کھنکارے۔ اور بیمار کی عیادت پاک اور
 شہرے پکڑوں کے ساتھ کرے۔ اُسوقت ترش روز ہے۔ اور مریض
 کے گزگے کے پاس بیٹھئے نہ کہ اُس کے سر کے پاس۔ اور اُس کے پیشانی
 پر یا ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور اُسکو کنوکر ہی پوچھے کہ سنت ہی۔ اور اُسکو
 خوش کرنے کی بات کے سوا اے دوسرا کلام نہ کرے۔ اور وہ بات بنوے
 کہ جس میں خیر ہو پس ملائکہ پسر آئیں کہتے ہیں۔ اور اُسکو طویل عمر اور سرور
 صحت کی بشارت دیوے۔ اور بیمار کی دعا کو غنیمت سمجھے کہ ملائکہ کے دعا

۱۱۹
 ۱۱۹
 ۱۱۹

۱۱۹
 ۱۱۹
 ۱۱۹

۱۱۹
 ۱۱۹
 ۱۱۹

کی مانند ہی۔ اور اُسکی شفا کے لئے سات بار دعا مانگے کہ ارسین شفا ہی اگر اُسکو
 آجل نہ پہنچی ہو۔ اور ایک دن آرمیاد کرے کہ بیمار پر ہی ایک بارست
 اور اُس سے زیادہ نفل ہی۔ اور اٹکھ کا درد اور دُمل اور دانتوں کا درد
 اور غارش اور نارو کے بیماری کی عیادت سے منع آیا ہی۔ اور جب تیرا
 الکر ہو اُسکو کلہ تو حید سناوے بدو ن مبالٹنے کے۔ اور بعد قبض روح کے
 میت کا منہ مویچے اور اٹکھ بند کرنے اور تجیر و تکفین میں جلدی کرے۔
 اور پاکیزہ و سفید کپڑے کا کفن دیوے پر قیمت میں بہت بھاری ہو۔
 اور مصیبت زدہ کی تعزیت کرے کہ حسین اُسکے دل کی تسلی ہو ہند سے اور
 اُس غم پر اُسکو برا ثواب ملنے کی خبر دینے سے۔ اپنا غم اور انکساری کو ظاہر
 کر کے مصافحہ کرنا ہو لگم گوئی اور ترک تبسم کے ساتھ۔ اور میت کے حق میں نیکی
 اور ایمان کے ساتھ جانیک گواہی دیوے۔ اور اُسکی ذکر آتے وقت اُسکے
 حق میں دعا کرے۔ آئی اُح اپنے اموات کا ذکر سو اے خیر کے ست کو
 اور جنازے کے پیچھے چلے موت کے خوف و فکر کے ساتھ۔ اور اُسکے لئے تیار
 بغیر بات چیت کے۔ اور جنازے کی نماز پڑھے۔ اور میت کے سر کے نزدیک
 سورہ فاتحہ اور پاؤں کے پاس بقرہ کا شروع پڑھے۔ اور اُسکے لئے دُعا

لکھ کر بعض ان پاؤں
 سے نقل کرو اور بعض نقل
 ہر آن چھواری کا طاق
 زانو سے ۱۱ علیحدہ علیحدہ
 اسکا سے ۱۱ علیحدہ علیحدہ
 سیکو نہ زانو سے ۱۱
 کرسین لہو اور ہوا و شہت
 آئی اُح ۱۱ سے ۱۱ اور دُعا
 ۱۱ یا غیر ۱۱ دلی نرس دے

منہای عیادت۔ آداب قبض

۱۱ مضمون تک اور بعض
 کے تولد سے اور بعض
 اور اُس کے ساتھ
 اس سے کے ساتھ
 طرف نہ ہے ۱۱

چاہے اور اس سے طلبِ شفاعت کرے اور برکت چاہے۔ اور صاحبِ بیت
 کوشش کرے کہ مُصلیوں کا عدد چالیس کا ہو کہ اس میں علامت قبولِ شفاعت کی ہے
 اور دفن سے فارغ ہوئے تلک نہ ملتھے۔ اور جنازہ قبر کے نزدیک رکھے بعدِ یثقی
 واسطے مخالفتِ اہل کتاب کے۔ اور میت کا دلی پہلی رات گزرنے کے آگے کچھ
 بھی جو میرا کرے خیرات کرے۔ والا دو رکعت نماز جسکے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ
 کے بعد آیت الکرسی ایک بار اور سورہ تکوین دس بار پڑھے اور اسکا ثواب میت کو بخشے
 اور زیارتِ قبر کے وقت سلام کہے اور پشتِ بقبیلہ اور منہ قبر کے جانب کھڑے رہے
 اور میت کی جانب سے خیرات کرنے میں سات دن تک مداومت کرے۔ اور
 زیارتِ قبور کرے دعاویں اور رقتِ دل حاصل کرنے کے اور عورت بیٹہ زینت
 سے۔ آئیں حق قبور کی زیارت کیا کرے کہ وہ یاد دلاتی ہے آخرت کتیں اور اکھوں
 سے آنسو گرائی اور دل کو نرم کرتی ہے ۱۰ اور آئیں ۱۱ وہ شخص کہ نہ بھولا ہو خواہ
 قبور اور بدن کے گلنے کو (یہ بات اسوقت فرمائی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم پوچھے گئے کہ لوگوں میں کون بڑا اہم ہے) اور قرآن پڑھے جس قدر کہ
 میسر ہو جو تسبیح پڑھے اور موتی کے لئے دعا مانگے۔ اور سورہ یٰس پڑھے اٹھادو
 شہورین وارد ہوا ہے۔ اور سورہ اخلاص سات دفعہ کہ اُس میں میت کی مغفرت

۱۰ اہل بیت کے دل کی
 اجازت سے دل کے
 ۱۱ تقدیر جس کا
 ۱۲ اہل بیت کے
 ۱۳ اہل بیت کے
 ۱۴ اہل بیت کے
 ۱۵ اہل بیت کے
 ۱۶ اہل بیت کے
 ۱۷ اہل بیت کے
 ۱۸ اہل بیت کے
 ۱۹ اہل بیت کے
 ۲۰ اہل بیت کے
 ۲۱ اہل بیت کے
 ۲۲ اہل بیت کے
 ۲۳ اہل بیت کے
 ۲۴ اہل بیت کے
 ۲۵ اہل بیت کے
 ۲۶ اہل بیت کے
 ۲۷ اہل بیت کے
 ۲۸ اہل بیت کے
 ۲۹ اہل بیت کے
 ۳۰ اہل بیت کے
 ۳۱ اہل بیت کے
 ۳۲ اہل بیت کے
 ۳۳ اہل بیت کے
 ۳۴ اہل بیت کے
 ۳۵ اہل بیت کے
 ۳۶ اہل بیت کے
 ۳۷ اہل بیت کے
 ۳۸ اہل بیت کے
 ۳۹ اہل بیت کے
 ۴۰ اہل بیت کے
 ۴۱ اہل بیت کے
 ۴۲ اہل بیت کے
 ۴۳ اہل بیت کے
 ۴۴ اہل بیت کے
 ۴۵ اہل بیت کے
 ۴۶ اہل بیت کے
 ۴۷ اہل بیت کے
 ۴۸ اہل بیت کے
 ۴۹ اہل بیت کے
 ۵۰ اہل بیت کے
 ۵۱ اہل بیت کے
 ۵۲ اہل بیت کے
 ۵۳ اہل بیت کے
 ۵۴ اہل بیت کے
 ۵۵ اہل بیت کے
 ۵۶ اہل بیت کے
 ۵۷ اہل بیت کے
 ۵۸ اہل بیت کے
 ۵۹ اہل بیت کے
 ۶۰ اہل بیت کے
 ۶۱ اہل بیت کے
 ۶۲ اہل بیت کے
 ۶۳ اہل بیت کے
 ۶۴ اہل بیت کے
 ۶۵ اہل بیت کے
 ۶۶ اہل بیت کے
 ۶۷ اہل بیت کے
 ۶۸ اہل بیت کے
 ۶۹ اہل بیت کے
 ۷۰ اہل بیت کے
 ۷۱ اہل بیت کے
 ۷۲ اہل بیت کے
 ۷۳ اہل بیت کے
 ۷۴ اہل بیت کے
 ۷۵ اہل بیت کے
 ۷۶ اہل بیت کے
 ۷۷ اہل بیت کے
 ۷۸ اہل بیت کے
 ۷۹ اہل بیت کے
 ۸۰ اہل بیت کے
 ۸۱ اہل بیت کے
 ۸۲ اہل بیت کے
 ۸۳ اہل بیت کے
 ۸۴ اہل بیت کے
 ۸۵ اہل بیت کے
 ۸۶ اہل بیت کے
 ۸۷ اہل بیت کے
 ۸۸ اہل بیت کے
 ۸۹ اہل بیت کے
 ۹۰ اہل بیت کے
 ۹۱ اہل بیت کے
 ۹۲ اہل بیت کے
 ۹۳ اہل بیت کے
 ۹۴ اہل بیت کے
 ۹۵ اہل بیت کے
 ۹۶ اہل بیت کے
 ۹۷ اہل بیت کے
 ۹۸ اہل بیت کے
 ۹۹ اہل بیت کے
 ۱۰۰ اہل بیت کے

کا وعدہ آیا ہی اگر وہ بخشائے گیا ہو تو پڑھنے والے کی مغفرت کا۔ اور زیارت کے لئے بخشیدہ جمعہ اول مغفرت اور پیر کا دن مقرر رکھے۔ پس مروجہ گاہن ایام میں زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں۔ اور نہ کھنڈے اور نہ مسح کرے قبر کو کہ اس سے منع آیا ہی اور بوسہ بھی نہ دے۔ اور بابائے حق میں نیکی کرے کہ انکی نافرمانی گناہان کبار سے ہی خصوصاً ماکے ساتھ۔ آئی ح ماکے ساتھ نیکی کرنا بابائے ساتھ نیکی کرنے سے دو چند اجر رکھتا ہی ۝ نوافل پر مقدم رکھے اسکو نہ کہ واجبات شرعی پر پس ہی مراد ہی اس سے کہ آئی ح بابائے نیکی کرنا نماز روز و حج و عمرہ اور جہاد سے برہگرمی ۝ اور انکے پاس داخل ہونے حکم چاہے اور انکے لئے طلب مغفرت کرے اور ان کے شرائط کو اور وصیتوں کو جاری کرے اور ان کے آشنائیاں کی بزرگی کرے۔ آئی ح بہ تحقیق بڑی نیکی نیکیوں سے وہ ہی کہ بعد بابائے اسکے دوستوں کے ساتھ احسان سے ملاپ رکھے ۝ اور ان دونوں کے لئے خیرات کرے اور انکی ملاقات و زیارت حالت زندگی اور بعد موت کیا کرے۔ آئی ح جو کوئی ہر جمعہ کے دن زیارت کرے بابائے قبر کی یا ایک کان و نون سے مغفرت ہوگا اور لکھا جائیگا بار اور ان کے حق میں نادانوں کی زبان کو مال دینے قطع کرے کہ یہ بھی انکے حق میں نیکی کرنے میں داخل ہی اور

یہاں کی قوم کو اس وقت تک

۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴
 ۱۶۱۵
 ۱۶۱۶
 ۱۶۱۷
 ۱۶۱۸
 ۱۶۱۹
 ۱۶۲۰
 ۱۶۲۱
 ۱۶۲۲
 ۱۶۲۳
 ۱۶۲۴
 ۱۶۲۵
 ۱۶۲۶

ایم ریڈیارت
حق و الدین

ابن عربیہ
ابن عربیہ
ابن عربیہ
ابن عربیہ

ملک یحییٰ بن عمر بن ابی بن

قبردار

ہفت روزہ
نیوج
ہفت روزہ

طالع و عاشق و بین

بالمعروف
من صبر على سوء
الآفة اعطاه
علي

خلق الله من الاجر ومن
على يد

ایوب علیہ السلام
صبر علی سوز و غم
و دعا اعطاه الله
و ما یستغفر له

۵۵

وَمَا عِندَ
خَارِجِ
وَمُسْلِمِ
بَعْنِ بَكْرِ

۵۶ پیوستہ صفحہ
جاری میں ہے
اب اس کے

٢٠

مک بھی اور بھی روایت آئی ہی کہ ہر جانب میں چالیس اور ہمسائے کے گھر
نظر کرنے سے۔ اور پرانے اس طرف پھرنے۔ اور اس کے دیوار پر دوسرا اُتارنے
اور اس کے گھر کے سامنے کچر ادا کر رہتے تنگ کرنے سے پرہیز کرے۔ اور اپنی
عمارت بند کرنے سے اس کے گھر کی ہو کو بند کرے۔ اور مک و پانی اور انکار
کے جیسے چیزوں کو منع کرے۔ اور خرید کر کے لایا سوئیٹھ سے کچھ اسکو بھیجے
یا اس کے نظر سے چھپا دے۔ اور اپنے دیگ کی بوہمائے کو نہ بیچا دے مگر
اسوقت کہ اس میں سے کچھ اسکو بھیجے۔ اور اس کے قصورات سے حتی المقدور درگزر
اور اپنی بی بی کے ساتھ خوبی سے گزاران کرے۔ آیا ق کہ اُنکے ساتھ اچھی
طور سے زندگی کیا کرو۔ اور آئی ح جو کوئی اپنی بی بی کی بد مزاجی پر صبر
کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو ایسا اجر دے گا جیسا کہ توب علیہ السلام کو ملا پر دیا تھا اور جو توب
اپنے خاوند کی بغضی پر برداشت کرے گی خدا تعالیٰ اسکو ایسے کے برابر ثواب دے گا
اور اپنی بی بی کے ساتھ کھینچ و دل لگی کیا کرے۔ آئی ح کیوں باکبر کو نکاح
نہیں کیا کہ تو بازی کرتا اس کے ساتھ اور وہ تجھ سے ۵ اور قبض و ضبط کو بھی نہ
چھوڑے۔ آئی ح عورتوں کے رے کا خلاف کیا کہ وہ برکت اُنکے مخالف
میں ہی ۵ اور عورت کے ساتھ غیرت مند رہے کہ ابتدا میں اغاض کر نیٹکا

انجام فتہ ہی اور ائی ح تحقیق اللہ تعالیٰ غیر رکھتا ہی اور مومن بھی غیر رکھتا
 ہی اور غیر رکھتا ہی خدا تعالیٰ جبکہ مومن بندہ مرتکب بفعل حرام ہو اور غیر
 رکھنے میں حد سے نہ بڑھے۔ ائی ح تحقیق بعض غیر توں سے ایک غیر ایسی
 ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ ناپسند رکھتا ہی اور وہ غیر مردکی ہی جس جگہ میں کہ تنگ
 و شبہ نہ ہو اور عورت کتیں مبی کو جانے سے منع کرے۔ اور اسکو نفقہ دینے
 میں حد اعتدال نگاہ رکھے۔ آیا ق مست رکھ اپنے ماتھے کو گردن سے باندھا ہو
 اور مت کھول دے اسکو پورا کھولنا اور خصوص اپنے لئے اچھا کھانا اختیار کرے
 بلکہ دونوں اس میں شریک ہو وین کہ اسکی بہت فضیلت آئی ہی۔ اور جو احکام کہ
 عورت پر واجب ہیں انکو سکھاو۔ اور برابری رکھے درمیان عورتوں کے شبہ ناشی
 اور نفقہ دینے میں۔ پس ایک طرف رغبت رکھنے والے کے حق میں آئی ح
 وہ اوکیا قیامت کے دن اس حال سے کہ ایک جانب اسکا شیرازہ بیگا۔ برخلاف
 مباشرت اور محبت کے کہ اس میں عدل ضرور نہیں کیونکہ ان دونوں باتوں میں مرد کو
 اختیار نہیں ہی۔ آئی ح ای باری تعالیٰ یہ سچی میری ہی حسین کہ میں قدرت
 رکھتا ہوں نہ نہیں طاقت ہی مجھکو حسین کہ نہیں طاقت رکھتا ہوں (بہ بات
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت فرمائے جبکہ حقوق اپنے بی بیوں کے برابر ہو

۱۱۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۱۲۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۱۳۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۱۴۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۱۵۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۱۶۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۱۷۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۱۸۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۱۹۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۲۰۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۲۱۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۲۲۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۲۳۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۲۴۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۲۵۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۲۶۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۲۷۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۲۸۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۲۹۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۳۰۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۳۱۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۳۲۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۳۳۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۳۴۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۳۵۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۳۶۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۳۷۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۳۸۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۳۹۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۴۰۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۴۱۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۴۲۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۴۳۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۴۴۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۴۵۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۴۶۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۴۷۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۴۸۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۴۹۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۵۰۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۵۱۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۵۲۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۵۳۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۵۴۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۵۵۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۵۶۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۵۷۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۵۸۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۵۹۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۶۰۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۶۱۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۶۲۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۶۳۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۶۴۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۶۵۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۶۶۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۶۷۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۶۸۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۶۹۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۷۰۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۷۱۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۷۲۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۷۳۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۷۴۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۷۵۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۷۶۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۷۷۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۷۸۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۷۹۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۸۰۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۸۱۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۸۲۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۸۳۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۸۴۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۸۵۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۸۶۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۸۷۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۸۸۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۸۹۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۹۰۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۹۱۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۹۲۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۹۳۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۹۴۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۹۵۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۹۶۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۹۷۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۹۸۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۹۹۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں
 ۱۰۰۔ اللہ تعالیٰ انشاء والوں

(کئے) اور اگر واقع ہووے مخالفت دو طرف سے یا کسی ایک کے جانب سے
 اور وہ مخالفت دور ہونے نہ پاوے۔ پس ضروری کہ وہ حکم تھریں ایک مرد کے
 لوگوں سے اور دوسرے عورت کے جانب واروں سے۔ **ایاق** کہ اگر وہ
 دو نو حکم ارادہ کریں اصلاح کا توفیق دیکھا اللہ تعالیٰ درمیان ان کے ۵ اگر قصے
 کی بنا عورت کے جانب سے ہو خاوند پہلے اسکو نصیحت کرے۔ بعد وراوے پیچھے
 اس کے طرف پیچھے بھرا کر ایک بچھانے پر سونوے۔ بعد ازاں بستر سے اسکو دور
 کرے نہ کہ گھر سے۔ پھر اسکو تین دن جدا کرے۔ اور وہ ناخوشی دینی مقدمات میں توفیق
 دس دن یا بیس دن بلکہ ایک مہینے تک۔ بعد اسکے اسکو ایسا مارے کہ زخم ہونے نہ پاوے
 اور مار نہ توٹے اور خون آلود نہ ہونے۔ **آئی** ح عورت کو کھلاوے جب آب
 کھاتا ہی اور پہناوے اسکو جب آب پہنتا ہی۔ اور اسکے صورت کی تصحیح کرے
 اور نہ مارے اسکو گناہیسا مار کہ جس سے درد نہ ہو اور طلاق نہ دیوے اسکو۔ **آئی**
 ح اللہ تعالیٰ کے نزدیک مباح کاموں میں ناپسند کام طلاق ہی ۵ کیونکہ وہ
 سبب یا نہ اپنا بیگاہی۔ مگر سبب کوئی عورت کے جو شوہر کے جانب سے ہو
 یا سبب کوئی تصحیر کے جو عورت کے طرف سے ہووے۔ یا سبب حکم کرنے
 باپ کے دھوریکہ غرض کی صحیح رہے۔ اور یہ مروی ہی۔ اور **ایاق** ۵

۱۳۰ ان میں سے ایک
 ۱۳۱ یونانی اندیشہ
 ۱۳۲ عورت کے
 ۱۳۳ عورت کے
 ۱۳۴ عورت کے
 ۱۳۵ عورت کے
 ۱۳۶ عورت کے
 ۱۳۷ عورت کے
 ۱۳۸ عورت کے
 ۱۳۹ عورت کے
 ۱۴۰ عورت کے

میں تعلیم ادب کرے۔ اور ساتھوں برس میں اُسکے سونے کا بچہ بنا جاد کرے۔ اور
 دسویں سال غار کے لئے مارے۔ اور بعضے روایات میں تیرھویں سال آیا ہی
 اور سوٹھویں برس نکاح کر دیوے۔ اور ہدیہ سب بچہ کو مساوی دیوے۔ اور
 چھوٹوں سے اور لڑکیوں سے شروع کرے۔ اور کوئی تیرہ فوت ہو تو وہ صوبہ بنا
 اور دو رکت نماز پڑھے کہ یہ سب ثواب ہیں۔ اور نو خرید ملک کی نوے پینشنی
 پکڑے اور دعائے برکت چاہے۔ اور اُسکو پیسے تھکا چکھاوے اور آپ کھانے
 کی چیز کھاوے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اُسکے ساتھ کھاوے اور آپ پہنا سو پہناوے
 اُسکی طاقت سے برہم کر تکلیف نہ دیوے۔ اور دل چاہے تلک رکھے۔ اور
 بچہ عالم نہ دیوے کہ یہ سب مروی ہیں۔ اور آئی ح تم سب رعیت رکھنے
 والے ہو اور پوچھا جاوے اپنے رعیت کے حق سے ۱ اور سب غصے کے
 نہ مارے بلکہ ادب کے لئے۔ اور اُسکی لغزش اور چوک پر نہ مارے۔ اور مارنے
 میں تین بار سے افزود نہ کرے کیونکہ قیامت میں اُسکا بدل ہوگا۔ اور آئی
 ح کہ ستر بار غلو کر اُس سے ۱ (یہ اسکو فرمائے جو پوچھا کہ کتنے بار غلو کروں)
 اور زیادہ مدت گذرے بعد آزاد کرے کہ ایسا کرنے سے آتش و دوزخ سے
 آزادی ہے۔ اور اُسکے ساتھ ہزل و قشقاہ لڑے کہ رعب نکل جاتا ہے۔ اور

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

اپنے گھر والوں کو خھو صاف زندوں کو جو قریب بلوغ نہیں حسنِ اخلاق سے
 آراستہ کرے کہ اس وقت تہذیب آسان ہی۔ اور ایاق^{۱۱} لگنا ہر گھوم اپنے
 کو اور اہل و عیال کو ورنہ کی لگ سے ۱۰ اور کوئی جاندار کو یا مال نہ کرے
 کہ قیامت کے دن اس کا سوال ہوگا۔ اور گھر میں عادت سے پھرے والو کو غذا
 دیوے یہ سب ماثور ہیں۔ اور کسی کے منہ پر نہ مارے اور لگ سے غذا
 نہ دیوے کہ ان دونوں سے منع آیا ہی۔ اور گھوڑے کے آگے ہر روز نہر بار
 چار اور پانی رکھے۔ آئی^{۱۲} ح میں خوبی گھوڑے کی ایسی فرمانبرداری اور
 خوش خوئی میں ہی ۱۰ اور ظالموں کے پاس نہ جاوے تاکہ اجتناب حاصل ہو استحباب
 سے اپنے گھر اور دیرے کے سامنے کے اوپر کچھونے کیونکہ حرام سے خالی
 نہیں ہوتے ہیں اور اجتناب حاصل ہو انکی تواضع کرتے آئی^{۱۳} ح جو کوئی کسی فاسق کی
 بزم کی و تکریم کرے گا گویا بنا سے اسلام کے گرانے پر لک گیا ۱۰ اور بھی اجتناب حاصل
 ہو جائے پاس نظر تین سو نامشرعات پر چپکے رہنے سے اور انکی بقا کے لئے وعادۃ
 سے۔ آئی^{۱۴} ح جو کوئی کسی ظالم کو درازی عمر کی وعادہ کیا تحقیق درست رکھا
 اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ کا گناہ اس کی زمین پر کیا جاوے ۱۰ اور اجتناب ہو انکی
 تعریف کرنے سے اگرچہ راست رہے کیونکہ گناہ پر اعانت کرنا ہی۔ آئی^{۱۵} ح

۱۱۔ مسلمانوں کا فرض ۱۲
 ۱۲۔ منکر اکرام فاسق اسلام
 ۱۳۔ ابن عدی عاتق سے
 ۱۴۔ فقہاء ابن عباسی رحمہ اللہ
 ۱۵۔ ترمذی اور حسن بکری سے
 ۱۶۔ اذامع الفاسق ۱۲

۱۷۔ وفاقہ و بیک نام ۱۲
 ۱۸۔ ج ۱۹
 ۱۹۔ انسان ہونے کا بیان
 ۲۰۔ جیسے مسلمان کے افعال
 ۲۱۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۲۲۔ انسان ہونے کا بیان
 ۲۳۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۲۴۔ انسان ہونے کا بیان
 ۲۵۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۲۶۔ انسان ہونے کا بیان
 ۲۷۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۲۸۔ انسان ہونے کا بیان
 ۲۹۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۳۰۔ انسان ہونے کا بیان
 ۳۱۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۳۲۔ انسان ہونے کا بیان
 ۳۳۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۳۴۔ انسان ہونے کا بیان
 ۳۵۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۳۶۔ انسان ہونے کا بیان
 ۳۷۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۳۸۔ انسان ہونے کا بیان
 ۳۹۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۴۰۔ انسان ہونے کا بیان
 ۴۱۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۴۲۔ انسان ہونے کا بیان
 ۴۳۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۴۴۔ انسان ہونے کا بیان
 ۴۵۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۴۶۔ انسان ہونے کا بیان
 ۴۷۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۴۸۔ انسان ہونے کا بیان
 ۴۹۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۵۰۔ انسان ہونے کا بیان
 ۵۱۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۵۲۔ انسان ہونے کا بیان
 ۵۳۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۵۴۔ انسان ہونے کا بیان
 ۵۵۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۵۶۔ انسان ہونے کا بیان
 ۵۷۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۵۸۔ انسان ہونے کا بیان
 ۵۹۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۶۰۔ انسان ہونے کا بیان
 ۶۱۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۶۲۔ انسان ہونے کا بیان
 ۶۳۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۶۴۔ انسان ہونے کا بیان
 ۶۵۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۶۶۔ انسان ہونے کا بیان
 ۶۷۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۶۸۔ انسان ہونے کا بیان
 ۶۹۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۷۰۔ انسان ہونے کا بیان
 ۷۱۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۷۲۔ انسان ہونے کا بیان
 ۷۳۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۷۴۔ انسان ہونے کا بیان
 ۷۵۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۷۶۔ انسان ہونے کا بیان
 ۷۷۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۷۸۔ انسان ہونے کا بیان
 ۷۹۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۸۰۔ انسان ہونے کا بیان
 ۸۱۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۸۲۔ انسان ہونے کا بیان
 ۸۳۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۸۴۔ انسان ہونے کا بیان
 ۸۵۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۸۶۔ انسان ہونے کا بیان
 ۸۷۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۸۸۔ انسان ہونے کا بیان
 ۸۹۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۹۰۔ انسان ہونے کا بیان
 ۹۱۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۹۲۔ انسان ہونے کا بیان
 ۹۳۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۹۴۔ انسان ہونے کا بیان
 ۹۵۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۹۶۔ انسان ہونے کا بیان
 ۹۷۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۹۸۔ انسان ہونے کا بیان
 ۹۹۔ منکر و بیک نام ۱۲
 ۱۰۰۔ انسان ہونے کا بیان

تحقیق اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہی جبکہ فاسق مع کیا جاوے ۵ اور احتساب
 حاصل ہوا انکی محبت کرنے سے کہ اس میں ظلم کا ارادہ ہوتا ہی۔ اور خدا تعالیٰ اپنے کو
 دیا سو نعمتوں کو سبک جانا لازم آتا ہی انکی فراخی کو دیکھنے سے۔ مگر اس وقت جاو
 کہ رعیت پن کے اطاعت کی رعایت رکھنا اور ان کے ایذا رسانی اور ظلم کو اپنے
 سے یا غیر سے دفع کرنا منظور ہو۔ پس داخل ہووے ایسا کہ خدا تعالیٰ کے حقوق
 کتیں نگہ رکھے۔ اور اگر کوئے آوین اپنے نزدیک تو اکرم کرے انکی دین کی
 عزت کرنے کے بدلے میں اور انکی حشمت عایا میں ظاہر ہونے۔ اور تنہائی میں
 انکی ہتک کرنا جائز نہ ہی اور بر ملا بھی۔ بعد جائے اس بات کے کہ اس بات سے
 رعیت پریشان نہو گے۔ در صورتیکہ دین کا اعزاز اور ظلم کی تھیر اور خدا تعالیٰ کے
 غضب کا اظہار مقصود ہو۔ اور اصل فتویٰ لینا ہی دل سے۔ اور نیت انکو درست
 کر نیکی رہے نہ اپنے کو مشہور کر نیکی۔ اور یہ پہچانے جاتی ہی خوش ہونے سے
 جبکہ نصیحت کا حصول غیر کے جانب سے ہو۔ اور بہتر یہ ہی کہ پر سیر کریں ان سے
 اور ان کے نزدیک والوں سے۔ اور تغافل کرے ان کے احوال سے۔ اور امر معروف
 ونہی منکر پر کر باندھے کہ وہ فرض کفایہ ہی امور فرضیہ میں از روئے فعل کے اور
 از راہ ترک کے۔ اور مندوب ہی مندوبات میں۔ آیات اور چاہئے کہ

لعلہ و لب لباب
 علیہ علیان

جمع و تفکیک از مشہورین
 الیٰ بنیادین و مکتوبات
 دینیون عن الکتب و ادوات
 علم العرفان ص ۴۴

بلکہ اُن کے لئے دعا و استغفار کے طرف مشغول ہوو۔ اور بعد از سخت گونی کرنا ہی
 اور گالی دینا جس میں فحش ہو جیسا اسی جاہل اور احمق اور اس سے تجاوز نہیں
 کرنا در صورتیکہ احتسابِ مسلم پر وقتی کے جانب سے ہونا کا فر کو مسلمان پر غلبہ دینے
 سے استہزا نہ ہووے۔ پس پیچھے تھیز کرنا ہی جیسا کہ میں بازی کے چیزوں کو تو ہینا
 اور شراب کو بیت دینا بعد درانا بعد اُسکے مارنا۔ اور یہ مراتب مذکورہ بقدر
 طاقت کے ہیں۔ اگر کسی طور کی قدرت ہو تو دل سے اُس کام کی کراہت رکھے
 آئی ۱۳۳ اگر طاقت نہ ہو پس دل سے ۱۳۴ اور یہ ضعیف ترین ایمان سے ہی
 اور اگر گناہ پر اتر جانے کا گمان ہو تو اُس وقت میں احتساب واجب نہیں
 بلکہ مستحب ہی واسطے ظاہر کرنے امر دین کے۔ اور اگر ایسا گمان ہو کہ سبب احتساب
 کے کسی مکر وہ کو پہنچے یا کوئی دوسرے بد فعل کا مرتکب ہو جاوے تو اس وقت
 حرام ہی۔ مگر جس وقت کہ اس اندیشے کے ساتھ باز رکھے جائیگا گمان بھی ہو تو
 اپنے دل سے فتویٰ لیوے اور صلاح امر میں خوب فکر کرے اور ظن غالب کا
 اعتبار کرے نظر کرتے اعتدال احوال اسکے۔ کیونکہ بزدل قریب جانتا ہی ضرر
 بعید کو اور وحیث برعکس اسکے۔ اور محتسب جاسوسی کرے مانند کان یا ناک
 لگا رکھنے کے جو واسطے دریافت آواز سازوں کے یا بوے شراب کے ہو۔ یا تھو لٹنے

۱۳۵ اگر سوسہ والوں
 و غیرہ مذکورین کے فتویٰ
 ۱۳۶ یعنی ذنی سال استغفار
 ۱۳۷ احتساب ہو تو ۱۱
 ۱۳۸ خان لبریطل
 ۱۳۹ بقیہ ۱۱
 ۱۴۰ عذر کی لئے غلبہ یعنی
 دست و زبان کی طاقت
 ۱۴۱ نہ تو دل سے ناراض
 رہے اور مکر وہ
 ۱۴۲ جانے والا
 ۱۴۳ کو بغیر کوئی چیز
 ۱۴۴ ہو ۱۱
 ۱۴۵ یا بغیر کوئی چیز
 ۱۴۶ کا اندیشہ رہا ۱۱

سے اُس چیز کے جو پترے کے نیچے چھپی ہو۔ پس ایسا کرنا منع ہے۔ اور گھر میں
 گھس جاورے جبکہ آواز مزامیر کا بلند ہو۔ اور غیر مکلف جو کوئی کچھ یاد دہانہ ہو اُس پر
 بھی احتساب کرے کیونکہ محتسب علیہ میں عقل و بلوغ رہنا شرط نہیں ہے۔ اور محل
 خلاف میں احتساب نہ کرے جیسا کوئی شافعی مذہب رکھنے والا کھوڑ پھوڑ کھانے
 سے۔ اور گناہ صادر ہونے کے آگے کیونکہ وقوع اُس کا شکوک ہی۔ اور نہ بعد لنگام
 کر چکنے کے کیونکہ وہ حق حاکم کا ہی۔ اور احتساب کئے جانے والے پر واجب ہے کہ
 امر معروف و نہی منکر کو قبول کرے۔ اور جو کچھ کہہ ہو چکا اُس پر عذر خواہی بجالا
 کہ یہی طریق مانور سلف کا ہی۔ اور گناہ پر اصرار کرنے یعنی آزار جانے والے کو خدا
 تعالیٰ کے واسطے دشمن رکھے۔ ایسا کہ اُس سے منہ پھیر لیوے۔ اور امانت کر
 اور اُسکی یاری و مدد گاری کو چھوڑ دیوے۔ اور اُسکے مقاصد و مطالب کو جو
 نفعین معصیت ہوں باطل کرے نہ کہ اغراض غیر معصیت کو۔ اور اگر اُسکو نصیحت
 قبول کرنے پر رغبت دلانے یا حق اسلام کے نظر کرتے اعانت کریں تو بھی مستحسن
 ہی۔ کیونکہ سب حالات مختلف ہیں نیت کے ساتھ جیسا اعانت کرنا بہ سبقت
 کے یا اعانت کرنا تا نصیحت قبول کے فسق سے باز آوے جب جانے کہ اور لوگ
 اُس مستمع کی اقتدا کریں گے یا وہ علانیہ لوگوں کے روبرو فسق کریگا پس اعلیٰ

۱۵ جگہ پر احتساب کرے
 ۱۶ کیا جائیگی
 ۱۷ احتساب نہ کرے
 ۱۸ احتساب نہ کرے

۱۹ باطل نہ کرے

پیشاب / اسٹریٹو فوٹو

عنه من غير علمه
عائدة عليه السلام ان
الجنة التي هي في الدنيا
ومن لان الروايات
عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال

نہ کرے اسکی یہاں تک کہ سلام کرنا چھوڑ دیوے۔ کیونکہ سلام ساقط ہونا ہی کسی آدمی
 سبب سے بھی۔ اَلْحُجُّ کوئی جھڑکا صاحب بدعت کو کھڑو دیتا ہی اللہ
 تعالیٰ اسکے دلیں ایمان اور جو کوئی اسکی امانت کرے امن دیتا ہی اللہ تعالیٰ اسکو
 جبری گھبراہٹ کے دن میں اور جو کوئی نرم گوئی کرے اس سے یا اسکی اکرام
 کرے یا ملاقات اسکی خوشی سے کرے پس تحقیق کہ وہ سبک جانا اس چیز کو جو
 نازل کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے محمد پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تہائی میں اپنے دل
 طلب فتویٰ لیوے کہ آیا وہی شخص کے ساتھ اظہارِ عداوت بہتری یا اگر معصیت
 سے باز رہنے کے لئے انصیحت و خیر خواہی کے ساتھ نرمی کرنا بہتر۔ اور ایسے کے
 ساتھ جو لوگوں پر ظلم کرے احسان نہ کیا جائے کہ اس میں گویا مظلوم کے حق میں
 بدی کرنا ہی کیونکہ رعایت بہتری مظلوم کے حق میں۔ بخلاف اسکے جو اپنے حق
 میں ظلم کرتا ہو اسکے ساتھ احسان کرے۔ اور نرمی کو راہ کے کنارے گئے
 سرکار روکے۔ اور آپ ہو کر اسکو سلام کرے۔ اور لفظ علیک سے زیادہ فکر
 سکے جواب سلام میں اور وہ مسلمانوں کی جماعت میں ہو تو السلام علی من
 تبع الہدیٰ اور اسکے چھینک کے جواب میں ہذاک اللہ کہے نہ یرحمکم اللہ اور
 اسکے پرستش گاہ کے طرف اسکو راہ نہ بناوے اور مصافحہ نہ کرے اگر کرے تو

عبدالحق

سلام و جزا بوقی

ہاتھ دھو لیں اور اس کے جنازے کے سامنے نہ سہے بلکہ جب دیکھتے ہیں پھر نہ سہے

نواں باب خموشی کے فوائد اور زبان کے آفات کے ہمیش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُنکی سچ بہت سے گناہوں فرزند آدم کے اُنکی زبان میں ہیں پس خاموشی میں
 بردباری اور خاطر جمع اور عبادت کے لئے فارغ دلی اور دین و دنیا کے آفتوں
 سے سلامتی ہے۔ کیونکہ بلا دھڑے لگی ہی ساتھ گھٹا کرے۔ از انجملہ لایعنی یعنی بے فائدہ
 کلام کرنا ہی جہنم نہ گناہ ہو نہ نواب کیونکہ اُس میں ضائع کرنا وقت کا اور سخت ہونا
 دیکھنا اور مست ہونا بدن کا اور دھیل میں پرہیزگار کا اور تصدیق دینا
 نویسندگان اعمال کو اور یہودگی سے بھرا ہوا نامہ خدا تعالیٰ کے جانب بھیجنا۔
 اور قیامت کے دن اُس کے حضور میں اُس نامے کا بر ملا پڑھا جانا اور تب تک
 دخول جنت سے باز رہنا اور اُس بیفائدہ گفتگو کا حساب دینا اور ملامت
 و سرزنش پانا اور حجت سے عاجز ہونا اور خدا تعالیٰ سے شرمندگی اٹھانا
 ہی۔ اُنکی سچ مرد مسلمان کے خوبیوں سے بیفائدے کو چھوڑ دینا ہی ۵
 اور از انجملہ فضول کوئی بیفائدے کی گفتگو میں حاجت سے زیادتی کرنا۔
 اُنکی سچ مبارکبادی ہی اُس شخص کو جو کلام زوائد سے اپنی زبان کو باندھ

۱۔ ان کی زبان سے نکلنے والی باتوں میں سے
 ۲۔ جس میں کوئی فائدہ نہ ہو
 ۳۔ جس میں کوئی حاجت نہ ہو
 ۴۔ جس میں کوئی شرم نہ ہو
 ۵۔ جس میں کوئی فائدہ نہ ہو

۱۔ اُنکی زبان سے نکلنے والی باتوں میں سے
 ۲۔ جس میں کوئی فائدہ نہ ہو
 ۳۔ جس میں کوئی حاجت نہ ہو
 ۴۔ جس میں کوئی شرم نہ ہو
 ۵۔ جس میں کوئی فائدہ نہ ہو
 ۶۔ جس میں کوئی فائدہ نہ ہو
 ۷۔ جس میں کوئی فائدہ نہ ہو
 ۸۔ جس میں کوئی فائدہ نہ ہو
 ۹۔ جس میں کوئی فائدہ نہ ہو
 ۱۰۔ جس میں کوئی فائدہ نہ ہو

رکھا اور افز و مال کو راہِ خدا میں دیا ۱۰ اور از انجملہ باطل کاموں میں دو بے رہنا
 ہی جیسا غور توں کی تعریف اور فاسقوں کے حکایات اور دو متمذوں کے
 حالات اور سلاطین کے تواضع اور جنگبائے صحابہ اور مذاہب باطلہ کے بیان
 طرف لگے رہنا۔ آئی شرح برے گناہگاروں سے قیامت کے دن اکثر و
 لوگ ہیں جو فکرِ باطل میں دو بے رہتے ہیں ۱۱ اور یہ حرام ہی اور پہلے دو قسم
 مکروہ ہیں اور ان تمام کا سبب علم بے نفع میں حرص کرنا اور باتوں میں خوش
 طبعی کرنا تیاراں اسکو دوست رکھیں اور اوقات بھلانا ہی پس انکا علاج یہ
 ہی کہ موت کے آنے کو اور خدا تعالیٰ کے سوال کو اور نقصان کو جو وقت کے
 ضائع کرنے میں ہی یاد کریں اور گوشہ نشینی اختیار کرے کہ بہت نافع ہی
 اور نہ میں خرمے کی بیج رکھے یوں ہی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 کرنے سے روایت ہی۔ اور بعض ضروری باتوں سے بھی سکوت اختیار کرے
 اور از انجملہ جھگڑنا لوگوں سے سو وہ دوسروں کے کلام پر طعن کرنا ہی۔ ایسا
 کہ اسکا ضلعاں ہوا ظاہر ہو وے یہ حرام ہی۔ اور ایسے حال میں سکوت کرنا واجب
 ہی۔ یا استفادے کی راہ سے پوچھنا یا زحمت سے آگاہ کرنا۔ آئی شرح جو
 کوئی جھگڑا چھوڑ دینے کو لوگوں سے درحالیہ کہ حقیقت رکھتا ہو بنائے جاتا ہی

۱۰۔ جو ان کے پاس ہیں
 ۱۱۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۱۲۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۱۳۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۱۴۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۱۵۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۱۶۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۱۷۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۱۸۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۱۹۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۲۰۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۲۱۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۲۲۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۲۳۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۲۴۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۲۵۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۲۶۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۲۷۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۲۸۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۲۹۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۳۰۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۳۱۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۳۲۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۳۳۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۳۴۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۳۵۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۳۶۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۳۷۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۳۸۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۳۹۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۴۰۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۴۱۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۴۲۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۴۳۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۴۴۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۴۵۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۴۶۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۴۷۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۴۸۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۴۹۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۵۰۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۵۱۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۵۲۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۵۳۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۵۴۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۵۵۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۵۶۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۵۷۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۵۸۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۵۹۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۶۰۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۶۱۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۶۲۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۶۳۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۶۴۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۶۵۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۶۶۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۶۷۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۶۸۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۶۹۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۷۰۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۷۱۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۷۲۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۷۳۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۷۴۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۷۵۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۷۶۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۷۷۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۷۸۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۷۹۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۸۰۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۸۱۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۸۲۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۸۳۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۸۴۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۸۵۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۸۶۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۸۷۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۸۸۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۸۹۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۹۰۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۹۱۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۹۲۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۹۳۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۹۴۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۹۵۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۹۶۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۹۷۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۹۸۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۹۹۔ اس کے بعد ان کے پاس
 ۱۰۰۔ اس کے بعد ان کے پاس

اُسکے لئے گھرِ جنتِ اعلیٰ میں اور جو کوئی کہ خود باطل پر رہتے ہوئے جھگڑا چھوڑ
 بنایا جاتا ہے اُسکے لئے گھرِ اسفلِ مقام میں جنت کے ۷۰ اور ازاجملہ جدلیئے
 منہ زوری ہی جو علاؤ رکھتی ہی اظہارِ مذہب میں اور وہ یوں پہچانے جاتی
 ہی کہ مخالف راہِ راست پر آنے سے ناخوش ہووے اور اُسکے اظہارِ خطا
 کے در پی رہے اور اپنے فضل کو ظاہر کرے۔ آئی ^{۱۱} پہلی بات جس سے
 ہند لیا پروردگار نیز اچھے سے اور منع کیا مجھے اس سے بعد مانع ہتوں کی
 پرستش اور شراب پینے کے لوگوں سے منازعت کرنا ہی ۷۰ اور سب اسکا
 جہاں اور غصہ ہی اور ہر ایک کا علاج اُسکی جاے پر مذکور ہوا اور ازاجملہ خصوصت
 ہی جو وہ بزعمِ زبانی ہی اپنا حق لینے کے دعوے میں یا اُسکے رد میں آئی
^{۱۲} آخ بدتر لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہیں جو سختی سے خصوصت
 کریں ۷۰ یہ حرام ہی سوائے مظلوم کے جو قوت پہنچاوے اپنے دلیل کو
 اور روئے شرع کے جس حال میں کہ مقدارِ حاجت پر بس کر نہ لالہ ہو لاکھ ہتیر
 خصوصت ہی کیونکہ دشوار ہی باں کو حدِ اعتدال پر پھیرنا۔ اور گناہ میں
 ڈالنے والے ابواب سے پرہیز کرنا۔ مانند کینہ اور غصہ اور گالی گلوچ اور ایک
 مسلمان کے غم کی خوشی اور فوجِ خوش کلامی کے اور ازاجملہ حربِ زبانی ہی

۱۱ ان اولیٰ علیہ السلام
 ۱۲ وشراب الخمر وکلمات الرجال
 ۱۳ جہاں اس کے

۱۱ علیہ افضل الصلوات
 ۱۲ اللہ تعالیٰ الالہ الغنی
 ۱۳ بخاری عالیہ سے

جو موزوں مقتدی بولنے اور باتوں کو سنوانے میں بناوٹ کرے۔ ائی^{۱۲} ح
 میرے امت کے بدوے لوگ ہیں جو کلام میں چرب زبانی کرتے ہیں ۱۰ اور
 سبب اسکا ظاہر کرنا ہی فصاحت و بلاغت کو۔ مگر وعظ میں الفاظ کو آہستہ
 کرنا تاوانوں میں تاثیر بخشنے جائز ہی۔ اُس میں بھی حد سے نہ برے۔ اور از انجملہ
 فحش یعنی پوچ باتوں کو صراحت بولنا ہی جیسا لفظ جماع کا اور پیشاب اور جدام
 کا اور تیری جور و وغیرہ۔ ائی^{۱۳} ح فحش گوئی اسلام کی خوبی سے نہیں ۱۰
 اور از انجملہ کسی کو گالی دینا ہی۔ ائی^{۱۴} ح مسلمان کو گالی دینا فسق ہی ۱۰
 اور سقد رخصت ہی جیسا کہ کہے کہا تو فلا نے قبیلے سے نہیں ہی۔ اور ای
 بد خو کہا جھکو حیا نہیں۔ ای احمق۔ ای نادان کہ تو کہ نادانی اور حماقت سے
 کوئی خالی نہیں ہی۔ اور از انجملہ لعنت یعنی کسی کے لئے دوری چاہنا ہی خدا
 تعالیٰ کی رحمت سے۔ پس وہ گویا حکم کرنا ہی خدا تعالیٰ پر یہ کہ کسی کے حق میں بلکہ
 کسی کافر کے مردے پر بھی جائز نہیں اس لئے کہ شاید اسلام لایا ہو مگر جس وقت کہ جان
 لیا ہو کہ موت اسکی کفر پر ہوئی جیسا ابوجہل اور فرعون۔ اور کسی زندہ کافر
 پر بھی لعنت درست نہیں احتمال رکھتا ہی شاید کہ وہ اسلام لاو۔ بخلاف
 مسلمان پر جو رحمت بھجئے تین اسلئے ہی کہ اسلام اسکا قائم رہے اور یہ

۱۲۔ نذر اسی تالون
 ۱۳۔ بیشد و ن فی کلام
 ۱۴۔ بہت فافہ و غلط
 ۱۵۔ بزد و فحش و اوج
 ۱۶۔ و غیرہ یعنی
 ۱۷۔ گالی دینا
 ۱۸۔ نام باقی کا
 ۱۹۔ صراحت بولنا
 ۲۰۔ ایس میں اسلام
 ۲۱۔ جابر سے
 ۲۲۔ اسباب
 ۲۳۔ شیخین
 ۲۴۔ بن سحر سے

۲۵۔ قرآن و حدیث

مستحب ہی۔ اور کافر کو کفر پر ہی ثابت رہنے کا سوال کرنا کفر ہی۔ مگر جاننا
 ہی کہ قول عام ہے جیسا کہ کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ کافروں پر اور بہتر
 ہی کہ ایسا کہنے کو بھی ترک کرے۔ کیونکہ یہ بھی لا حاصل کلام سے ہی۔ آئی
 ح^{۱۱} مسلمان لعنت کرنا والا نہیں ہوتا ہی۔ اور از انجملہ گناہ کی نسبت
 کرنا ہی طرف کسی مسلمان کے۔ مگر ایسا گناہ کہ معلوم ہوا ہو بعد تحقیق کے۔
 اور از انجملہ کسی پر بد عا کرنا۔ آئی ح^{۱۲} تحقیق مظلوم البتہ بد عا کرنا ہی
 ظالم پر یہاں تک کہ بدلہ ہو جاتا ہی اُسکے ظلم کا پھر باقی بھی رہ جاتی ہی
 ظالم کے نزدیک مظلوم کم زیادتی روز قیامت میں۔ اور از انجملہ خوش
 طبعی یعنی دل لگی کرنا جس سے کسی کا دل خوش ہو۔ یہ بھی یہی کہ اُس سے
 بہت معاصی و عیوب پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ یہ عقل مند کا۔ اور گستاخی و ان
 کی۔ اور زائل ہونا بد باری کا۔ اور دور ہونا شیرینی محبت کی۔ اور
 غافل ہونا خدا تعالیٰ کے ذکر سے۔ اور سیاہی دل کی۔ آئی ح^{۱۳} جھگڑا
 ست کر اپنے برادر کے ساتھ اور دل لگی مت کر اُس سے۔ مگر کبھی کبھی منہ کی
 رخصت ہی اگر غالی رہے کذب سے یہ مروی ہی۔ اور از انجملہ استہزا
 یعنی تھما کر نا ہی ایسا کہ عمارت کرے کسی کی اُسکے عینوں کو رو رو کر کرنے

۱۱۔ انون لکھن
 ۱۲۔ زیدی ابن عمر
 ۱۳۔ علی بن ابی طالب

۱۴۔ علی بن ابی طالب
 ۱۵۔ حدود و مصالح
 ۱۶۔ مقدمات میں گواہی

۱۷۔ دنیا
 ۱۸۔ انظر

۱۹۔ علی بن ابی طالب
 ۲۰۔ علی بن ابی طالب

۲۱۔ علی بن ابی طالب
 ۲۲۔ علی بن ابی طالب

۲۳۔ علی بن ابی طالب
 ۲۴۔ علی بن ابی طالب

۲۵۔ علی بن ابی طالب
 ۲۶۔ علی بن ابی طالب

۲۷۔ علی بن ابی طالب
 ۲۸۔ علی بن ابی طالب

۲۹۔ علی بن ابی طالب
 ۳۰۔ علی بن ابی طالب

۳۱۔ علی بن ابی طالب
 ۳۲۔ علی بن ابی طالب

۳۳۔ علی بن ابی طالب
 ۳۴۔ علی بن ابی طالب

۳۵۔ علی بن ابی طالب
 ۳۶۔ علی بن ابی طالب

۳۷۔ علی بن ابی طالب
 ۳۸۔ علی بن ابی طالب

۳۹۔ علی بن ابی طالب
 ۴۰۔ علی بن ابی طالب

۴۱۔ علی بن ابی طالب
 ۴۲۔ علی بن ابی طالب

۴۳۔ علی بن ابی طالب
 ۴۴۔ علی بن ابی طالب

۴۵۔ علی بن ابی طالب
 ۴۶۔ علی بن ابی طالب

سے از روئے قول یا فعل کے جس سے دوسروں کو ہنسی ہو یہ حرام ہی کیونکہ سبب
 کا ہونا ہی۔ اور آیا **ق** تختہ نہ کرین کوئی گروہ تم میں سے دوسرے گروہ کے
 ساتھ شایکہ وہ سے بہتر ہیں تم سے۔ اور آئی **ح** جو کوئی عیب کرے مسلمان
 بھائی کا اس گناہ سے کہ جس سے وہ توبہ کیا ہو نہیں مریگا وہ عیب کرینو الا
 جب تک کہ خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو ۵ مگر ایسے کے ساتھ کر سکے جو شہر یا
 ہی اپنی ذات میں مسخرگی کو کہ خوش طبعی کیا جاتا ہی پس ۵ داخل مزاج ہی
 اور از انجملہ کسی کے بھیند کو ظاہر کرنا کہ وہ دوں تمہی ہی اور اس میں ایذا و حقارت
 غیر کی ہوتی ہی۔ آئی **ح** حلال نہیں ہی کسی ٹومن کو کہ کھولے اپنے منہ
 پر وہ چیز جو اسکی ناپسند خاطر ہو۔ آئی **ح** جب کہا کسی نے ایک بات اور
 پھر اور ہر اور دیکھا وہ امانت ہی ۵ اور از انجملہ وعدہ کرنا ہی قصہ خلا
 کہ نیکے پس یہ میں علامتوں سے نفاق کے ایک ہی۔ اور واجب ہی فاکرنا
 ہر ایک وعدے میں جو سمجھا گیا ہو اس وعدے سے بخرم اور تاکید اگرچہ ساتھ
 اس کے لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کا بھی بولا ہو۔ آیا **ق** وفا کرو تم وعدوں کو ۵
 اور آئی **ح** وعدہ کرنا مانند وین کے ہی یا عظیمہ کے ۵ اور معذور رکھا جا
 اگر وعدہ خلاف کرے بسبب کسی عذر کے پس نیسے کے حق میں آئی **ح**

وہ صورت کہ گناہ کی عیب
 سے غالی ہو اور وہ مسلمان
 ان کو دیکھ کر کہ وہ کون سا ہے
 اس کے لئے کہ وہ کون سا ہے
 اس کے لئے کہ وہ کون سا ہے
 اس کے لئے کہ وہ کون سا ہے

۵۱۱
 عظیمہ ۱۲ طبری علی سے
 عظیمہ ۱۲ طبری علی سے

خلاف و عدیش گناہ ہونگا اگر نیت و فکر نیکی ہو ۱۰ لاکھ بھی وعدہ خلائی کا
 صورت میں رہنے سے بہتر ہی کہ وعدہ کرنے کا اثر از کرے۔ اور از انجھ دروغ
 کوئی سزوہ حرام ہی۔ مگر جس وقت کہ اسکو چھوڑنے میں اس سے بڑی قیامت
 واقع ہووے جیسا بھینڈوں کے چھپانے میں اور انکار کرنے میں اس
 مکان کے جاننے سے کہ جس میں کوئی چھپا ہوا ایسے ظالم کے خوف سے جو اس کے
 قتل کا ارادہ رکھتا ہی۔ یا انکے نسبت سے بولنے کے اس میں خوبی ہو جیسا صلح
 کرنا میانجی کا درمیان دونوں کے کیونکہ احادیث میں کذب کے صدمت سے استنا
 اتنی ہی جنگ میں اور صلح کرانے میں اور اپنی جورو کے ساتھ بات کرنے میں
 اور دروغ جاری نہیں ہی در صورت مساوی رہنے دو نو جانب کے کیونکہ
 اصل اسکا بد ہی اور بہتر ہی چھوڑنا اسکا اپنے ذاتی حاجت میں نہ کہ غیر کی
 حاجت میں اگر ممکن ہو ترک اسکا کیونکہ جھوٹہ مباح ہونے کے امور کی پہچانت
 بہت دشوار ہی۔ اگرچہ دروغ کہنے سے بھی ہو کیونکہ اس میں بھی کسی کو گمان
 دروغ پر ثابت رکھنا اور غلطی میں دالنا ہی۔ اور اگر ترک ممکن نہ ہو پس کہنے
 سے اوکوے جیسا کسی بات کے انکار میں یوں کہے کہ خدا نے تعالیٰ
 جانتا ہی اسکو جو میں کہا ہوں اور صحبت کی انکار میں یوں کہے کہ جب سے میں

صلح سے ذمہ داری کرے
 وعدہ کا نفع و نقصان
 برابر رہتا ہے ۱۲

تجھ سے جدا ہوا نہیں اُٹھایا ہوں پہلو پہنا بچھونے پر سے گروہ جو اٹھایا اللہ تعالیٰ
 بعد ازاں کذب تصریح سے کرے۔ اور دونوں صورت میں نیت معتبر ہی
 اور دل سے فتویٰ طلب کرنا ہی۔ اور بعضے انواع کذب سے بے پروائی کرنا عہد
 کی زیادتی میں ہی مبالغے کے ساتھ ایسا کہ کہے میں سوا بار کہا ہوں گناہ
 کا ہوتا ہی اگر ایک ہی بار کہا ہو یا مانند اس کے۔ اور گناہ گار نہیں ہوتا
 ہی در صورتیکہ حدِ معرود سے تجاوز کیا ہو۔ بائیں کلام میں مبالغے کی عادت
 نہ رکھے کیونکہ اس سے گناہ میں گرتیگا اندیشہ ہی۔ اور جھوٹ کے اقسام سے
 کھانی کی خواہش کو چھپانا ہی۔ اُنی ^{۱۱} بھوک کو اور جھوٹ کو جرج مت کرو
 اور بڑی جھوٹ قسم میں ہی کیونکہ وہ کناہ کبار سے ہی اور اُس میں بھی تہمید
 مثال کے کہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہی یہ کہ تحقیق ایسا ہی ہی کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام
 سے مروی ہی کہ ویسا کہنا ترے گناہوں سے ہی۔ اور اخبار اور رویا میں
 جھوٹ کہنا بھی ویسا ہی ہی کیونکہ یہ دونوں ترے بہتانوں میں محسوس ہیں
 اور از انجیل غیبت کرنا اس باب میں اُنی ^{۱۸} یاد کرنا تر اٹھائی کو بیٹے ایسی
 صفت سے کہ وہ گروہ جانے اس کو۔ اور بطور اجمال کے کہنا جائز ہی۔
 اُنی ^{۱۹} کہا حال ہی لوگوں کا جو ایسا کرتے ہیں۔ مگر ایسا اجمال کہ جس سے

۱۱۔ اگر کذب بالکلیات سے
 کلام نہ ملتا ہو ۱۲

۱۳۔ اعتبار منسک سے

۱۴۔ عادت و عبادہ
 سے بڑا کیا ہو ۱۵

۱۶۔ لا یجوز جو عادت و عبادہ
 اس میں غیبت سے

۱۷۔ احادیث
 سے غیبت کی

۱۸۔ معنی میں
 ۱۹۔ ذرا کہ غیبت کا

۲۰۔ کیونکہ
 ۲۱۔ باقی اور غیبت
 ۲۲۔ کہ ۱۳ ابوداؤد وغیرہ

شخصِ محسن سمجھا جاوے جاؤ نہیں جیسا کہہ کر ایک جماعت آج کے دن
 مجھ پر سے گزری جسکا ایسا حال تھا اور غیبت کے اقسام ہیں صراحتہ زبان پر لانا
 اور قریض یعنی کلمۂ بُیان کرنا کہ فحاشی کا تو بہ خدا تعالیٰ قبول کرے۔ سگر
 ہی اللہ تعالیٰ کا جو نگاہ رکھا جھکو صحبت سے بادشاہ کے۔ اور ہاتھ سے
 اشارہ کرنا۔ آئی شرح نام دہرنا اشارے سے ساتھ عیب کے غیبت ہی
 اور آنکھ سے اشارہ کرنا اور کسی کے معیوب کام کو بطور نقل کے بتلانا اور
 ہر ایک حرکت جو خبر دیوے غیبت کے لیے سب حرام ہیں۔ آیا ق غیبت
 کو بعض تم میں سے بعض کی کہا دوست رکھتا ہی کوئی تم میں یہ کہ
 کھاوے گوشت اپنے برادرِ ریت کا ۱۰ اور آئی شرح غیبت کرنا سخت
 تر ہی تیس بار زنا کرنے سے اسلام میں ۱۰ اور سب غیبت کا تشفی پانا
 غصے سے اور یاروں کی موافقت کرنا خوف سے اپنے کو گراں سمجھنے کے
 اور ایک بے کام اپنے کو پاک بنانا ایسے لئے اسکی نسبت غیر کے طرف کرنا۔ اور اپنے فرائض کو
 شخص کرنے سے بچانے کے لئے اگے ہی اس شخص کی بدی بولنا چھینا اور برائی اور حسد
 اور سحر ہی اور مانند اسکے اور علان سکایا کرنا ان مواعید کو جو اس بائین وارد ہو گئیں اور
 دفع کرنا سب غیبت کو ان اعمال جو بر موع بیان کئے گئے ہیں اور غیبت کی رخصت ہی مظلوم

من قول الامام علي عليه السلام ان الدنيا دار غرر

ایق دوست نہیں رکھتا ہی اللہ تعالیٰ بد بات کا ظاہر کرنا اگر اُس شخص سے جو ظلم کیا گیا ہو۔ اور آئی ^{۲۱}ح تحقیق حقدار کو بات کرنیکی جا ہے ہی ۱۰ اور نام شروع کام کے بدلے کے لئے مدد چاہنے میں۔ اور کسی گنہگار کو درست کرنے کے لئے یہ مروی ہی اور مفتی سے فتویٰ طلب کرنے میں کیونکہ منع نہیں کئے گئی ہندو سفیان کے بچل کو ذکر کرتے اُسکا مال بے اطلاع لینے کو اور اس میں بھی کنایہ بیان کرنا بہتر ہی۔ اور ایسے کو درانے میں جسکا فسق یا ضرر غیر کے طرف مسریت کرنا اندیشہ ہو۔ آئی ^{۲۲}ح بیان کرو تم فاجر کی بدی تاکہ لوگ اُس سے احتراز کریں۔ آئی ^{۲۳}ح لاکن معاویہ مرد و روش ہی کچھ مال اُس کے پاس نہیں اور ابو جہم نہیں الگ کرتا ہی عصا کو اپنے عیال کھانچ کر تو اُسار بن زید کتیں ۱۰ اور مشہور رہنے میں کسی کے معیوب نام سے جیسا شب کو راولنگر اُسکا بھی ترک اولیٰ ہی اور برعلافت کرنے والے کے حق میں۔ آئی ^{۲۴}ح جو کوئی حیا کا پروہ اپنے منہ پر سے گراوے پس ذکر اسکی غیبت نہیں ۱۰ اسی طرح اور کوئی غرض صحیح سے غیبت کی رخصت ہی۔ اور اصل اس میں دل سے فتویٰ لینا ہی اور از انجھ چارتی بولنا ہی یعنی غیر کے حق میں کہے گئی نالائق بات کو اُس کے پاس پہنچا نامزدہ حرام ہی۔ آیا

۱۲- ابن
 ارجیا و عن وجہ فلان
 و من اتقى حجاب
 غضب و جحش
 ما تراهی من شیب
 یرجی کہ بین الحظیف
 بن سفيان خود بخاک
 جگر او را چسباده و
 بن تخصص طلاق و با
 عرف کنز و ج برادر
 فرستاد بکنه طاعت
 حضرت اسبق

۵۹ یعنی شرعی حیبا کی
خائن یا ستموئی امانت
کھنا یا تو سکی
علوم کرانا

قراطعت است کہ غیبت کر نیوالے چغنی کے لئے جلنے والی کی ۛ اور آئی
 ح آگاہ رہو میں خبر دیتا ہوں کہ تمہارے مین کے بد تروں کی کہ جانو الے
 ہیں سخن چینی کو ۛ اور سب چغنی کا ارادہ شرارت کا ہی قائل کے حق میں مائے
 والے کے پاس اپنی دوستی ظاہر کر نیکا یا خوش حالی دلا نیکا پس سامع پلام
 ہی کہ اسکو جھٹلا دے کہ چونکہ چاری خور فاسق ہی اور ویسے کا کلام قبول
 کرنے کے قابل نہیں ۛ اور از انجملہ باہم دشمنی رکھنے والوں کے ساتھ ہر ایک کی
 مرضی خواہ بات کرنا سو یہ ہفاق ہی ۛ آئی ح جسکو دنیا میں دور وئی
 رہے سو اسکو آخرت میں دوزباں رہینگے ۛ اور از انجملہ لوگوں کی مدح کرنا
 کہ وہ ضرور دیتی ہی مدح کر نیوالی کہ چونکہ مدح ہی فاسق کو خوش کرنا اور ریاض
 گستا اور جھوٹ بولنا ۛ آئی ح ضرورت ہو جاوے کسی ایک کو تمہارے
 کہ ہو کسی کی مدح کر نیوالا تو یوں کہے کہ میں فلانے کے حق میں ایسا گمان کرتا ہوں
 اور ضرور دیتی ہی مدح کو بھی سب پیدا ہونے بڑائی اور ضرور کے ۛ آئی ح
 کا تا تو گردن اپنے بھائی کی اگر وہ تیری مدح کو گوش قبول سے سنا ہو کہ تو ظا
 نیا دینگا ۛ اور اگر مدح سے ضرور نہ تو مدح کرنا سب ہی ۛ آئی ح میں
 فرزند ابن آدم کا سرور ہوں اور مجھ کو فخر نہیں ۛ یعنی میں ایسا جو گستا

من بابی که در این حدیث آمده است، بیان اینست که

بطور امثال امر حق کے ہی نہ ازراہ برائی کے۔ انہی رُوحِ اکوڑن کیا جاوے
ایمان بوجہ کاساتھ ایمان تمام عالم کے البتہ غالب ہوگا ۛ اور ازراہ مجملہ ممنوع الفاظ
سے بات کرنا۔ جیسا باب کے نام کی قسم کھانا۔ اور انکو رکنا نام کرم بولنا۔
اور کسی سے یوں کہنا کہ وہ جو خدا تعالیٰ اور تو چاہا۔ اور بروے کو عیبیٰ اور
بانڈی کو اُنسی اور صاحب کو رپی اور بی بی کو ریتی بولنا۔ لیکن ایسا کہنا بہتر
ہی۔ وہ جو کچھ چاہا خدا تعالیٰ پھر تو جو چاہا اور غلامی و جارہیتی اور سیدی
اور سیدیٰ اور مثال اسکے۔ اور ازراہ مجملہ عام لوگ سوال کرنا ایسے باتوں میں
جنگا سمجھنا اُنپر دشوار ہو جیسا روح کا بھید اور صفاتِ الہی کے حقائق یا
مرض ہو جیسے قضا و قدر کے بھید۔ اور جیسا گمان سے کوئی بات بول نہ سکتا
جس سے کہ دل اُگے کے حال کو بدل دیوے۔ آیا ق پر ہیز کرو تم اکثر
گمانوں سے ۛ مگر جو ق کہ خبر دیا کوئی مردِ عادل اور درمیان اُنکے دشمنی
نہ رہنا معلوم رہے۔ اور کوئی سبب دوسر بھی ہو۔ پس محذور رکھا جائیگا
کیونکہ ایسے خبر کو دروغ سمجھنا بھی بدگمانی ہی اور جیسا گمان سے جاسوسی
کرنا کہ اس میں پردہ وری ہی۔ آیا ق جاسوسی مت کرو تم ۛ اور جیسا
گمانی بات کو سنا۔ آیا ق جبکہ یہودہ بات سننے میں نہ ہنہ پھیر لیتے ہیں

[illegible][illegible]

اُسے ۱۰ اُنکی رَح کہ سنے والا شریک ہی بولنے والا تھا ۱۱ اور اُسکے سنے
 میں دُشمنوں کو اُٹھا بٹھلانا ہی۔ اور جگہ دینا انکو اپنے نفس میں۔ اور نہیں ہی
 قصاص غیبت اور گالی اور جاسوسی وغیرہ میں کیونکہ وہ منحصر ہی حکم شرعی پر
 اور اُنکی رَح اگر کوئی تجھ کو سرزنش کرے اس عیب سے جو تجھ میں ہو تو
 اُسکی سرزنش مت کر اُس عیب سے جو اُس میں ہو ۱۲ اور بعض کہیں کہ مقابلہ کر کے
 ایسی چیز سے کہ حسین دروغ ہو اور ترک مقابلہ کرنا اولیٰ ہی۔ اور تحقیق یہ بات
 ہی کہ اشعار کا پرہیز اور سننا اُسے حرام نہیں کہ وہ سب لذت ہی والا
 ہر قسم کی لذت حرام ہو جاتی اور نہ سبب تہذیب کے والا بلیں اور قمری
 کا آواز سنا بھی حرام ہو جاتا کیونکہ قطع اور مقطع اُسکا تہذیب ہی اور نہ
 سبب غنوم ہونے اُسکی معنی کے وگرنہ سبب غنومات حرام ہو جاتے یا د
 رکھ اُسکو پس اصل شعر کلام مباح ہی اور اُسکا پرہیز جانا بھی مروی ہی اور فحش
 اسی میں مشغول ہو جانے والے کے لئے جو اُنکی ہی اس سبب کہ وہ لایعنی
 مشغول ہی۔ اور اُنکی رَح ہر آئینہ پیت بھرنا کوئی ایک تم میں پیپ سے یہاں
 تک کہ فاسد ہو جاوے بہتر ہی اُس سے جو شعر سے بھرے ۱۳ اور فحش کوئی
 اور ہجو یا بہتان پر متغصن ہونے کے سبب سے مثل اشعار کفار اور بدعتیہ کے۔

۱۰ اُنکی رَح کہ سنے والا شریک ہی بولنے والا تھا ۱۱ اور اُسکے سنے

میں دُشمنوں کو اُٹھا بٹھلانا ہی۔ اور جگہ دینا انکو اپنے نفس میں۔ اور نہیں ہی

قصاص غیبت اور گالی اور جاسوسی وغیرہ میں کیونکہ وہ منحصر ہی حکم شرعی پر

اور اُنکی رَح اگر کوئی تجھ کو سرزنش کرے اس عیب سے جو تجھ میں ہو تو

اُسکی سرزنش مت کر اُس عیب سے جو اُس میں ہو ۱۲ اور بعض کہیں کہ مقابلہ کر کے

ایسی چیز سے کہ حسین دروغ ہو اور ترک مقابلہ کرنا اولیٰ ہی۔ اور تحقیق یہ بات

ہی کہ اشعار کا پرہیز اور سننا اُسے حرام نہیں کہ وہ سب لذت ہی والا

ہر قسم کی لذت حرام ہو جاتی اور نہ سبب تہذیب کے والا بلیں اور قمری

کا آواز سنا بھی حرام ہو جاتا کیونکہ قطع اور مقطع اُسکا تہذیب ہی اور نہ

سبب غنوم ہونے اُسکی معنی کے وگرنہ سبب غنومات حرام ہو جاتے یا د

رکھ اُسکو پس اصل شعر کلام مباح ہی اور اُسکا پرہیز جانا بھی مروی ہی اور فحش

اسی میں مشغول ہو جانے والے کے لئے جو اُنکی ہی اس سبب کہ وہ لایعنی

مشغول ہی۔ اور اُنکی رَح ہر آئینہ پیت بھرنا کوئی ایک تم میں پیپ سے یہاں

تک کہ فاسد ہو جاوے بہتر ہی اُس سے جو شعر سے بھرے ۱۳ اور فحش کوئی

اور ہجو یا بہتان پر متغصن ہونے کے سبب سے مثل اشعار کفار اور بدعتیہ کے۔

برتاوے۔ اور مباح ہی زیادہ کرے خوشی کو جن اوقات میں کہ خوشی کرنا جائز
 ہو جیسا عید اور نکاح اور ولادت اور ختان اور ختمِ حفظِ قرآن کیونکہ ان میں
 خوشوقتی ماثور ہی اور مباح ہی اگر شوقِ دلاوے طرف اپنے بھائیوں کے
 یا زوجه و جاریہ کے۔ اور حرام ہی دھور تکیہ شوقِ زنا کا دلاوے یا کسی بونی
 یا گذشتہ بلا کا غم دلاوے۔ **آفاق** غم نہ کھاؤ تم اور اس چیز کے جو غم
 سے قوت ہو چکی اور ادنیٰ مرتبہ راگ سے کا خواہش نفسانی کے قصد
 ہی منوہ شیطان کے درغلان سے ہے۔ پھر لہو و لعب کے ارادے
 سے جبین ہمیشہ مشغول رہنا گناہ ہے۔ **تس** پیچھے فکر کو بت پہنچانے اور ایسے
 طال کو جو کثرتِ عبادت سے ہنودفع کرنے کے لئے اور معاملہ الہی میں
 نفس کا حال قائم رہنے کے امتحان کو واسطہ و شرط ہی اس میں کہ رعایت
 طریقہ سلف کی کرے ایسا کہ معانی الفاظ کو حمل کرے اُس پر جو لائقِ شانِ
 الہی کے ہو پھر راگ سنا فقط اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے ایسے کے حق
 میں ہی بخوفانی ہو ہوا اپنے حظوظِ نفسانی سے۔ اور ماسوائے حق تعالیٰ
 سے غائب ہوا ہو یہاں تلک کہ اپنے حضور سے بھی بے خبر رہے۔ اسی
 راگ سے وجد پیدا ہوتا ہی۔ پس وجد وہ ہی کہ لاقابی و لہر شوق اور

یہ کہ ان میں سے
 سے غارت گری

سے کلیاتِ اسلامی
 کا ترجمہ ہے

یہ حرام ہے اور
 سے

یہ کہ ان میں سے
 سے

کے ساتھ راگ گانے میں اہل فسق کے ساتھ تشبیہ ہے۔ مانند جمع ہونے چند لوگ کے اور حاضر لانے آلات طرب کے اور کھرے کرنے ساتی کے واسطے دہر کرانے بسکین کے جو مشابہ فساد ہے۔ برخلاف اسکے وف اور طبل کا بجانا مضائقہ نہیں۔ اور راگ قرآن کا ہنووے کیونکہ جائز نہیں اُس میں آواز برابر کرنے کے لئے مد کی جگہ قصر اور قصر کے مقام میں مد کرنا۔ اور اس لئے کہ منع نہیں کر سکتے ہیں کسی آیت سے جو موافق مزاج کئے والے کے ہوں مانند احکام معاملات و حدود کے۔ اور اس لئے کہ اسکے ساتھ تھالی اور دف بجانا جائز نہیں۔ اور اسکے خاطر کو پھیرنے والی چیز واقع ہوں۔ خواہ زمانہ جیسا وقت نماز کا اور کھانے کا۔ خواہ مکان جیسا رہگزر خلائق کا اور جہان کہ بدشکلیں باید ہوئی ہو۔ خواہ یاراں جیسا مغرور کہ جسکی رعایت ضرور ہو۔ اور بہ تکلف ناچنے کو دے اور کپڑے پھا لینے سے تشویش دینے اور ایسا زاہد جو باطن میں خالی رہے۔ اور راگ میں ذوق نہیں رکھنے والا ہو۔ اور ایسا جاہل جو شان الہی کے ساتھ مناسبت نہیں رکھنے والی معنی پر حمل کر نیو والا ہو۔ اور ایسا شخص جو دل اسکا دنیا کی محبت و شہوت آلودہ رہے۔ اور راگ کے ساتھ لہو و لعب کر نیو والا ہو۔

۱۔ اگر کسی شخص کو
۲۔ بین فساد کی
۳۔ متوجہ ہو جائے
۴۔ اور اس کے موافق
۵۔ ہو جائے
۶۔ اور اس کے موافق
۷۔ ہو جائے
۸۔ اور اس کے موافق
۹۔ ہو جائے
۱۰۔ اور اس کے موافق
۱۱۔ ہو جائے
۱۲۔ اور اس کے موافق
۱۳۔ ہو جائے
۱۴۔ اور اس کے موافق
۱۵۔ ہو جائے
۱۶۔ اور اس کے موافق
۱۷۔ ہو جائے
۱۸۔ اور اس کے موافق
۱۹۔ ہو جائے
۲۰۔ اور اس کے موافق
۲۱۔ ہو جائے
۲۲۔ اور اس کے موافق
۲۳۔ ہو جائے
۲۴۔ اور اس کے موافق
۲۵۔ ہو جائے
۲۶۔ اور اس کے موافق
۲۷۔ ہو جائے
۲۸۔ اور اس کے موافق
۲۹۔ ہو جائے
۳۰۔ اور اس کے موافق
۳۱۔ ہو جائے
۳۲۔ اور اس کے موافق
۳۳۔ ہو جائے
۳۴۔ اور اس کے موافق
۳۵۔ ہو جائے
۳۶۔ اور اس کے موافق
۳۷۔ ہو جائے
۳۸۔ اور اس کے موافق
۳۹۔ ہو جائے
۴۰۔ اور اس کے موافق
۴۱۔ ہو جائے
۴۲۔ اور اس کے موافق
۴۳۔ ہو جائے
۴۴۔ اور اس کے موافق
۴۵۔ ہو جائے
۴۶۔ اور اس کے موافق
۴۷۔ ہو جائے
۴۸۔ اور اس کے موافق
۴۹۔ ہو جائے
۵۰۔ اور اس کے موافق
۵۱۔ ہو جائے
۵۲۔ اور اس کے موافق
۵۳۔ ہو جائے
۵۴۔ اور اس کے موافق
۵۵۔ ہو جائے
۵۶۔ اور اس کے موافق
۵۷۔ ہو جائے
۵۸۔ اور اس کے موافق
۵۹۔ ہو جائے
۶۰۔ اور اس کے موافق
۶۱۔ ہو جائے
۶۲۔ اور اس کے موافق
۶۳۔ ہو جائے
۶۴۔ اور اس کے موافق
۶۵۔ ہو جائے
۶۶۔ اور اس کے موافق
۶۷۔ ہو جائے
۶۸۔ اور اس کے موافق
۶۹۔ ہو جائے
۷۰۔ اور اس کے موافق
۷۱۔ ہو جائے
۷۲۔ اور اس کے موافق
۷۳۔ ہو جائے
۷۴۔ اور اس کے موافق
۷۵۔ ہو جائے
۷۶۔ اور اس کے موافق
۷۷۔ ہو جائے
۷۸۔ اور اس کے موافق
۷۹۔ ہو جائے
۸۰۔ اور اس کے موافق
۸۱۔ ہو جائے
۸۲۔ اور اس کے موافق
۸۳۔ ہو جائے
۸۴۔ اور اس کے موافق
۸۵۔ ہو جائے
۸۶۔ اور اس کے موافق
۸۷۔ ہو جائے
۸۸۔ اور اس کے موافق
۸۹۔ ہو جائے
۹۰۔ اور اس کے موافق
۹۱۔ ہو جائے
۹۲۔ اور اس کے موافق
۹۳۔ ہو جائے
۹۴۔ اور اس کے موافق
۹۵۔ ہو جائے
۹۶۔ اور اس کے موافق
۹۷۔ ہو جائے
۹۸۔ اور اس کے موافق
۹۹۔ ہو جائے
۱۰۰۔ اور اس کے موافق

وے لوگ اصحابِ شرائع اور اربابِ تکلیف ہیں۔ اور موافقت کر کے بھائیوں
کی اُٹھنے میں اور دستار تارنے میں اگر عادت رہے کیونکہ انکی مخالفت موجب
یریشانی ہی۔ اور خوش کرنا انکو موافقت کرنے میں ان چیزوں کے جلنے ہی
نہیں پائی اور بعد زمانہ بھی ہر کے اسکی عادت ہو چکی پتیری ہی اگرچہ وہ بدعت
ہو۔ اور اخفا سے کریں اسکو تا عوام اقتدا کریں اور اسکو ظاہر منع کرے
کیونکہ اسمیں بہتوں کو ضرر ہی۔ بسبب اسکے کہ عانت کرنیوالی خواہش نفسانی کی
ہے۔ اور راگ سے پرہیز کرتے ہیں وے لوگ جو معرفت و محبت حق
میں کامل ہو چکے ہوں۔ کیونکہ وے تحریکات بیرونی سے بے پروا ہیں۔
مگر اہل مجلس کو خوش کر نیکی نیت سے اور دوسرے کو ضبط اعضا کی تعلیم کرنے
شریک محض ہوتے ہیں باوجود کمالیت حال کے۔ اور سلامت روی پرہیز
کرنے میں ہی بسبب اسکے کہ راگ کے حکم میں اختلاف ہی۔ اور جواز کے
شرط مستحق ہونا نا در۔ اور نفس و شیطان کے مکر و فریب کو پانا دقت ہی۔
وسوان باقی ہیں کرنے اور برو باری رکھنے اور
تقصیرات سے درگزر کرنے اور خیر خواہی
کرنے کے بیان میں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انادات یعنی وہیماں ایک باطنی خصلت ہی جو کاموں میں احتیاط کا سبب
 ہوتی ہے۔ اور تانی یعنی کسی کام میں داخل ہوئے بعد انادت کی پیروی کرنا
 ہے۔ اور توقف شہر بہنا قبل کسی کام میں داخل دینے کے۔ اور انادت کا
 خلاف عجلت یعنی جلدی کرنا ہی سنو وہ کوئی بات یا کام دل میں گذرتے
 ہی کر بیٹھنے کا سبب ہوتا ہے۔ اور استعجال اسکی پیروی ہے۔ آئی ح
 جلدی شیطان سے ہے ۱۰ مگر کنواری لڑکی کو نکاح کر دینے اور قرض ادا کرنا
 اور میت کی تجہیز و تکفین کرنے اور یہماں کی ضیافت کرنے اور گناہوں سے
 توبہ کرنے میں جلدی کریں۔ پس اخات جلدی کرنے کے مطلوب سے
 محروم رہنا ہی۔ کیونکہ جو کوئی کسی ایک مرتبے کو پہنچنے میں یاد عا کے مقبول
 ہونے میں اسکا وقت آنے کے آگے جلدی کر گیا سبب ملائت کے اسکو
 چھوڑ دیا۔ اور جو کہ ظالم سے بدلہ لینے میں جلدی کر گیا بد عادی سے
 اپنے حق کو باطل کر گیا۔ اور شبہ حرمت میں پڑنا ہی۔ کیونکہ اصل تو یہ کیا
 غور سے نظر کرنا ہی ہر چیز میں۔ اور غضب میں زیادتی کرنا ہی وہ بدی
 آئی ح غصہ بگاڑ دیتا ہی ایمان کو جیسا خراب کرتا ہی صبر شہد کو ۱۱

لے مانس دفعہ بخود پڑھا
 علیہ السلام کی شیطان ۱۱
 زمرہ کی سبیل کا سبب ۱۱
 شیعہ ابواب اس کو
 ساجد کے لئے ۱۱
 جلدی کے کام

آفات جلدی

۱۱ دینی و دنیوی ۱۱
 ۱۱ عالم کے چارین ۱۱
 ۱۱ مگر ہر ایک چیز میں ۱۱
 ۱۱ غور نہ کرنا تو سب جلدی ۱۱
 ۱۱ حقیقت میں نہ کیا ۱۱
 ۱۱ غضب سے ۱۱
 ۱۱ ایمان کا فساد ۱۱
 ۱۱ اصل ۱۱ طرہ ۱۱
 ۱۱ جلدی میں حکمت ۱۱
 ۱۱ جلدی میں حکمت ۱۱
 ۱۱ جلدی میں حکمت ۱۱
 ۱۱ جلدی میں حکمت ۱۱

اور غضب ایک جوش ہی خونِ دل کا بدلہ لینے کے لئے۔ اور اس میں درجہ محمود
اعتدال ہی جو ضبط کریں اس کو نیچے حکمِ شرع اور عقل کے۔ پس غصے کو مطلق
گفتا دینا بھی خراب ہی جیسا حد سے بڑا ناہانکا۔ آیا قلعہ وے سختی
کرنے والے ہیں کفار پر ۱۰ اور آیا قلعہ مست کیجوان و دونوں پر شفقت میں
میں اللہ تعالیٰ کے ۱۱ اور اکھار دینا غصے کا حکم ہی زائل ہونے میں اُن
چیزوں کے جسکی احتیاج نہ رکھتا ہو۔ نہ کہ اُن چیزوں میں جسکی حاجت رکھتا
ہو جیسا کوئی غذا جس سے بچھا دیں اپنی اشتہا۔ اور کپڑا جس سے وہابی
ایسا بدن۔ اور گھر جو دفع کرے گرمی اور سردی کو۔ اور کوئی کتاب جو مطالعہ کریں
اسکو۔ کیونکہ ان چیزوں سے دل کو فارغ کرنا دشوار ہی۔ مگر وہ شخص
جس پر غالب ہوئی ہو توحید۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہی مخلوق کو مسخر الہی جیسا قلم
ما تھے میں کاتب کے۔ یہ کہ کسر غضب ہی جسکا اثر چہرے پر بھی ظاہر ہوگا
اور سبب غصے کا غرور اور بڑائی اور تھتول اور مسخری اور ستانا اور حرص
ہی۔ اور علاج ہر ایک کا ہر مقام اس کے مذکور ہی۔ اور غصے کا
علاج اجمالی یہ ہیں۔ کہ وضو کرے اور اپنے بندے سے کو یا دکرے
اور کہہ۔ ہو تو تبتہ جاوے تبتہ ہو تو تبتا لگا دے اور تبتا لگایا ہو تو

کر عفو کو اور ایاق درگزنے والے لوگوں سے اور ایاق عفو کرنا تھا

نزدیک پر ہر کاری کہی ۰ پس عفو وہی کہ چھوڑ دیوے اپنا حق خود کو

پرواجب ہی۔ مگر قول ابی ضمضم کا جو کہے کہ تصدق کیا میں اپنی آبر و کتیں اوپر

تیرے بندگوں کے سوا یہ وعدہ ہی اور ایسا اسکا واجب نہ عفو۔ اور یاد کرنا

اُن امور کو جن میں کینہ و رگوگ مبتلا ہیں خواہ مکروہ ہوں جیسا چھوڑ دینا۔

اعانت کو سلمان کے اسکی وقت حاجت میں۔ اور اس کے لئے دعا کرنے کو۔

اور پسند گوئی کو۔ اور نرمی کرینگو۔ اے نبی رحمتہ اللعالمین! بحقیق اللہ تعالیٰ دوست ہے مسلمانوں کو۔

ہی رقی کو خواہ حرام ہوں جیسا کہ غمی پر خوش ہونا۔ اور نہ ہی بھرا

اور حقارت سے دیکھنا۔ اور غیبت کرنا۔ اور چھوڑنا پیوندِ قربت کو اور اور

حقوق کو اور نصیحت کو۔ اور نصیحت شودہ ایک ارادہ ہی بجائے محنت

کما حق میں مسلمان کے ان چیزوں سے جن میں اس کے لئے صلاح ہی ہو چکی۔

جاتی ہیں ظن غالب ہے۔ یا مقید کرے اس ارادے کو شرط صلاح کے

اور خاف نصیحت کا جذبہ ہی نمودار وہ ارادہ کرنا زوالِ امت کا مسلمان جس پر

میں اس کے لئے صلاح ہی۔ اور غیرت یعنی رسل وہ بھی کہ ارادہ کر کے رسل

نعمت کا جسمیں اسکی صلاح نہیں ہے اور عبط وہ ہے کہ ویسی ہی نعمت ہے

[illegible][illegible]

مانند فلانے کے البتہ عمل نہ ہو تا میں اس میں مانند عمل اس شخص کے پس حکام
 میں کہ غبطہ کیا جاوے اسکا اور اس کے غبطے کا ایک ہی حکم ہی از روئے حرام کے ہو
 یا اباحت کے یا وجوب کے یا استحباب کے۔ اور سبب حد کا نفس کی پبیدی
 ہی کہ وہ ایک بیماری ہی قدیم۔ کیونکہ وہ جلتی ہی۔ اور رخت کرنا ہی نعمت
 میں غیر کے جیسا سرداری اور درنا ہی فوت ہونے سے مقاصد کے جیسا غور و
 کو اپنے نتو کنوں کے ساتھ اور عداوت کرنا ہی اور اپنے کو بناوت سے اچھا سمجھنا
 ہی پسند نہ آنے سے بزرگی غیر کے۔ اور تکبر اور عجب کرنا غلبہ پانے سے ایسے کے
 جو برابری رکھے ساتھ اپنے۔ اسی سبب سے حد بہت واقع ہوتا ہی درمیان
 قربت داروں کے سبب زائد رہنے حقیقت مساوات کی درمیان ان کے۔
 نہ علما آخرت میں۔ **ایاق** نکال لئے ہم اس کو جو اگلے سینوں میں تھا حد
 مانند بھائیوں کے نمکوں پر مقابلہ تھے رہینگے اور علاج بڑیکہ سبب حد
 کا قصد اسکا ہی۔ اور یاد کرنا آفات مذکورہ کو۔ اور وہ جو کچھ کہ وارد
 ہوا ہی اسکی بُرائی میں۔ اور وجوب کو مولات مومن کے اور رعایت
 کو حقوق اس کے۔ اور بلندی مرتبت کو اس کے اور دوسرے فوائد کو مثل ایک
 دوسرے کی مدد گاری اور برکت جماعت مسلمانوں کی۔

جس کا نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو

جس کا نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو

جس کا نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو

جس کا نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو

جس کا نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو

جس کا نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو

جس کا نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو

جس کا نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو

جس کا نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو

جس کا نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو
 اس کے نفسی کو بچھو

باب گیارہواں گوشہ نشینی اور گمنامی اور مدت کو دوست رکھنا اور مدح کو ناپسند کرنا کیلئے بیانیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوشہ نشینی میں کی فوائد میں فراغتِ خاطر سے عبادت کے لئے کیونکہ لوگ باز رکھنے والے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر اُن گوشہ نشین اختیار فرمائے تھے۔ پس فارغ دلی اور لوگوں سے اختلاط سے دونوں جمع ہونا مستعد ہی۔ مگر اُس شخص کے لئے جو مستغرق رہے اُسکا باطن خدا تعالیٰ کے طرف۔ کیونکہ وہ غائب رہتا ہی بدلِ خلافت سے اور حاضر رہتا ہی بزبان اُن کے ساتھ۔ اور گناہوں سے خلاصی حاصل ہوتی ہی جیسے ریا اور غیبت اور بدعت مثلاً کسی سے پوچھنا کہ کیفِ صحبتِ عارفِ اللہ یعنی کیونکہ صبح کیا تو خدا تعالیٰ تجھے عافیت دیوے۔ اور نجات ہی گناہوں کے دیکھنے سے۔ کیونکہ اُس سے سبک جانا گناہوں کا ہوتا ہی اور دوری ہی بمنشی سے بدوں کے اور صحبت کو تاثیر ہی۔ اُن کی بہمنشیں کی مثال مانند چولہا کے ہی اور پناہ ہی فتنوں سے۔ اُن کی لازم پکڑ اپنے گھر کو اور مالک ہو وہ اپنے زبان کا اور کردہ کام جو تو جانتا ہو اور چھوڑ دے وہ کام جو تو نہ جانتا

۱۱۔ عبادت و تہذیب
۱۲۔ گوشہ نشینی
۱۳۔ مدح و تعریف
۱۴۔ مدح و تعریف
۱۵۔ مدح و تعریف
۱۶۔ مدح و تعریف
۱۷۔ مدح و تعریف
۱۸۔ مدح و تعریف
۱۹۔ مدح و تعریف
۲۰۔ مدح و تعریف

وہ

۱۱۔ مدح و تعریف
۱۲۔ مدح و تعریف
۱۳۔ مدح و تعریف
۱۴۔ مدح و تعریف
۱۵۔ مدح و تعریف
۱۶۔ مدح و تعریف
۱۷۔ مدح و تعریف
۱۸۔ مدح و تعریف
۱۹۔ مدح و تعریف
۲۰۔ مدح و تعریف

ہوا اور خاص کر کام لازم کرے اور عوام کے کانوں سے درگزر نہ (فرمائیے یہ حدیث
 جبکہ بوجہ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہا حکم فرماتے ہو آپ مجھ کو ایم فتنے
 میں) اور خصوصاً ہی ایذا و شر سے لوگوں کے جیسا غیبت اور سخن چینی اور مخلصی
 طمع کیا جائے کیونکہ رعایت حقوق کی شکل ہی۔ جسین تفتیح اوقات ہی اور
 قرب جہات بھی۔ اور خلاصی ہی لوگوں کے ساتھ طمع کرنے سے۔ کیونکہ نظر کرنا نہ
 ہائے دنیا و دینی میں حرکت دینا ہی حرص کو اور دوری ہی ملاقات سے ثقیل
 الطبع اور و حتم لوگوں کے کہ وہ سخت ترین بلیات ہیں۔ اور عزت میں
 آفات بھی ہیں۔ محروم رہنا علم سیکھنے سے کہ وہ عزت پر مقدم ہی۔ کیونکہ عباد
 اور پرہیز گار ہی اسی کی محتاج ہی۔ اور علم سکھانے سے محرومی کہ وہ بھی عزت
 سے بہتر ہی اگر ہو وہ علم آخرت ساتھ رعایت حقوق الہی اور آخرت از دنیا ہی
 کے۔ جیسے رہا اور حجت جاہ۔ پس ان میں جب کوئی ایک فتنہ پیدا ہو
 اور خاصاً موش ہے عالم پس اس پر لعنت اللہ تعالیٰ کی ہی ۵ اور اگر وہ عالم آخر
 ہو تو گوشہ گیری بہتر ہی جیسا کہ ہمارے وقت میں۔ کیونکہ جاتا رہا مشغول علم آخر
 کا اور اس کا محل۔ اور متعذر ہو گئے رعایت حقوق۔ اور فتنے نوح مارنے لگے
 اور فوت ہونا فتنہ لینا غیر سے ازراہ کرب کے واسطے نفقہ کھایا اپنے نفس کے یا

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اوقات عزت

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کسب بہترین عمل ظاہر سے

عبادت

واسطے خیرات کے اور نفع غیر سے اذراہ کسب کے واسطے نفقہ کفایہ کے باوجود مکہ کسب بہترین عمل ظاہر سے۔ اور محروم ہونا ادب سیکھنے سے ابراہیمؑ کی ریاضت میں اور دوسرے کو ریاضت کا ادب سکھانے سے کہ وہ ماضی علم سکھانے کے ہی۔ اور محروم ہونا بھائیوں کی اُنت سے۔ کہ وہ مستحق ہی واسطے دفع طالت کے جو نفرت دلاتی ہی عبادت سے۔ اور محروم ہونا اقامت نماز جمعہ و جماعت سے اور مثل اسکے جیسا بیمار پرسی اور بیمار ہی جنازہ۔ اور محروم ہونا تواضع سے کیونکہ عزت کبھی باعثِ تکبر ہوتی ہی بسببِ برکت جانے خلق کے اس کی زیارت کو۔ اور محروم ہونا تجارت سے جو متعلق ہیں اُن سے واریش کے خوبیاں خصوصاً ریاضت۔ اور اصل فتویٰ طلبی ہی دل سے۔ اور حق عزت کا یہ کہ نیت رکھے خلایق کو اپنے نفس کے شر سے اور اپنے کو غیر کے شر سے باز رکھے کی اور حقوق مسلمانان کی رعایت میں قاصر رہنے کے آفت سے بچنے کی۔ اور عبادت کے لئے دوسرے خیالات سے دور رہنے کی۔ اور اپنی چال چلن کو درست کر لے کی۔ اور خدا تعالیٰ راہ میں چلے کی۔ اور حق اُسکا حاضر ہونا ہی جمعہ اور جماعت اور عید و حج اور عکرم مجلس میں اور جائز ہی ترک کرنا حاضر ہونے کو جبکہ آراوے کوئی ایستہ ہو جو نامراد اور تر ہے اُنکے ترک کرنے سے پرانے وقتیں بہترین کہ وہی جاہلین کو سنت

کسب جیسا نظر زیارت اور عزت پر ہے

اختیار کرے کہ دسے ساقل ہو جاویں اور سالکان دین کے خالق ہوں میں سکونت کرنا
 عزت سالک اور جماعت کی برکت اور نیکی پر معاونت اور رُبوبِ یسے کا فائدہ دیتا
 ہی۔ پس زبانِ طالع فصیح تر ہی زبانِ محال ہے۔ اور ایاق ^{یہ} ابرہہ و مسمیہ بہت
 بازوؤں کے اور طریقِ عزت کی مستغرق رہنا ہی عبادت میں کیونکہ خلافت
 اُنست نیا افلاس کے علامتوں سے ہی۔ اور اُن سے قطعِ طبع کرنا ہی۔ اور
 یاد کرنا آفاتِ محبت کو۔ اور اختیار کرنا گناہی کا ہی جو ہمہ بری فضیلت کھتی
 ہی۔ اُنی ^ع حِجبت سے بھرے بال کے گرد و غبار کے بھرے دو میلے کچے کپڑے
 پہنے ہوئے جھکا اعتبار نہیں کیا جاتا ہی اگر دین سو گند کھاوین خدا تعالیٰ کے
 غام پاک کی تو البتہ بہت گڑا تا ہی انکو اللہ تعالیٰ اگر بے خواست علو مرتبت کی
 شہرت ہو تو وہ بدنہیں۔ جیسے انبیاء اور خلفاء اور ائمہ ہدای کی ہوئی تھی۔ مگر اُس میں
 بھی فتنہ ہی واسطے کم قوت حالتوں کے۔ اُنی ^ع حِجبت ہی مرد کو بدی سے
 اس قدر کہ اشارہ کریں لوگ انگلیوں سے اُسکے جانب دینداری میں اور دنیا
 داری میں اُسکے گرجسکو کہ اللہ تعالیٰ نگاہ رکھا۔ اور لاکن حُب جاہ مذہب
 ہی۔ ایاق ^ع کہ یہ سہرائے آخرت بنا یگئے ہم اُسکو واسطے ان لوگوں
 کے جو نہیں چاہتے ہیں بزرگی کو اور نفاد کو زمین پر۔

لے بنے اور جب
 جمع و غنیمت
 علی ایسی عزت جو
 علی آفات سے محفوظ

ہو اس سے کو نواس

الطاهر جس طرح

عزت و شرف

دنی و دین

و اس کے

حکم و شرف

بسیار

نہیں

بے

و

بے

بے

بے

بے

بے

اور اصل جاہ کا پھیلنا آوازہ نیکنامی کا ہی اور حقیقت جاہ کی مالک ہونا دل کو نکامی
 کہ وہ باعث ہی حصول مقاصد کی۔ اور وہ جاہ محبوب تر ہی مال کیونکہ اس سے حاصل
 اگر ناغرض کا بہت آسان ہی اور محفوظ ہی چوری اور جھپٹ لینے سے کیسے اور
 ترقی پذیر ہی بدون محنت کے۔ اور رنگ صاحب جاہ کی اطاعت و بخت
 کرتے ہیں پس جاہ حرام ہی اگر کسی گناہ کے کرنے سے حاصل ہوتا ہو۔ مانند جھوٹ
 کہنے اور فریب دینے کے یوں ظاہر کرنے سے کہ خود عالم ہی یا عابد یا شریف
 ہی۔ حالانکہ وہ یا نہ ہو اور بھی حرام ہی اگر وہ جاہ حاصل ہووے پیچھے سے
 عبادت کے کیونکہ تمہارا اسکو وسیلہ واسطہ حصول دنیا کے تری تقصیری ایسا
 نہ تو مباح ہی۔ **ایاق** لکھا کہ اگر وہ بچھو خزانوں پر زمین کے میں حفاظت
 کرنا والا ہوں جلسے والوں اور اس سے بھی احتراز کرنا خوب ہی کیونکہ اس میں
 آفات ہیں جیسا اتفاق اور اضطراب دل کا بسبب مشغول ہونے واسطہ رعایت
 قلوب کے اور محی فطرت جاہ کے اور واسطہ دور کرنے حاسدوں کے۔ مگر تھوڑا سا
 کہ مدد کرے طاعت پر مضافتہ نہیں جیسا پھیر نادل کو خادم کے جو امور ضروریہ
 میں خدمت کرتا ہو یا دل کو رفیق کے جو اپنا معاون ہو یا دل کو سلطان کے کہ
 جس سے شر ظالم کا دور ہو۔ اور بسبب طلب جاہ کا امید بہت جیسے اور وراثت

لے قال جانی علی بن
 الارض فی خطبہ علیہ السلام
 ج ۱۳ ص ۱۳۰
 علیہ السلام
 یکم منہ کھوت
 طلب
 جاہ میں
 میں ہوا بہترین
 کہ گناہ کے آفات

سبب جاہ

فناخت کرنا۔ اور مسافرت اختیار کرنا۔ لاکن طین میں گوشہ گیری کرنا جاہ سے
 خالی نہیں کیونکہ لوگ اسکی بیچانت رکھتے ہیں۔ بعد اُسکے بہتر راہ علاج جاہ
 کی مکر وہ جاننا اپنی تعریف کو اور دوست رکھنا مذمت کو۔ آئی شرح
 افسوس ہی روزہ دار پر اور افسوس ہی نماز گزار پر اور افسوس ہی صوف
 پوش پر مکر وہ جو پاک رہے اسکا نفس دنیا سے اور ناخوش رکھے مدح کو
 اور دوست رکھے مذمت کو ۵ پس از اس برابری رکھنا ہی مدح و ذم
 میں اور یہ بیچانے جاتی ہی مدح کرنے والے اور مذمت کرنے والے کو برابر
 جاننے سے جیسا مذمت کر نیوالا اپنے پاس مٹھینا ناپسند آوے ویسا ہی مدح کر
 والیکجا بھی مٹھینا ناپسند آوے اور ان دونوں کے خوش و خوش ہووے ہر دو
 کے مصیبت سے علیک ہووے اور مانند اس کے۔ اور بعد اُس کے مکر وہ جاننا
 مذمت کو اور دوست رکھنا مدح کو سوائے ظاہر کرنے قول بالفعل کے بعد اسکے
 ساتھ ظاہر کرنے ان دونوں اور محبت مدح کی مانند محبت جاہ ہی حرمت و اباحت نفع و ضرر
 میں اور سب جب مدح کا اپنی ذات میں کمال کو یا پامانی اور غلبہ یا مدح کرنے والے پر اور
 راغب کرنا سنے والوں کے دل کو پس قوت یمنی ہی حُب مدح جبکہ کسی مکر و
 اور بلند مرتبہ والے سے برطاماد و ہوتی ہی اور علاج اسکا مانند علاج جاہ کے ہی اور

بلکہ تاکر سب اینست
 مقام اس کوئی تکیا نہ
 جانے کہ کون اور کیا نہ
 مدح و ذم و نفع و ضرر
 و دل صاحب و دل غلام
 و بی ترتیب و بی اعتبار
 و بی عقل و بی تدبیر
 و بی تدبیر

۵۳ یعنی مدح و ذم
 رکھنا اور مذمت و تحقیر
 جاننا سب سے
 از دوست و غلام
 ۵۴ مدح و ذم کو
 ۵۵ مدح و ذم کو
 ۵۶ مدح و ذم کو
 ۵۷ مدح و ذم کو
 ۵۸ مدح و ذم کو
 ۵۹ مدح و ذم کو
 ۶۰ مدح و ذم کو

علاج مدح

جاننا کہ صفت محدودہ اگر کم ہو جاوے مسخری ہی اور اگر بڑے جاوے
اپنے میں وہ صفت پس و نوی صفت ہو تو وہ ایک کمال ہی ہے اگر وہی صفت
ہو تو موقوف ہی اور بر حسن خاتمے کے اور بہتر علاج یہ کہ ظاہر کرنا ہی اپنی ناخوشی
کو حق میں مدح کرنے والے کے واسطے قطع کرنے راہ فتنے کی اور مذمت کو مکروہ
جاننے کا سبب تعارض اُسکے ہیں اور علاج اُسکا یہ بات جاننا کہ وہ صفت
مذموم اگر پایا جاوے اپنے میں تو معلوم کرنا عیوب کا حاصل ہو اور اس
خوش ہو چاہئے اور اُسکے دفع کے طرف مشغول ہووے اور اگر وہ صفت
بد پایا نہ جاوے تو گویا وہ گنا ہو چکا کفارہ ہو اور اس میں جائے سگری
خدا نے عزوجل کی اور رحم کرنا اور پر مذمت کرنے والے کے جو ہلاک کیا ہے
کو۔ پس ائی ح ای باری تعالیٰ ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ کوئے نہیں چھپاتے
ہیں مجھ کو یہ دعا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قوم کے اوپر جو توڑوئے
وہ ان مبارک کو۔

بارہواں باب تواضع اور منت کی بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ائی ح نہیں تواضع کیا کوئی شخص مگر یہ کہ بلند کیا اس کو اللہ تعالیٰ اور

۱۔ جو علاج تواضع
۲۔ جو منت کی
۳۔ جو تواضع کو
۴۔ جو تواضع کو
۵۔ جو تواضع کو
۶۔ جو تواضع کو
۷۔ جو تواضع کو
۸۔ جو تواضع کو
۹۔ جو تواضع کو
۱۰۔ جو تواضع کو

۱۱۔ جو تواضع کو
۱۲۔ جو تواضع کو
۱۳۔ جو تواضع کو

۱۴۔ جو تواضع کو
۱۵۔ جو تواضع کو
۱۶۔ جو تواضع کو
۱۷۔ جو تواضع کو
۱۸۔ جو تواضع کو
۱۹۔ جو تواضع کو
۲۰۔ جو تواضع کو

غلام حقِ بندگانِ بکالاتا ہی اُسکے حق میں۔ پس ازاں تواضع میں حد سے بڑھنا جیسا
چلنا عالم کا ایک نوزہ دوز کے پیچھے بہہ بھی مذموم ہی۔ کیونکہ تواضع عالم کی مؤثرہ
دوز کے ساتھ نہیں چاہئے کہ اسکو حقیر نہ سمجھے اور اسکے ساتھ اظہارِ شانت و نرمی کرے
اور اسکی دعوت قبولے اور اسکی حاجت برائے کے لئے سعی کرے لیکن مگر اس تواضع
مذموم سے بھی بدتر ہی اور سب تکبر کا فقط عجب ہی۔ اور کبھی سوائے عجب کے اطلاق
تکبر کا حجاز اُسکے علامات رکھنے والے پر بھی ہوتا ہی جیسا کہ نہ اور شک اور یا۔ پس
اس قسم کا تکبر مخصوص بر ملا ہوا کرتا ہی۔ اور اسکا علاج یا ذکرِ ان آیات و احادیث
کو جو وارد ہوئے ہیں اسکی مذمت میں۔ اور یاد کرنا کہ مشنگوں کے احوال کو
اور عادت کرنا ساتھ اخلاق اہل تواضع کے۔ اور بناوٹ کرنا ان اخلاق میں
اور کائناتِ عجب کی جڑ کو اور عجب کا معنی بزرگ جانا ہی اپنے نفس کو۔ اور اُسکے
مخلصوں کو جو نعلائے الہی سے ہیں۔ ساتھ میلانِ خاطر کے اگلے طرف۔ اور جو
جانانِ نجات کے نسبت کو طرفِ منہم تحقیقِ عمرِ نوالہ کے۔ اور بے فکر ہو جانا ان کے
زوال سے۔ پس جو کوئی کہ دیکھا کسی نعمت کو خدا تعالیٰ سے اور خوش ہوا کہ وہ
اسی کے فیضان سے ہی اور ذرا اُس کے زوال سے تو نہیں ہی ایسا شخص عجب و
اور عجب سوائے اولال کے ہی کیونکہ اولال بھی عجب ہی مگر اُس میں یہ زیادتیاں ہی

تواضع

علاج

عجب

عجب

رخصت اندرائے کی نہ دے۔ اور غور کرے نفس امارا میں جو یکایک اس پر واقع ہوئے
 والے ہیں جیسے محتسب اور شائد و مصبتان اور غور کرے ایک اعمال ناقصہ و خسیہ میں
 کہ ایک سارے دن کے کام کی اور تمام رات کے پاسبانی کی مزدوری و دوہم
 پاتا ہی عمر بھر کی خدمت کئے اور بہت سے دشواریوں میں پرے بعد کچھ ادنیٰ
 مال حاصل کرتا ہی۔ اور غور کرے کرم و عنایت پر اس سبحانہ تعالیٰ کے جو نیک
 کام کی توفیق دیتا ہی اور ایک ساعت کے معیوب عمل کا بدلہ ہمیشہ کا ثواب عطا
 کرے لگا اور باوجود اس عظمت و جلالت و عظمت کمال کے اپنی دیدار کا وعدہ کیا ہی جس کے اور
 میں انبیاء و اولیاء عاجز آئے ہیں۔ اور جانے اس بات کو کہ کمال دنیوی فقط وہی
 جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ اور کمال دینی نفی کرنے والا عجب کا ہی۔ پس علم نافع وہ
 ہی کہ زیادہ کرے خوف خدا کو اور نہیں ہی عبرت بغیر اس علم کے اور نہیں ہی
 کوئی عمل سوائے اسکے کہ نہ وہ شرط ہی یاد رکھ اس بات کو۔ اور عجب کے لئے فقط
 نسب قابل اعتماد نہیں کیونکہ اُس میں غیر سے عزت لینا ہی۔ آیا ق بس نہیں
 ہی نسب درمیان آئے۔ اور آئی ح اسی فاطمہ محمد کی بیٹی اور اسی صفیہ عبد
 المطلب کی دختر عمل کر دو تم اپنے اپنے ذات کے لئے پس تحقیق میں دفع
 نہیں کر سکتا ہوں تم سے کوئی چیز۔ اور یہ حدیث فرمائی گئی جبکہ نازل ہوا

۱۔ خداوند سبحان
 ج ۱، ع ۶
 ۲۔ یا فاطمہ بنت محمد
 ۳۔ یا صفیہ بنت عبد
 المطلب
 ۴۔ یا فاطمہ بنت محمد
 ۵۔ یا فاطمہ بنت محمد
 ۶۔ یا فاطمہ بنت محمد
 ۷۔ یا فاطمہ بنت محمد
 ۸۔ یا فاطمہ بنت محمد
 ۹۔ یا فاطمہ بنت محمد
 ۱۰۔ یا فاطمہ بنت محمد

کیا میں اس جماع سے اداسے مُست کی۔ اور کثرت امت کی۔ اور نیت ایک جز
 ہی عبادت کے دو جز سے کیونکہ عبادت موقوف ہی نیت پر اور عمل پر۔ ائی
 ح کہ اعتبار اعمال کا غنیوں سے ہی ۵ اور ۶ ہر شخص کے لئے وہی ہی
 جو نیت کیا ہو ۵ اور نیت اُن دونوں میں کا برابر ہو ہی۔ ائی ح نیت
 مؤمن کی بہتر ہی اُسکے عمل سے ۵ اور اس لئے کہ نفع عمل کا موقوف ہی نیت پر
 نہ کہ نیت عمل پر۔ پس قاتل و مقتول کے حق میں ائی ح بہ تحقیق قتل کر نیوالا اور
 قتل کیا گیا دونوں دوزخی میں ۵ اور مقتول داخل دوزخ ہو نیکا سبب ہونا
 کہ تحقیق وہ قصدریا کا کیا تھا۔ اور حق میں اُسکے جو آرزو کیا کاشکے حاصل ہوتا
 مال تو صرف کر تائیں معصیت میں۔ وارد ہوئی ح ایسی آرزو کر نیوالا گناہ میں
 شریک ہی اُس مالدار کا جو معصیت میں صرف کرتا ہی ۵ اور اس لئے کہ پیادہ
 کا واسطے علاج معدے کے نافع تر ہی اور ضار کرنے سے۔ بلکہ اصل عبادت
 کی نیت ہی۔ کیونکہ مقصود عمل سے اللہ تعالیٰ کے طرف دل کو بھیرنا ہی اُسکے غیر سے
 ایاق ۶ ہرگز نہیں پہنچا ہی جناب باری میں گوشہ قربانی اور نہ اُسکا خون
 و لیکن پہنچا ہی پر ہیز گاری تمھاری ۵ اور اجماع امت واقع ہی گناہ کا رہونے
 پر اس شخص کے جو جماع کیا اپنی بی بی سے اس تصور پر کہ وہ غیر عورت ہی۔ برخلاف

۱۷۵ الاعمال بالنیات ۱۲

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

خارجی و داخلی

برائی بٹانے اور نوداری کی نیت سے۔ اور نیت خیر فعل مباح کو عبادت محضہ کو
 ہی۔ جیسا جمعہ کے دن خوشبوئی ملنا ادا ہے سنت اور تعلیم مسجد اور کریم دہم
 جمعہ اور بدبوئی کی ایذا دور ہونے اور جوے خوش سے دوسروں کو خوش کرنے اور
 لوگوں پر دروازہ غیبت کا بند کرنا نیت سے۔ اور کچھ نیت مباح کام کو عبادت
 محضہ سے افضل کر دیتی ہے جیسا راحت لینا ذری سے نیند یا خوش طبعی مباح
 سے۔ ناز میں جمعیت پھیلانے کے لئے۔ افضل ہی اُس ناز سے جو دل اچاٹ
 ہوئے پر ادا کئے جاتی ہیں۔ اور بد نیت فعل مباح کو مصیبت کر دیتی ہے جیسا
 خوشبوئی ملنا تکبر یا مال داری کو ظاہر کرنا نیت سے اور آرائش و تزینہ
 اور نیت اثر نہیں کرتی بی حرام میں۔ اس واسطے جائز نہ ہو گا شراب کا پینا
 کو خوش کرنے کے ارادے سے۔ اور کمال اخلاص کا صدق ہی۔ آیا کہ
 کہ قرآن میں احوال ابراہیم کا یہ تحقیق وہ تھا بہت گھٹا خبر دینے والا۔ اور آئی
 کہ یہ تحقیق مرد البتہ راست کہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرنا ہی یہاں
 تک کہ لکھا جاتا ہے وہ شخص نزدیک اللہ تعالیٰ کے راست گفتار اور ادنیٰ
 رتبہ صدق کا صدق قول ہی ہر حال میں۔ اور کمال اس صدق کا ترک کرنا گناہیات
 کا ہی اس نیت سے احتراز کرنے کے کہ دوسرے شخص خلاف واقع نہ سمجھے یا وہ

نیت خیر فعل مباح کو عبادت محضہ کو ہی۔ جیسا جمعہ کے دن خوشبوئی ملنا ادا ہے سنت اور تعلیم مسجد اور کریم دہم جمعہ اور بدبوئی کی ایذا دور ہونے اور جوے خوش سے دوسروں کو خوش کرنے اور لوگوں پر دروازہ غیبت کا بند کرنا نیت سے۔ اور کچھ نیت مباح کام کو عبادت محضہ سے افضل کر دیتی ہے جیسا راحت لینا ذری سے نیند یا خوش طبعی مباح سے۔ ناز میں جمعیت پھیلانے کے لئے۔ افضل ہی اُس ناز سے جو دل اچاٹ ہوئے پر ادا کئے جاتی ہیں۔ اور بد نیت فعل مباح کو مصیبت کر دیتی ہے جیسا خوشبوئی ملنا تکبر یا مال داری کو ظاہر کرنا نیت سے اور آرائش و تزینہ اور نیت اثر نہیں کرتی بی حرام میں۔ اس واسطے جائز نہ ہو گا شراب کا پینا کو خوش کرنے کے ارادے سے۔ اور کمال اخلاص کا صدق ہی۔ آیا کہ کہ قرآن میں احوال ابراہیم کا یہ تحقیق وہ تھا بہت گھٹا خبر دینے والا۔ اور آئی کہ یہ تحقیق مرد البتہ راست کہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرنا ہی یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے وہ شخص نزدیک اللہ تعالیٰ کے راست گفتار اور ادنیٰ رتبہ صدق کا صدق قول ہی ہر حال میں۔ اور کمال اس صدق کا ترک کرنا گناہیات کا ہی اس نیت سے احتراز کرنے کے کہ دوسرے شخص خلاف واقع نہ سمجھے یا وہ

نیت خیر فعل مباح کو عبادت محضہ کو ہی۔ جیسا جمعہ کے دن خوشبوئی ملنا ادا ہے سنت اور تعلیم مسجد اور کریم دہم جمعہ اور بدبوئی کی ایذا دور ہونے اور جوے خوش سے دوسروں کو خوش کرنے اور لوگوں پر دروازہ غیبت کا بند کرنا نیت سے۔ اور کچھ نیت مباح کام کو عبادت محضہ سے افضل کر دیتی ہے جیسا راحت لینا ذری سے نیند یا خوش طبعی مباح سے۔ ناز میں جمعیت پھیلانے کے لئے۔ افضل ہی اُس ناز سے جو دل اچاٹ ہوئے پر ادا کئے جاتی ہیں۔ اور بد نیت فعل مباح کو مصیبت کر دیتی ہے جیسا خوشبوئی ملنا تکبر یا مال داری کو ظاہر کرنا نیت سے اور آرائش و تزینہ اور نیت اثر نہیں کرتی بی حرام میں۔ اس واسطے جائز نہ ہو گا شراب کا پینا کو خوش کرنے کے ارادے سے۔ اور کمال اخلاص کا صدق ہی۔ آیا کہ کہ قرآن میں احوال ابراہیم کا یہ تحقیق وہ تھا بہت گھٹا خبر دینے والا۔ اور آئی کہ یہ تحقیق مرد البتہ راست کہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرنا ہی یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے وہ شخص نزدیک اللہ تعالیٰ کے راست گفتار اور ادنیٰ رتبہ صدق کا صدق قول ہی ہر حال میں۔ اور کمال اس صدق کا ترک کرنا گناہیات کا ہی اس نیت سے احتراز کرنے کے کہ دوسرے شخص خلاف واقع نہ سمجھے یا وہ

نیت خیر فعل مباح کو عبادت محضہ کو ہی۔ جیسا جمعہ کے دن خوشبوئی ملنا ادا ہے سنت اور تعلیم مسجد اور کریم دہم جمعہ اور بدبوئی کی ایذا دور ہونے اور جوے خوش سے دوسروں کو خوش کرنے اور لوگوں پر دروازہ غیبت کا بند کرنا نیت سے۔ اور کچھ نیت مباح کام کو عبادت محضہ سے افضل کر دیتی ہے جیسا راحت لینا ذری سے نیند یا خوش طبعی مباح سے۔ ناز میں جمعیت پھیلانے کے لئے۔ افضل ہی اُس ناز سے جو دل اچاٹ ہوئے پر ادا کئے جاتی ہیں۔ اور بد نیت فعل مباح کو مصیبت کر دیتی ہے جیسا خوشبوئی ملنا تکبر یا مال داری کو ظاہر کرنا نیت سے اور آرائش و تزینہ اور نیت اثر نہیں کرتی بی حرام میں۔ اس واسطے جائز نہ ہو گا شراب کا پینا کو خوش کرنے کے ارادے سے۔ اور کمال اخلاص کا صدق ہی۔ آیا کہ کہ قرآن میں احوال ابراہیم کا یہ تحقیق وہ تھا بہت گھٹا خبر دینے والا۔ اور آئی کہ یہ تحقیق مرد البتہ راست کہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرنا ہی یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے وہ شخص نزدیک اللہ تعالیٰ کے راست گفتار اور ادنیٰ رتبہ صدق کا صدق قول ہی ہر حال میں۔ اور کمال اس صدق کا ترک کرنا گناہیات کا ہی اس نیت سے احتراز کرنے کے کہ دوسرے شخص خلاف واقع نہ سمجھے یا وہ

طاعات الہی میں مضبوط رہنا ہی۔ اور ایسا ہی دوسرے مقامات دینی میں۔
 اور صدیق مطلق وہ ہوگا جو متصف رہے تمامی صفات سے صدق کے اور
 ضد صدق و اخلاص کا ریاہی کو کہتے ہیں کہ بسبب عبادت کے سوائے
 حقیقی الہ کے دوسرے عس مرتبہ دھوندے۔ پس خاص کئے گئی ہی ریا ساقہ
 ظاہری اس کے لیکن غذائے مفر سے پرہیز کرنا ارادہ روزے میں اور تبرید
 کی نیت وضو میں اور قصد سیر کرنا اور اہل و عیال سے بیزار ہونا اور تجارت
 کا حج میں اور ارادہ نفع کے بارے اور بد خلقی سے بچے کا آزاد کرنے میں
 رکھنا داخل ریا نہیں۔ مگر بسبب ان نیتوں کے اخلاص فوت ہو جاتا ہی۔ اور
 ریا نمود ہوتی ہی ساتھ بدن اور صورت اور لباس اور قول اور عمل وغیرہ کے
 جیسا ظاہر کرنا لاغری کا اور باقی رکھنا نشان سبب کا اور پہنا صوف کا اور
 وعظ گستاخ و نماز کو طول کرنا اور بہت سے شاگرداں اور مریدوں کو جمع کرنا۔ اور
 وہ مرتبہ جو غیر اللہ سے بغیر وساطت عبادت کے خواہش کیا جاوے جیسا اکثر
 مال سے اور یاد رکھنے سے اشعار کے لیے سب خارج ہیں ریا سے اور حرام نہیں
 جب تک کہ بدخلستوں کے ساتھ نہ ملیں۔ جیسا تکبر جسکا ذکر مقدمہ جاہ میں اور
 گندہ چکا۔ اور وینسا ہی ریا سے خارج ہی اپنے کو کسوار نادلوں کو مومنوں کے

لفظ ریا سے مراد ہے
 صفا ۱۲
 بلکہ لفظ ریا کا اصل معنی ہے
 کہ وہ جس میں
 اور

ریا سے مراد ہے
 کہ وہ جس میں
 اور

ریا سے مراد ہے
 کہ وہ جس میں
 اور

اجر سے۔ آئی **ح** کہینے کہ طلب کر مزدوری اپنی اُس سے جس کے لئے عمل کیا تھا
 اور آئی **ح** کیا کشادگی نہیں دے تھو مجھ کو مجلسوں کی انتھا تو سردار دنیا میں آیا راز
 نہیں کئے گئی واسطے تیرے خریدی کیا تعظیم نہیں کئے گیا تو لوگوں میں ○ اور عذاب
 آخرت پانا ہی۔ آئی **ح** اہل رب یا عذاب دیا جائیگا انکار سے ○ اور بدترین
 ریبا باعتبار نفس یا کے یہم ہی کہ عمل سے ہرگز ارادہ ثواب کا نہ ہے۔ اوپر یہ
 خدا تعالیٰ کے کمال غضب میں آنیکا سبب ہی۔ بعد از ان وہ ریبا ہی کہ وہ ارادہ
 اس میں رہن مگر یا غالب رہے۔ یہم بھی اُسی قسم اول کے قریب ہی۔ پھر وہ ریبا
 کہ جس میں دونوں راہ برابر ہیں۔ اس میں یہم میدہی کہ نہ ثواب ہو نہ عذاب لاکن یا
 کا یہ کہ مواخذ سے میں وارد ہوئے سوا وہ عام ہونے سے یہم بھی اُسیں شامل ہی۔
 بعد اسکے وہ ریبا ہی کہ جس عمل میں قصد ثواب کا غالب رہے پس گمان غالب ہی
 کہ اس میں نقصان ثواب کا ہی نہ کہ بطلان۔ یا ثواب و عتاب پاویگا بعد ہر دو
 نیت کے۔ اور اخلاص دیا کو پچانے میں اصل یہم ہی کہ بہ تحقیق قربت حق تعالیٰ
 کی حاصل ہوگی موافق میلان خاطر کے اُس کے طرف۔ اور دوری اس سے واقع
 ہوگی بقدر غفلت کے اس سے۔ اور جو آئی **ح** کہ میں سب بے نیازوں میں
 بڑا بے نیاز ہوں شرک سے ○ اور بھی ایسے احادیث محل کئے جاتے ہیں اوپر قسم

لے مزدوری
 لے بقا القیاس

مکت تفسیر
 من تفسیر

سے لے تفسیر
 فی الجلس

الذی لیس فیہ
 الیہ

الذی لیس فیہ
 الیہ

الذی لیس فیہ
 الیہ

الذی لیس فیہ
 الیہ

الذی لیس فیہ
 الیہ

الذی لیس فیہ
 الیہ

الذی لیس فیہ
 الیہ

الذی لیس فیہ
 الیہ

الذی لیس فیہ
 الیہ

الذی لیس فیہ
 الیہ

الذی لیس فیہ
 الیہ

اول کے۔ اور بدترین ریا بہ اعتبار عمل کے اصل ایمان میں ہی اس میں خلل و زنا کی وجہ
 آتی ہے بعد کے ریا سوائے ایمان کے اصل فرائض میں ہی اس میں غضب آہی
 کی وعید آئی ہے۔ بعد ازاں ریا اصل سنن و نوافل میں۔ اور اسمیں اسکا نصف
 عذاب ہی غیر کی خوشنودی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر اختیار کرنے کے سبب
 سے نہ یہ کہ ترجیح دیا ہی غضب کو غیر کے غضب آہی پر۔ بعد ازاں بدترین ریا و احسان
 عبادت میں ہوگی۔ پس واجبات میں جیسے تعدیل ارکان۔ پھر ریا کمالات عمل میں
 جیسا تقویٰ ارکان اور تحسین ہیئت ارکان۔ بعد ازاں ریا امور زوائد میں
 جیسا علی الصبح مسجد کو جانے اور صرف اول کا قصد کرنے میں۔ اور بدترین ریا
 باعتبار اس چیز کے ہی جو واسطے اسکے قصد معصیت ہو جیسا اظہار تقویٰ کرنا
 نامتولی وقف پر بننے واسطے خیانت کے۔ بعد ازاں ریا قصد سباح سے جیسا ز
 شریفہ کو کھانچ کر نے متقی ہونا بعد ازاں واسطے ممتاز ہونے عوام الناس سے۔ اور
 کبھی ریا عمل میں اسکے پوشیدہ رہتی ہی جیسا خوش ہونا کسی عمل سے سبب اطلاع
 پانے غیر کے۔ اور گناہ کرنا واسطے اظہار عبادت کے۔ اور کسی عمل کو خلوت میں
 بکونی ذکر اتار اور بروگوگوں کے خلاف اسکا ہونے پناوے۔ اور تاکہ نظروں
 میں لوگوں کے ارہتمہ مظلوم ہو کہ سبب ظاہر ہونے خشوع کے اعضائیں۔ اور تاخیر

جس میں اصل ارادہ
 و نیت کا ہونا ہے
 اور اس میں
 کوئی شک و شبہ
 نہ ہو
 اور اس میں
 کوئی غش و غبار
 نہ ہو
 اور اس میں
 کوئی کمالات
 نہ ہو
 اور اس میں
 کوئی عجز و تواضع
 نہ ہو
 اور اس میں
 کوئی غلبہ و غلبہ
 نہ ہو
 اور اس میں
 کوئی غلبہ و غلبہ
 نہ ہو

جو عت ہے خارج
 اور غرض سے جاننا

حالت وصل

ریا کی جب غلبہ کرے بعد از تمام ہونے عمل کے بسبب سرور ہونے کے طور پر یا اظہار پر عمل کے تو باطل نہیں کرتی ہی اُس عمل کو۔ بسبب باطل نہ ہونے تو جب جو قبل وقوع ریا حاصل ہو چکا۔ اور اس میں ثواب ہی اور عذاب بھی۔ اور اس میں جو اتنی ح کہ نہ روزہ رکھا تو اور نہ افطار کیا ۵ (فرمائے ایسے کے حتمین جو کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا ہوں) مراد کراہت صوم و دہری بسبب باطل ہونے ایام عیدین و تشریق کے اسمیں۔ اور اسمیں جو اتنی ح یہی تیرا حصہ ہی قراءت سے ۵ (فرمائے ایسے کے حق میں جو کہا کہ کل کی شب پرہامیں سورہ بقرہ) مراد یہی کہ خالی نہ تھا دل اس کا دیا سے وقت قراءت کے کیونکہ ظاہر کرنا اس پر دلیل ہی اور جب واقع ہووے ریا وقت عمل میں در حالیکہ خالی ہووے اخصاص سے۔ اور باعث ہووے اوپر عمل کے اور ختم کرے عمل کو اُسی حال پر۔ (جیسا کہ اثنائے عمل میں یاد کیا کسی گم گئی ہوئی چیز کو یا حادث ہو گئی تماش پس تمام کیا عمل کو بسبب حاضر رہنے غیر شخص کے ایسا کہ اگر نہ تواد و ماں البتہ تو ردیا ہوتا اسکو) تو باطل کرتی ہی ایسی ریا اس عمل کو جو ذوار کاں رہے اور جائز ہونا بعض کا مسامحہ بعض کے متعلق رہے جیسا نماز روزہ اور حج۔ اتنی ح عمل مانند ایک برتن کے ہی مگر اچھا رہے سفلیں سکا تو اچھا رہے اعلیٰ اسکا ۵ اور اتنی ح جو شخص کہ ریا

۱۳۰۲
مجلس

علی علیہ السلام
 کی اس حدیث میں
 باطلہ میں اس کی اور غلاب
 اس پر کجا جیغہ علی سے
 اس پر ۱۲ صفحہ حضرت
 دیا ۱۲ صفحہ حضرت
 والا حضرت کا بطلان
 مدنی اس حدیث کی تباہی
 علی کے حالات میں واقع
 اگر چہ یہ حدیث علی واقع
 ہو اور ان اصل خواب
 کا بطلان نہیں کیا گیا
 اس فرمانے کے لئے کہ

علی بن ابی طالب
روز دوشنبه
شعبان سال هجرت
در روز دوشنبه
سال هجرت
در روز دوشنبه

جستار علمی و ادبی

کرے اپنے غم میں ایک ساعت ناچیز ہو تا ہی عمل اسکا جو آگے گزرا چکا لاکن
 نہیں باطل ہو گا وہ عمل جو ویسا ذوار کاں رہے جیسا صدقہ اور تلاوت کیونکہ
 ہر ایک جزا اس کے جدا ہیں اور ریائے حادث عمل ماضیہ کو باطل کرے گی۔ اور اگر
 خالی ہو عمل اخلاص سے بلکہ ریائے حادث غالب آئی مانند غالب ہونے خوشنودی
 کے اطلاع پانے سے غیر کے۔ پس غلبہ غالب یہ ہے کہ اس میں فساد عمل کی ہے۔ اگر
 ادا کیا جاوے کوئی ایک رکن دیا کے ساتھ اور نہیں پھیر لاوے باعث اصلی کو جو غلام
 ہی۔ کیونکہ ہم باقی رکھتے ہیں نیت خالصہ کو ابتدا کے بشرطیکہ آخر تک نہ عارض
 ہو وہ چیز جو شروع میں آتی تو مفسد عمل کی ہوتی۔ اگرچہ احتمال جواز کا رکھتا ہے سبب
 باقی رہنے قصد ثواب کے جو موجود تھا وقت آغاز عمل کے۔ اور اگر متصل ہووے
 ریاسات عقد یعنی نیت کے در حالیکہ خالی رہے قصد ثواب سے اور تمام بھی کر
 عمل کو اسی پرین بالاتفاق اس عمل کو اعادہ کرے۔ اور اگر قبل تمام ہونے عمل
 رجوع کرے طرف اخلاص کے تو وہ بھی ویسا ہی قابل اعادہ ہی بسبب مفسود ہونے
 اخلاص کے بوقت نیت۔ اور ضعیف ہی وہ قول جو کہتے ہیں کہ واجب ہی اعادہ
 فقط افعال کا جو سبب ریا کے فاسد ہوئے۔ اور واجب نہیں اعادہ تحریر کا کیونکہ تحریر
 ایک عقد ہی اور ریا ایک ظروہی کہ خارج نہیں کہ تا تحریر کو عقد ہونے سے۔ یہ قول

لے لینے ریا میں اصل
 تھا اور ریا سے غلبہ
 میں دیا اگر غلبہ ہوگا
 تو اسکا حکم غلبہ
 یہ ہے کہ وہ عمل فاسد
 ہو اور احتمال جواز کا
 بھی سبب نیت ہے
 عمل میں جو قصد ثواب
 کا تھا باقی ہے

اس واسطے ضعیف ہو کہ جو افعال عامہ ہو یا سے زائد ہوں یا زمین سووے باطل کیلئے
 ناز کو۔ اور بھی ضعیف ہی وہ قول جو کہتے ہیں کہ واجب ہی استغفار کرنا دل
 اور تمام کرنا عبادت کو ساتھ اخلاص کے۔ کہو کہ اعتبار اعمال میں خائے کو ہی جیسا
 اگر ختم کیا جاتا عمل ساتھ ریاء کے تو باطل ہوتا۔ اور بسبب ہونے عمل کے خاص خدا
 عزوجل کے لئے وگرنہ ریاء کا رفر ہو جاتا۔ اور بسبب زائل ہونے ریائے عارضی
 کے تو بد و استغفار سے۔ یہ قول بھی اس لئے ضعیف ہو کہ ریاء فریبیچائی والی
 ہی نیت میں۔ اور حالت ابتدا میں رعایت اخلاص کی اولیٰ ہی۔ اور اگر
 متصل ہووے ریاء ساتھ عقد کے نہ خالی ہو قصد ثواب سے پس ویسے عمل
 میں جو قبول کرے فساد کو جیسا صدقہ دینا تو ثواب دیا جاتا ہی اوپر اخلاص
 کے اور عقاب ہو گا اوپر ریاء کے۔ ایامی جو کوئی عمل کرے مقدار ایک ذرہ
 کے نیکی تو دیکھ لیا اس کو اور اگر عمل کرے مقدار ایک ذرے کے بدی تو دیکھ لیا
 اس کو اور ویسے عمل میں جو ذی ارکان رہے مانند ناز کے پس اگر وہ غفلت ہو
 تو باطل نہیں کرتی ہی ریاء اس ناز کو یہاں تک کہ صحیح ہی اقتدار کا غیر کو اس میں اور
 اگر فرض ناز ہو تو ساقط نہیں کرتی ہی ذمے سے اگر نہ مستقل ہو قصد ثواب
 کا۔ اور اگر ارادہ ثواب کا مستقل رہے تو اس کے دو احتمال میں سے ساقط ہوتا

۱۱۔ ضعیف ہونا عامہ
 ۱۲۔ افعال اور خیر کے
 ۱۳۔ میں ناز میں
 ۱۴۔ میں جیسا
 ۱۵۔ اس قول کے میں جو استغفار
 ۱۶۔ واجب ہونے کے قابل
 ۱۷۔ میں اور تمام
 ۱۸۔ کو دست جائز نہیں
 ۱۹۔ سبب ہونے کی ارکان
 ۲۰۔ میں
 ۲۱۔ نہیں
 ۲۲۔ شکار ذرہ شرارہ
 ۲۳۔ میں شکار ذرہ شرارہ
 ۲۴۔ ج

۲۵۔ میں نیکی کی جزا
 ۲۶۔ میں نیکی کی جزا
 ۲۷۔ میں نیکی کی جزا
 ۲۸۔ میں نیکی کی جزا
 ۲۹۔ میں نیکی کی جزا
 ۳۰۔ میں نیکی کی جزا
 ۳۱۔ میں نیکی کی جزا
 ۳۲۔ میں نیکی کی جزا
 ۳۳۔ میں نیکی کی جزا
 ۳۴۔ میں نیکی کی جزا
 ۳۵۔ میں نیکی کی جزا
 ۳۶۔ میں نیکی کی جزا
 ۳۷۔ میں نیکی کی جزا
 ۳۸۔ میں نیکی کی جزا
 ۳۹۔ میں نیکی کی جزا
 ۴۰۔ میں نیکی کی جزا
 ۴۱۔ میں نیکی کی جزا
 ۴۲۔ میں نیکی کی جزا
 ۴۳۔ میں نیکی کی جزا
 ۴۴۔ میں نیکی کی جزا
 ۴۵۔ میں نیکی کی جزا
 ۴۶۔ میں نیکی کی جزا
 ۴۷۔ میں نیکی کی جزا
 ۴۸۔ میں نیکی کی جزا
 ۴۹۔ میں نیکی کی جزا
 ۵۰۔ میں نیکی کی جزا
 ۵۱۔ میں نیکی کی جزا
 ۵۲۔ میں نیکی کی جزا
 ۵۳۔ میں نیکی کی جزا
 ۵۴۔ میں نیکی کی جزا
 ۵۵۔ میں نیکی کی جزا
 ۵۶۔ میں نیکی کی جزا
 ۵۷۔ میں نیکی کی جزا
 ۵۸۔ میں نیکی کی جزا
 ۵۹۔ میں نیکی کی جزا
 ۶۰۔ میں نیکی کی جزا
 ۶۱۔ میں نیکی کی جزا
 ۶۲۔ میں نیکی کی جزا
 ۶۳۔ میں نیکی کی جزا
 ۶۴۔ میں نیکی کی جزا
 ۶۵۔ میں نیکی کی جزا
 ۶۶۔ میں نیکی کی جزا
 ۶۷۔ میں نیکی کی جزا
 ۶۸۔ میں نیکی کی جزا
 ۶۹۔ میں نیکی کی جزا
 ۷۰۔ میں نیکی کی جزا
 ۷۱۔ میں نیکی کی جزا
 ۷۲۔ میں نیکی کی جزا
 ۷۳۔ میں نیکی کی جزا
 ۷۴۔ میں نیکی کی جزا
 ۷۵۔ میں نیکی کی جزا
 ۷۶۔ میں نیکی کی جزا
 ۷۷۔ میں نیکی کی جزا
 ۷۸۔ میں نیکی کی جزا
 ۷۹۔ میں نیکی کی جزا
 ۸۰۔ میں نیکی کی جزا
 ۸۱۔ میں نیکی کی جزا
 ۸۲۔ میں نیکی کی جزا
 ۸۳۔ میں نیکی کی جزا
 ۸۴۔ میں نیکی کی جزا
 ۸۵۔ میں نیکی کی جزا
 ۸۶۔ میں نیکی کی جزا
 ۸۷۔ میں نیکی کی جزا
 ۸۸۔ میں نیکی کی جزا
 ۸۹۔ میں نیکی کی جزا
 ۹۰۔ میں نیکی کی جزا
 ۹۱۔ میں نیکی کی جزا
 ۹۲۔ میں نیکی کی جزا
 ۹۳۔ میں نیکی کی جزا
 ۹۴۔ میں نیکی کی جزا
 ۹۵۔ میں نیکی کی جزا
 ۹۶۔ میں نیکی کی جزا
 ۹۷۔ میں نیکی کی جزا
 ۹۸۔ میں نیکی کی جزا
 ۹۹۔ میں نیکی کی جزا
 ۱۰۰۔ میں نیکی کی جزا

اپنے معصات و معصنوعات میں آیاتِ عظمیٰ جانو کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۝
 آخرت تک۔ اور کیا بد حال ہی اُسکا جو فروخت کیا اپنے عمل کو ایک سیس اور
 فانی چیز سے۔ اور نہ یہ چیز اس کو نیچے سے ثواب و اجر کے ساتھ آیاتِ
 کونہی وہ کہ ارادہ کرے ثواب دنیا کو کیونکہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ثواب دنیا
 و آخرت کا ہی ۝ اور یاد کرنا اُن کو جو وارد ہوئے ہیں اخلاص باب میں لیکن
 ظاہر ہونے میں نیک عمل کے خوش ہونا محمود ہی نظر کرتے حسنِ لطف اُس خداوند
 تعالیٰ کے بسبب دہا اپنے اُسکے گناہوں کو بندے کے اور ظاہر کرنے طاعتوں
 آیاتِ عظمیٰ کہ ایمان و طاعت خدا کے فضل و رحمت سے ہی پس اس سے خوش
 ہو کر ۝ اور اوپر اس بات کے کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا آخرت میں۔ اتنی
 حقیقت نہیں دہا پتا ہی خدا تعالیٰ اپنے بندے کی بدی کو دنیا میں گر کر دہا پتا
 ہی اُس پر بدی کو آخرت میں ۝ اور بسبب اس نیت کے کہ کوئی اقدار
 ساتھ اپنے اُس عمل میں۔ پس دو چند کیا جاتا ہی واسطے اُسکے اجر اُس عمل
 خیر کا۔ اور اس سبب سے کہ تحقیق اطلاع پانے والے ثواب پاویں اُس عاملِ خیر
 کے ساتھ محبت رکھنے سے اور تائید کرنے سے اُسپر۔ اور یہ بات پہچانے
 جانی ہی برابر جانتے سے اپنی تعریف کو اور کسی مرد صالح کی تعریف کو اور کسی

لے نفع اللہ تعالیٰ
 ۱۴

توبہ و اعتراف
 ۱۵

الربنا اللہ
 ۱۶

و احادیث
 ۱۷

فہمک
 ۱۸

ج "ع"

۱۹

۲۰

۲۱

قسم محمد سے ہی جو انی **ح** کہ میرے لئے دوا جہیز ایک ہر پوشیدہ کر نکھا اور
دوسرا جہر ظاہر کر نکھا ۵ (اس شخص کے حق میں جو کہا کہ چھپانا ہوں عمل کو اور جب
وہ ظاہر ہو دے خوش ہوتا ہوں) اور محمد ہی عمل نیک ظاہر میں کرنا دوسرے
کو ترغیب دینے کے لئے۔ انی **ح** جو شخص نکھالے گا چال اچھی پس اس کے لئے
اجر ہی اس عمل کا اور اجر اس شخص کا جو عمل کرے گا اس پر روز قیامت تک ۵
اور اظہارِ عمل پر حکم کئے گئے ہیں انبیاء علیہم السلام لیکن یہ ظاہر اس شرط سے ہی
کہ ظاہر کرنا وہاں لوگوں سے ہو کہ دوسرے اس کی پیروی کریں۔ اور مبالغہ
کرے ریا سے احتراز کرنے میں۔ اور علامت اس کی یہ ہے کہ اگر چھپایا جاوے
پیروی کو لوگوں کے کسی غیر کے ساتھ اور کسی ایک طور سے ستر و علانیہ کے اجر
کی برابری معلوم ہو جاوے تو اظہارِ عمل کی رغبت نہ کرے گا۔ اور محمد ہی ذکر کرنا
عمل کئے بعد ترغیب کے ارادے سے سو یہ بات اسکو سزاوار ہی کہ قوتِ باطن
رکھتا ہو اور مراتبِ اخلاص میں کامل ہوا ہو۔ مگر بیان کرنا خطِ سخت تر ہی کہ چونکہ
آسان ہی زبان سے بولنا اور مبالغہ کرنا۔ اور اس سے نفسِ لذت پانا۔ اور
آسان بھی ہی کیونکہ ذکر کرنا بعدِ عمل کے باطل نہیں کرتا ہی اسکو۔ اور محمد ہی اپنے
گناہوں کو چھپانا نہ دیکھے آہ ناواگ اپنے حق میں اعتقاد پر نیز گاری کا رکھیں بلکہ

۱۱
 بوسه کی علامت
 افشاء و افساس
 سب از اسرار
 و برین علی
 و برین علی
 این کسود
 و برین علی
 بوسه کی علامت

البراقع والمطهرات

انکی چھپا دے تا مخفوظ رہے پردہ حوری سے کیونکہ ظاہر کرنے میں ان کے خوف ہی
 قیامت کی رسوائی کا۔ یا اُس لئے کہ انکے دھانپنے پر حکم کیا گیا ہے۔ ائی رَح
 جو شخص مرتکب ہووے کسی شے کا ان نجاستوں چاہئے کہ پوشیدہ رکھے تو
 دھانپتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ ۛ اور یہ بات یوں پہچانے جاتی ہے کہ غیر کے
 گناہاں ظاہر ہو نہ سکیں کہ وہ جانے۔ یا اُس لئے کہ لوگوں کی ملامت سے بچ نہ
 پاوے کیونکہ دفع رنج مباح ہے اور رنج پانا انسان کی جبلتی ہے اور اسکو
 سہنا موجب تکمال۔ یا اُس لئے کہ لوگ گناہاں میں خدا سے غرض دل کے۔ ائی
 رَح جس شخص کی تعریف کو گئے تم تنگی سے واجب ہو گئی اسکے واسطے جنت
 اور وہ جو یاد کریں تم اسکو شر سے واجب ہو گئی اُس کے لئے دفع رنج تم لوگ گناہاں
 میں خدا تعالیٰ کے زمین پر فرمائے تین بار ۛ یا اُس لئے کہ اُس پر مذمت کریں تو لا
 گناہگار ہوتا ہے۔ اور یہ پہچانے جاتا ہے کہ مسادہ ہے اسکے پاس مذمت
 اپنی اور غیر کی۔ یا اُس لئے کہ خوف ہو اس بات کا کہ کوئی اپنے کو رنج دینے کا
 قصد کرے۔ یا اُس لئے کہ حیا نہ اُتھے کہ وہ طبیعت کی بزرگی سے ہی ائی رَح
 حیا سب قسم کی بہتر ہے ۛ اور ائی رَح حیا شاخ ہی ایمان کی ۛ یا
 اس لئے کہ دوسرا کوئی اسکی پیروی کرنے نہ پاوے۔ اور محمود ہی کہ پسند کر

ۛ یا اُس لئے کہ لوگ گناہاں میں خدا سے غرض دل کے۔ ائی رَح جس شخص کی تعریف کو گئے تم تنگی سے واجب ہو گئی اسکے واسطے جنت اور وہ جو یاد کریں تم اسکو شر سے واجب ہو گئی اُس کے لئے دفع رنج تم لوگ گناہاں میں خدا تعالیٰ کے زمین پر فرمائے تین بار ۛ یا اُس لئے کہ اُس پر مذمت کریں تو لا گناہگار ہوتا ہے۔ اور یہ پہچانے جاتا ہے کہ مسادہ ہے اسکے پاس مذمت اپنی اور غیر کی۔ یا اُس لئے کہ خوف ہو اس بات کا کہ کوئی اپنے کو رنج دینے کا قصد کرے۔ یا اُس لئے کہ حیا نہ اُتھے کہ وہ طبیعت کی بزرگی سے ہی ائی رَح حیا سب قسم کی بہتر ہے ۛ اور ائی رَح حیا شاخ ہی ایمان کی ۛ یا اس لئے کہ دوسرا کوئی اسکی پیروی کرنے نہ پاوے۔ اور محمود ہی کہ پسند کر

ۛ یا اُس لئے کہ لوگ گناہاں میں خدا سے غرض دل کے۔ ائی رَح جس شخص کی تعریف کو گئے تم تنگی سے واجب ہو گئی اسکے واسطے جنت اور وہ جو یاد کریں تم اسکو شر سے واجب ہو گئی اُس کے لئے دفع رنج تم لوگ گناہاں میں خدا تعالیٰ کے زمین پر فرمائے تین بار ۛ یا اُس لئے کہ اُس پر مذمت کریں تو لا گناہگار ہوتا ہے۔ اور یہ پہچانے جاتا ہے کہ مسادہ ہے اسکے پاس مذمت اپنی اور غیر کی۔ یا اُس لئے کہ خوف ہو اس بات کا کہ کوئی اپنے کو رنج دینے کا قصد کرے۔ یا اُس لئے کہ حیا نہ اُتھے کہ وہ طبیعت کی بزرگی سے ہی ائی رَح حیا سب قسم کی بہتر ہے ۛ اور ائی رَح حیا شاخ ہی ایمان کی ۛ یا اس لئے کہ دوسرا کوئی اسکی پیروی کرنے نہ پاوے۔ اور محمود ہی کہ پسند کر

محبت کو خلائی کے اپنے حق میں تا جانے دوست رکھنے کو خدا تعالیٰ کے محبت سے۔ پس جس کسی کو خدا تعالیٰ دوست رکھیکجا محبوب کریگا اسکو خلائق کے دل و نین پس آزاں انبی طاعت کہ جس سے عوام الناس لذت نہیں لیتے پیش مثل ناز و روزے کے لوگوں کے سامنے اگر ابتدا کرنے کے وقت ریاجوم کرے اور اخلاص سے خالی ہے چھوڑ دینے اسکو زیادہ دور ہوئے تک اور اگر اخلاص و ریاء دونوں جمع ہوں تو عمل شروع کرے اور ریاء کو دفع کرنے میں کوشش کرے اور تمام کرے اسکو۔ اور اگر بعد شروع کرنے کے دضر یا کا ہوا ہو تو ویسا ہی تمام کرے اور ترک کرے عمل کو کیونکہ اس میں موافقت ہی شیطان کی۔ اور اس لئے کہ اخلاص جو سخت کے ساتھ مشہور ہونے سے لوگ جانیگے کہ یہ صاحب اخلاص ہی۔ اور اس لئے کہ پچا یا جاوے کہ یہ شخص ریاء سے پرہیز کر نیوالا ہی تو یہ دونوں بھی ریاء میں۔ اور بخشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چھوڑ دئے تلاوت کو قرآن کے کسی شخص کے آنے سے سوا سب سے تھا کہ جانے کہ وہ اپنے طرف احتیاج لایا ہی اور اسکے ساتھ مشغول ہونے میں جلدی کئے کیونکہ وہ بزرگ ریاء سے دور تھے۔ اور اگر ریاء سے زائد کیا عبادت کو عادت سے مسبب پیدا ہونے فرحت کے دوسرے کسی ایک عابد کو دیکھنے سے پس اگر ہی وہ زیادتی بطور شوق

حکمر پابکار

۱۔ ترک کرنے میں ارادہ
۲۔ بیان کا پورا پورا ہونا
۳۔ جو غرض اسکا عمل میں
۴۔ باز نہ کرے کچھ
۵۔ جواب

کے اور اُس عابد کو دیکھ کر غفلت و سستی اپنی دور ہونے سے پس پادہ کرے کہ
 درحالیکہ وہ سوئے ریائی کو دفع کرتا ہو۔ بخلاف اُسکے اگر وہ شوقِ پیوستہ
 عابد کے اپنے طرف ہو تو وہ زیادتیِ ریاء ہی۔ اور یہ فرق یوں بچانے
 جاتا ہے کہ صاحبِ زاد اگر دیکھے اس عابد کو کہ وہ اپنے کو نہیں دیکھتا تو
 رنجت کہ اس عملِ زوائد کی۔ اور ایسی طاعت کہ جس سے عوام الناس کو
 نیچے میں سے خلافت و امارت ہی۔ اُن کی ایک ندامتِ عادل کا بہتری
 عبادت سے۔ جس شخص کے جو تہا ستر سال کیا ہو اور آفت اُسکی بہت بڑی
 ہی کیونکہ وہ حرکتِ دینی ہی آدمی کے باطن کو محبتِ جاہ کے طرف۔ اور پھر
 ہی اگر کتابِ معاصی پر سببِ یادہ ہونے محبتِ جاہ کی۔ اور اسکی سطر
 کے میں پر تیز گاراں اُس سے۔ پس خلافت سے احتراز کیا چاہئے وہ شخص
 ضعیف ہو۔ نہ کہ صاحبِ قوت کہ محبتِ جاہ کی ہمیں ٹوڑ نہوگی مگر یہ
 قوی بھی جب قوت جانے کہ بعد قبول کرنے خلافت کے حالت اپنی بدلیگی تو قوتِ صحیح
 یہی کہ احتراز کرے قبول کرنے سے کیونکہ نفسِ آدمی کا فریب و جذبہ
 اور ثابت قدمی یقین ہوتے پر بھی اُس سے دریا چاہئے یہ ثابت قدمی نہ رہنے
 کی حالت میں بطریقِ اولیٰ خوفِ کرنا ہی۔ اور خلافت سے باز رہنا آسان ہی

میں سے خلافت و امارت کی
 خواہش نہ ہو

منسوب ہونے کے معرزل ہونے سے۔ پھر خدمتِ قضا بعد اُس کے وعظ ہونا۔

بعد ازاں درس کہنا جس پر بھیجے فتویٰ دینا ہی۔ یہ سب فضیلت اور خطر اور شرط

قوت میں علی الترتیب ہیں۔ اور گناہ و فیئ سلف کا ان امور سے مشہور

و معروف ہی۔ اور چنانچہ جاتا ہی قوت دین اسطور پر کہ کوہ نہ جانے

قبول کرنے کو دوسرے کے اُس منصب کتیں پس اگر بعد دم ہو جاوے

کوئی قوی کامل تو متعین ہو جاوے وہ جو موجود لوگوں میں قوی ہی بشرطیکہ

سچی کرنے مارا رہے پر ہر کرنے میں اُس کے آفات سے۔

چودھواں باب سب امور کو خدا تعالیٰ کے

جانب تفویض کرنے اور امید کو تاہ کرنے

اور موت کو یاد کرنے اور خواب غفلت

عزور سے بیدار ہونے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطرہ دو قسم برہی۔ پہلا خطرہ فساد ہی جو محتاج ہوتا ہی بندہ اُس میں تفویض

کرنیکو عمل کس طرف حتمیٰ ہے۔ اور معنی تفویض کی درخواست کرنا ہی حفظ کو خدا

تعالیٰ سے ناکہ خوبی کو نگاہ رکھے ایسے عمل میں حسین فساد سے امن ہو۔ اور بعض کے

لے ہو خلاف یہ کہ
شکل ۱۰ میں ہے
من تفویض اور فساد
حفاظت کے لئے
اوسے لکھتے وقت
یہی اور فسادات
کے عملی انداز
خدمات میں

۱۰ میں ہے
۱۱ میں ہے
۱۲ میں ہے
۱۳ میں ہے
۱۴ میں ہے
۱۵ میں ہے
۱۶ میں ہے
۱۷ میں ہے
۱۸ میں ہے
۱۹ میں ہے
۲۰ میں ہے
۲۱ میں ہے
۲۲ میں ہے
۲۳ میں ہے
۲۴ میں ہے
۲۵ میں ہے
۲۶ میں ہے
۲۷ میں ہے
۲۸ میں ہے
۲۹ میں ہے
۳۰ میں ہے
۳۱ میں ہے
۳۲ میں ہے
۳۳ میں ہے
۳۴ میں ہے
۳۵ میں ہے
۳۶ میں ہے
۳۷ میں ہے
۳۸ میں ہے
۳۹ میں ہے
۴۰ میں ہے
۴۱ میں ہے
۴۲ میں ہے
۴۳ میں ہے
۴۴ میں ہے
۴۵ میں ہے
۴۶ میں ہے
۴۷ میں ہے
۴۸ میں ہے
۴۹ میں ہے
۵۰ میں ہے
۵۱ میں ہے
۵۲ میں ہے
۵۳ میں ہے
۵۴ میں ہے
۵۵ میں ہے
۵۶ میں ہے
۵۷ میں ہے
۵۸ میں ہے
۵۹ میں ہے
۶۰ میں ہے
۶۱ میں ہے
۶۲ میں ہے
۶۳ میں ہے
۶۴ میں ہے
۶۵ میں ہے
۶۶ میں ہے
۶۷ میں ہے
۶۸ میں ہے
۶۹ میں ہے
۷۰ میں ہے
۷۱ میں ہے
۷۲ میں ہے
۷۳ میں ہے
۷۴ میں ہے
۷۵ میں ہے
۷۶ میں ہے
۷۷ میں ہے
۷۸ میں ہے
۷۹ میں ہے
۸۰ میں ہے
۸۱ میں ہے
۸۲ میں ہے
۸۳ میں ہے
۸۴ میں ہے
۸۵ میں ہے
۸۶ میں ہے
۸۷ میں ہے
۸۸ میں ہے
۸۹ میں ہے
۹۰ میں ہے
۹۱ میں ہے
۹۲ میں ہے
۹۳ میں ہے
۹۴ میں ہے
۹۵ میں ہے
۹۶ میں ہے
۹۷ میں ہے
۹۸ میں ہے
۹۹ میں ہے
۱۰۰ میں ہے

نزدیک تقویض وہی کہ ہووے اسکو بغیر کئے کے بجات اور ممکن ہو کہ جمع ہووے
 ساتھ اسکے گناہ۔ یہ معنی مخصوص ہی ساتھ نوافل اور مباحات کے۔ اور بعضوں
 کے نزدیک تقویض وہ عمل ہی جو ممکن ہو کہ درپیش آوے اسپر وہ عمل کہ مستحکم
 اسطرف اولی ہو۔ یہ بات شامل ہی فرض کو بھی۔ کیونکہ جو کوئی قصد کرے
 نماز کو ادا کر نیکا تنگ وقت میں اور اسکے نزدیک کوئی ایک دو بنے والا یا
 جل جانے والا رہے اور اسکا نکالنا ممکن ہو تو اسکو نکالنا بہتر ہی نماز پڑھنے سے
 اور جاننے کہ تقویض ناگزیر ہی دل کو خطر پہے تسکین دینے کے لئے فی الحال اور
 اسیں خوبی حاصل ہونے کے واسطے آئندہ۔ پس خداے عزوجل تقویض کئے
 گئے کام میں فیماوردیہ نہیں دیتا ہی۔ **ایاق** حوالہ کرتا ہوں میں اپنے کام
 کو طرف اللہ تعالیٰ کے ۞ آخر آیت تک اور بعض وقت کار نیک کو بھی نہیں کرتا
 ہی یہاں تک کہ سوچے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ساتھ اپنے اصحاب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نماز صبح کے وقت میں۔ اور بندے کہ بہد لائق ہی کہ افضل
 کو اختیار کرے اگر اختیار دیا جاوے۔ مانند قول اس بیار کے جو کہتا ہی۔ **طییب**
 سے کہ میرا علاج آب شکر سے کرنا اب جو سے در صورتیکہ رہے خوبی دونوں میں
 ساتھ باضی رہنے کے غیر افضل سے۔ بخلاف اصل کے کہ وہ نامعلوم ہی۔ **ع**

یہ فیضانِ حق
 ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ
 نے اپنے فضل سے
 عطا فرمایا ہے
 اس کو ہرگز
 نقصان نہ پہونچے گا
 اور نہ ہی اس کو
 کوئی عیب پہونچے گا
 کیونکہ اللہ تعالیٰ
 ہی اس کو
 چاہتا ہے
 اور اس کو
 چاہتا ہے
 کہ اس کو
 عطا فرمائے
 اور اس کو
 چاہتا ہے
 کہ اس کو
 عطا فرمائے
 اور اس کو
 چاہتا ہے
 کہ اس کو
 عطا فرمائے

کی مصلحت اور اس کے
 ساتھ باضی رہنے سے
 نقصان پہونچتا ہے
 اور نہ ہی اس کو
 کوئی عیب پہونچے گا
 کیونکہ اللہ تعالیٰ
 ہی اس کو
 چاہتا ہے
 اور اس کو
 چاہتا ہے
 کہ اس کو
 عطا فرمائے
 اور اس کو
 چاہتا ہے
 کہ اس کو
 عطا فرمائے
 اور اس کو
 چاہتا ہے
 کہ اس کو
 عطا فرمائے

خدا توفیق کی طرح ہی اور طرح کرنا بھی محمود ہی بشرطیکہ قید صلاح کے ساتھ رہے یا
تیرے خسر سے دور رہے **آفاق** اور اللہ تعالیٰ وہ ذات ہی طرح کرتا ہوں میں
کہ بخشنے وہ گناہوں کو میرے قیامت کے دن ۞ اور **آفاق** تحقیق ہم طرح کرتے
ہیں اس بات کی کہ بخش دینے پر درگاہ ہمارا گناہوں کو ہمارے ۞ یوں نہ
وہ طرح بدھی۔ سو وہ طرح مذموم آرام لینا دل کی ہی نفع مشکوک ہے۔ اور دوسرا
خطر نہ ہونیکا ہی۔ کہ محتاج ہوتا ہی بندہ اُسین طرف قصر اہل کے۔ اور قصر اہل
ہی کہ ارادہ کیا جاوے ایسے کام کا کہ جسکے ہونے میں شک رہے مگر مستثنیٰ کر
اسکو ساتھ مشیت الہی کے۔ **آنی** **الح** جب صبح کیا تو بات مت کر اپنے نفس کے ساتھ
شام کی اور جب شام کیا تو بات مت بول اپنے نفس سے صبح کی ۞ اور اصل حکم
کہتے ہیں کہ کسی چیز کا بالآخر ہم ارادہ کرے۔ اور اسین تقاضا ہی۔ جو کوئی
اس پر ہمیشہ کی رکھتا ہی اور کسی نے بوزہا پے تک اور کوئی ایک سال تک اور کوئی
ایک موسم تک اور کوئی مہینا بھر اور کوئی ایک روز اور کوئی ایک ساعت تک
کی۔ اور یہ فرق ظاہر ہوتا ہی ذخیرہ کرنے میں اور ہمیشہ اسباب کر رکھنے میں۔ اور اُن
طول اہل کے عبادت کو چھوڑ دینا اور اسین کا ہی اور تاخیر کرنا اور دنیا کی حرص رکھنا
اور آخرت کو بھولنا اور دل کو سخت بنانا ہی۔ **آفاق** دراز ہوا اُنپر زمانہ سخت

موت آجائے سے در تابی پس یہ شخص لقاے حقانی کے فوت ہو گیا کہ وہ جانتا ہی
 نہ لقاے حقانی کو۔ اور اعلیٰ درجہ ذکر و ثبوت کا یہی اختیار ہی موت و حیات میں افر
 سپرد کر دینا سب کو کو طرف مدبر محتاج کے۔ اور حق ذکر و ثبوت کا خارج کرنا ہی
 اپنے دل کو غیر خدا سے۔ اور ذکر کرنا نہ فکر سفر جانے والے کے۔ اور اصل
 مقصود ثبوت کو یاد کرنے سے خبردار رکھنا ہی دلوں کو۔ اور خلاف اسکا غور ہی
 اور غور و آرام پانا نفس کا ہی ان چیزوں کے ساتھ جو موافقت رکھیں خواہش نفسانی
 اور شہوں سے۔ ایسا حق چاہئے فریفتہ کرے تو دنیا کی زندگی ۵ اور غور
 کے اقسام بہت ہیں مگر اختیار کرنے دنیا کے کہ وہ نقد ہی بہ نسبت آخرت کے
 کہ وہ وعدہ ہی۔ سو یہ تصور نادانی ہی کیونکہ وعدہ منافع کثیر کا نقد قلیل ۶ راجح
 ہے۔ اگرچہ شک کیا جاوے اس لئے کثیر کے حصول میں۔ کیونکہ بیکار ترک کرتا
 ہی طبیعت کے حکم پر لذت مانے دنیاوی کو جو نقد و موجود ہیں۔ تا آئندہ تندرستی
 جو تسمیہ ہی پاوے۔ اور سو و اگر خطرے میں دلتا ہی مال کو جو نقد ہی تاکہ اٹھاوے
 اس سے حاصل جو تسمیہ۔ پس آخرت دنیا کو اختیار کرنے سے اولیٰ ہی سبب
 یقین ہونے اسکے۔ اور سبب نسبت نہ کھنے نعمت مانے دنیا ساتھ نعمت ہے
 اخروی کے جو استواری اور ہمیشگی کے ساتھ میں اور بھی سبب غرور کا اٹھاوے

علیہ السلام کا خلاف
 غور ہی ۱۱ علیہ السلام کا خلاف
 ایوہ الدینا ۱۲ ج ۱۳

غور

سے نہ منفع بنویں
 بانفس جو دین اور
 تھیں

رکھنا ہی فقط ایمان پر۔ آیاق بر تحقیق میں البتہ بخشے ولا ہوں ایسے کہ جو توبہ کیا
 شرک سے اور ایمان لایا وحدانیت پر اور نیک عمل کیا پس وہ پایا اور آیاق مع گنہگار
 ہی تیرے زمانے کی کہ البتہ انسان زیادہ کاری میں ہی سوائے اُنکے کہ ایمان لائے
 اور عمل صالح کئے۔ اور بھی سبب غور یہ ہے کہ اعتماد کریں اس بات پر کہ وہ خدائے
 عزوجل کریم ہی۔ آیاق نہیں ہی انسان کو کچھ حاصل آخرت میں مگر تو اب اس
 چیز کا جو سعی کیا اور اس اعتماد کے بائیں برعکس عمل کرتا ہی امور دنیوی میں۔
 باوجودیکہ آیاق جو کوئی ٹھکل کرے حق تعالیٰ پر سپرہ بس ہی اسکو اور
 علیٰ غرور کا علم ہی اور ناقص کرنا گندہ شنگون کے احوال میں کہ کیوں تھے اور کہاں
 تھے۔

پسند رہوں اب خطر مانے رویہ کو دور کرنے
اور ریاضت کے بیان میں

بسم الله الرحمن الرحيم

مقصود اصلی صفائی دل کی ہے کیونکہ نظر کرتا ہی اللہ تعالیٰ دل کے طرفہ۔ ائی ح
تحقیق اللہ تعالیٰ نظر نہیں کرتا ہی تمہارے صورتوں کے طرف اور نہ غلوں کے طرف
لیکن نظر کرتا ہی طرف تمہارے دلاں اور غیبتوں کے ۷ اور بسبب البتہ رہنے خوبی
تام بدن کی ساتھ خوبی دل کی۔ ائی ح تحقیق بدن میں البتہ ایک ترکا گشت

۱۔ وہابی دین و عمل کا مختصر
 ۲۔ ابتدائی تاریخ اسلام
 ۳۔ دواعصر ابن کائنات
 ۴۔ لغت خضر ج
 ۵۔ انجیل کا نشان
 ۶۔ ماسیحی تاریخ - ج ۱
 ۷۔ دین و عمل علی اللہ
 ۸۔ فوج جبر ج
 ۹۔ خطرات کو دور کرنے
 ۱۰۔ انشد نظیر
 ۱۱۔ حور وصال الی اکرم

وکنی بفرمان او که در این کتاب
 در حدیث او و فاسد برهان
 بر آن است که ان کی
 الجسد المصفی و او صلی
 صلی الله علیه و آله و سلم
 بنی بر این فغان بنی بر سر

دہل

چیزیں جو کب کئے گئے گناہوں سے ۵ اور بچانے جاتی ہی ہو بسبب ہے اس کے
طالب شہوت۔ آیا ق^۱ تمہارے لئے ہی آخرت میں وہ چیز جو خواہش کرتے
ہیں تو اس تمہارے ۵ اور بسبب ہے اس کے اڑھنے والا خواہش معین ہے
کیونکہ نفس سکین نہیں پاتا ہی بدون ادا ہونے شہوت کے۔ اور بچانے جاتا
ہی و سو بسبب رہتے اس کے۔ ابتدا کی گزشتہ حوال میں متروک ایک گناہ
سے دوسرے گناہ کے طرف۔ کیونکہ شیطان ایک گناہی حکیم بنا لیا جو اے ایک
جانب سے داخل ہوتا ہی دوسرے جانب سے۔ اور بسبب اسکے کہ وہ باعث
ہوگا اور گناہ غیر معین کے کیونکہ غرض شیطان کا محض اغوا دینا ہی۔ اور بسبب ہے
اسکے راستہ کرنے اور معصیت کو۔ آیا ق^۲ کہ شیطان راستہ کیا اگلے لئے اور
جہلت دیا انھوں کو ۵ اور بسبب اسکے کہ وہ دفع ہوتا ہی ذکر سے خدا تعالیٰ
کے۔ آئی اس حجب ذکر کرتا ہی بندہ خدا تعالیٰ کی دور ہوتا ہی اس سے شیطان
اور جبکہ یاد آتی سے غافل ہوتا ہی تو وہ سو اس میں ڈالتا ہی اس کو ۵ اور بعض
بہے میں کہ انہیں تمیز کرنا مستعد رہی مگر نور سے تقویٰ و معرفت کے۔ اور اختلاف
ہی ان خطروں کے سبب سے پکڑا جانے میں لیکن تحقیق یہی کہ وہ مواخذہ ہوگا
جس میں کہ اختیار ہونا مذہبیت النفس اور میلان طبع کے کیونکہ ان میں تکلیف

۱۔ شیطان سولہ
۲۔ دوسری بار
۳۔ منافق اور کافر
۴۔ کو ۱۲
۵۔ اور غفلت
۶۔ خیر و شر
۷۔ کے ۱۲
۸۔ گزشتہ اور حالات
۹۔ کہ چکر
۱۰۔ اور خطرات
۱۱۔ موافق

ہی اُس سے کہیو کہ پناہ مانگنے کے لئے ہم حکم کئے گئے ہیں۔ اور بھی اس لئے کہ اگر جنگ
کرے تو کتے سے بچ کر کھینچ کر، اور کچھ ایسا بھی ہو جائیگا پس التجا لانا درگاہ الہی میں
اولیٰ ہی۔ اور بھی ایک طریق احقر کا کوشش کرنا ہی اُس کو کرنے میں اور کھانا
میں اُن چیزوں کے جو ہلکات میں کیونکہ شیطان مسلط کیا گیا ہی واسطے آزمائش
کے اور مدد و مست کرنا ہی خدا تعالیٰ کے ذکر کی زبان و دل سے جسکا بیان اوپر
گزر اور سبک سمجھنا اُس کے طلب کیا کہ چونکہ کتے سے اگر منہ پھیر لے تو خاموش
ہو تا ہی اور پچانے کے کروں کو کیونکہ چور اگر جان اچھے کہ صاحب خانہ اپنی
اطلاع پا چکا ہی تو گریز کر تا ہی۔ اور شیطانی مکر نے یہی چھپے منع کرنا عمل سے
اور دھیل میں ڈالنا۔ اور جلدی کرنا اور یا و عجب میں ڈالنا۔ اور امیدوار
کرنا عمل کے اظہار میں خدا تعالیٰ سے بھیر کے۔ اور حاجت عمل کی رہنے پر لانا
نظر کرتے قسمت ازلی کے جو سعادت و شقاوت کے لئے مقرر ہو چکی۔ اور
اُن کروں کو رد کر نیکا طریق یہی کہ جانے کہ دنیا سے آخرت کے طرف جانے
تو شے کی حاجت ہی اور بکا یک اجل ہنسی ہی۔ اور تھوڑا عمل کامل اور پر برے
عمل ناقص کے غالب ہی۔ اور دیکھنا حقیقتی کا عمل کو بس ہی۔ اور یا دکرے
اُس کی سنت کو اور منوب دیو سے عمل کو خدا تعالیٰ کے طرف اظہار و اختصار

اشیخان

۱۱ تا عمل سے باز رہے
۱۲ تا عمل میں توفیق نہ
۱۳ کرے

۱۴ تا جلدی کا نقص

۱۵ تا بیکار رہے

۱۶ تا غلبہ ہو جائے

۱۷ تا غلبہ ناقص

۱۸ ہووے

۱۹ تا بیکار نہ پاد

اور سمجھے کہ مثال امر الہی فرض ہی اور وعدہ اسکا سچا۔ سو بہرہ ادنیٰ طریقہ ہی۔
 پس ان ازاں شیطان کو جھوٹا جاننے پر کفایت کرے اور اس سے جہل چھوڑ دے
 بعد از ثابت رہے اس عبادت پر جو کرتا تھا پس ان ازاں زیادہ کرے اسکو شیطان
 کے خد میں میں خلاف اسکا یوں کرے غصے میں لانا ہی اسکو اور اختلاف
 ہی قوی لوگ شیطان سے مامون رہنے میں اور قول حق بہرہ ہی کہ دے بھی
 امن نہیں پاتے ہیں دلیل سے قصہ آدم علیہ السلام کے۔ اذ آئی آخ کہ بخت
 البتہ چھایا جاتا ہی میرے دل پر ۵ اور اختلاف ہی شیطان سے احترام کرنا ہی
 توکل کی منافی رہنے میں۔ سو حق بات بہرہ ہی کہ ایک دوسرے کی منافی نہیں
 کیونکہ اٹھانا ہتھیار کا اور جمع کرنا لشکر کا اور کھودنا خندق کا ضرر نہیں کیا اٹھنا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توکل میں۔ اور بھی اختلاف ہی شیطان سے خذر
 کرنے کی کیفیت میں۔ پس ہتیر بہرہ ہی کہ اسکی دشمنی کو دل پر مضبوط کرے اور اللہ
 تعالیٰ کے یاد میں مستغرق رہے جمع ہمت کے ساتھ۔ اور خطرات شیطانی
 کو دفع کرنے کے طرف مشغول رہے جبکہ اس کے دوسرے داخل ہونے سے آگاہ
 ہو دے۔ مگر اسی تدبیر میں دوب جانا ذکر الہی کا مانع ہوگا۔ اور دیشا مستغرق
 ہو جانا گو یا شیطان کو خوش کرنا ہی اور دونوں کو جمع کرنا ناقص کرنا ہی غصہ

۵۱۱ شیطانی مکر
 ۵۱۲ شیطانی مکر
 ۵۱۳ شیطانی مکر

۵۱۴ اولیٰ شیطان
 ۵۱۵ اولیٰ شیطان
 ۵۱۶ اولیٰ شیطان
 ۵۱۷ اولیٰ شیطان
 ۵۱۸ اولیٰ شیطان
 ۵۱۹ اولیٰ شیطان
 ۵۲۰ اولیٰ شیطان

قلب کو۔ **ایاق** کہیہ یاد کر اللہ تعالیٰ کو پس چھپو تو دے انکو جو خوش باطن میں
 بازی کرتے ہیں ۰ اور آخر ترکِ ناپس سے واجب ہی پس علاج اسکا دشوار
 ہی۔ کیونکہ وہ مجاہد ہی اور غلبہ تانڈھا کرتی ہی دوست کا عیب دیکھنے
 سے۔ اور بوز ابنا تی ہی علامت سُنتے سے۔ اور اس لئے کہ وہ دشمنِ داخلی
 ہی پس گھر کے چور سے دشوار ہی حیلہ نکات کا۔ اور اس لئے کہ وہ کبھی جدا
 نہیں ہو سکتا ہی۔ اور ذکر سے بھی دفع نہیں ہوتا۔ اور اس لئے کہ وہ شکایت کر گیا
 قیامت میں اسکی جو موافقت کیا تھا اپنی دنیا میں۔ اور اسی سے پیدا ہو گا
 ابلیس کا سبب بکراہ جس کے۔ اور گناہ قابلِ سبب بچل کے۔ اور گناہ ماروت
 کا سبب شہوت کے۔ اور اسکو فرماؤ ارکیز کا طریق۔ منع کرنا ہی اسکے خواہش کو
 پس سرکش گھو تا زرم ہو تا ہی چار اکم کرنے سے۔ اور عبادت کے بوجھ کو اپر
 لادھ نہا ہی۔ پس گدھ فرمان بردار ہو تا ہی زیادہ بوجھ چرھانے سے
 اور اللہ تعالیٰ سے لگ چاہنا۔ **ایاق** بہ تحقیق نفس امر کرنے والا ہی بدی کے
 طرف مگر اسکو جو رحم کرے رب میزا ۰ اور اصل طریق ریاضت کرنا کہ وہ استقامت
 کرنا ہی اپنے اخلاق کو۔ اسی **ح** بہ تحقیق دیکھا میں کل کی رات ایک عجب بات
 دیکھنے دیکھا میں ایک شخص کو میری امت سے جو چٹھا ہی اپنے زانوؤں پر اور

لے حق شفق و رحمت سے
 نفس بے یونان و جہان سے
 وارام از کا
 نفس

نہایت از کوی و کائنات
 نیاں اور باطنی و ظاہری
 سے جو قوتانی و بیخود
 کیا یا کیا اپنے خیال و خیال

کے خالص و خالص
 سبب بیک و یک
 اور اسباب
 اور اسباب
 اور اسباب

لاذاتہ البسوالا مارم
 رلی ۱۲ ج ۱
 ص ۱۲ رات الارض
 عجائبات رحمان
 امنی جانا علی سیرتہ
 بعدہ و بین اللہ و جاب
 مجاہدین الخلق
 علی اللہ تعالیٰ ۱۲
 و اعلیٰ عبد الرحمن
 سے

اسکے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ایک پردہ ہی پس وہاں آیا حسنِ خلق اور وہاں
 کر دیا اسکو خدا تعالیٰ کے پاس ۵ اور آئی ۶ بخاری چیز جو رکھا جاتی ہے اگر
 اعمال میں سو حسنِ خلق ہی ۷ کہ وہ ضبط کرنا ہی نفس کو نیچے شرع اور عقل
 کے۔ اور یہ بات ہو سکتی ہے بسبب اس کے کہ حیوانِ وحشی اہل ہوتا ہی اور
 سرکش حیوان فرمانبردار اور کتا تعلیم پایا گیا ہو سکتا ہی۔ اور آئی ۸ دست
 بناؤ تم اپنے اخلاق کو ۹ پس علاج اس شخص میں جلد اثر کرتا ہی جو غافل ہی
 ہر ایک اعتقاد و تمیز سے۔ اور بعد اسکے وہ شخص جو کچا نابہی کو بد کام کے
 اور بعد اسکے وہ شخص ہی جو بد کام نیک اعتقاد کیا۔ اسکا علاج دشوار ہی
 اور طریق تہذیب کی درصورتیکہ کمال ذاتی (جیسا انبیاء علیہم السلام کو میسر تھی)
 اور جذبہ الہی جو ساحرانِ فرعون کو اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوئی
 نہ ہو تو بہ تکلف سعی کرنا ہی بتدریج عادت لینے میں برضا اخلاق بد کے۔ اور
 علی الدوام کوشش کرنا راہِ خدا میں یہاں تک کہ طاعت کی عادت پاوے
 اور اس سے لذت یاب ہووے مانند لذت پانے بیمار کے غذا سے بعد
 علاج کے۔ اور مانند لذت پانے مرگ کے علم سے۔ نہ کہ گاہے ملے
 کیونکہ مقصود ریاضت سے خدا تعالیٰ کی محبت کو دل میں مضبوط کرنا اور دنیا کی دوستی

۱۰ اقل و بضع
 ۱۱ الدان حسن الخلق
 ۱۲ اور وہاں وہاں
 ۱۳ حسن الخلق
 ۱۴ حسن الخلق
 ۱۵ حسن الخلق
 ۱۶ حسن الخلق
 ۱۷ حسن الخلق
 ۱۸ حسن الخلق
 ۱۹ حسن الخلق
 ۲۰ حسن الخلق
 ۲۱ حسن الخلق
 ۲۲ حسن الخلق
 ۲۳ حسن الخلق
 ۲۴ حسن الخلق
 ۲۵ حسن الخلق
 ۲۶ حسن الخلق
 ۲۷ حسن الخلق
 ۲۸ حسن الخلق
 ۲۹ حسن الخلق
 ۳۰ حسن الخلق
 ۳۱ حسن الخلق
 ۳۲ حسن الخلق
 ۳۳ حسن الخلق
 ۳۴ حسن الخلق
 ۳۵ حسن الخلق
 ۳۶ حسن الخلق
 ۳۷ حسن الخلق
 ۳۸ حسن الخلق
 ۳۹ حسن الخلق
 ۴۰ حسن الخلق
 ۴۱ حسن الخلق
 ۴۲ حسن الخلق
 ۴۳ حسن الخلق
 ۴۴ حسن الخلق
 ۴۵ حسن الخلق
 ۴۶ حسن الخلق
 ۴۷ حسن الخلق
 ۴۸ حسن الخلق
 ۴۹ حسن الخلق
 ۵۰ حسن الخلق
 ۵۱ حسن الخلق
 ۵۲ حسن الخلق
 ۵۳ حسن الخلق
 ۵۴ حسن الخلق
 ۵۵ حسن الخلق
 ۵۶ حسن الخلق
 ۵۷ حسن الخلق
 ۵۸ حسن الخلق
 ۵۹ حسن الخلق
 ۶۰ حسن الخلق
 ۶۱ حسن الخلق
 ۶۲ حسن الخلق
 ۶۳ حسن الخلق
 ۶۴ حسن الخلق
 ۶۵ حسن الخلق
 ۶۶ حسن الخلق
 ۶۷ حسن الخلق
 ۶۸ حسن الخلق
 ۶۹ حسن الخلق
 ۷۰ حسن الخلق
 ۷۱ حسن الخلق
 ۷۲ حسن الخلق
 ۷۳ حسن الخلق
 ۷۴ حسن الخلق
 ۷۵ حسن الخلق
 ۷۶ حسن الخلق
 ۷۷ حسن الخلق
 ۷۸ حسن الخلق
 ۷۹ حسن الخلق
 ۸۰ حسن الخلق
 ۸۱ حسن الخلق
 ۸۲ حسن الخلق
 ۸۳ حسن الخلق
 ۸۴ حسن الخلق
 ۸۵ حسن الخلق
 ۸۶ حسن الخلق
 ۸۷ حسن الخلق
 ۸۸ حسن الخلق
 ۸۹ حسن الخلق
 ۹۰ حسن الخلق
 ۹۱ حسن الخلق
 ۹۲ حسن الخلق
 ۹۳ حسن الخلق
 ۹۴ حسن الخلق
 ۹۵ حسن الخلق
 ۹۶ حسن الخلق
 ۹۷ حسن الخلق
 ۹۸ حسن الخلق
 ۹۹ حسن الخلق
 ۱۰۰ حسن الخلق

طریق تہذیب
 ۱۰ اقل و بضع
 ۱۱ الدان حسن الخلق
 ۱۲ اور وہاں وہاں
 ۱۳ حسن الخلق
 ۱۴ حسن الخلق
 ۱۵ حسن الخلق
 ۱۶ حسن الخلق
 ۱۷ حسن الخلق
 ۱۸ حسن الخلق
 ۱۹ حسن الخلق
 ۲۰ حسن الخلق
 ۲۱ حسن الخلق
 ۲۲ حسن الخلق
 ۲۳ حسن الخلق
 ۲۴ حسن الخلق
 ۲۵ حسن الخلق
 ۲۶ حسن الخلق
 ۲۷ حسن الخلق
 ۲۸ حسن الخلق
 ۲۹ حسن الخلق
 ۳۰ حسن الخلق
 ۳۱ حسن الخلق
 ۳۲ حسن الخلق
 ۳۳ حسن الخلق
 ۳۴ حسن الخلق
 ۳۵ حسن الخلق
 ۳۶ حسن الخلق
 ۳۷ حسن الخلق
 ۳۸ حسن الخلق
 ۳۹ حسن الخلق
 ۴۰ حسن الخلق
 ۴۱ حسن الخلق
 ۴۲ حسن الخلق
 ۴۳ حسن الخلق
 ۴۴ حسن الخلق
 ۴۵ حسن الخلق
 ۴۶ حسن الخلق
 ۴۷ حسن الخلق
 ۴۸ حسن الخلق
 ۴۹ حسن الخلق
 ۵۰ حسن الخلق
 ۵۱ حسن الخلق
 ۵۲ حسن الخلق
 ۵۳ حسن الخلق
 ۵۴ حسن الخلق
 ۵۵ حسن الخلق
 ۵۶ حسن الخلق
 ۵۷ حسن الخلق
 ۵۸ حسن الخلق
 ۵۹ حسن الخلق
 ۶۰ حسن الخلق
 ۶۱ حسن الخلق
 ۶۲ حسن الخلق
 ۶۳ حسن الخلق
 ۶۴ حسن الخلق
 ۶۵ حسن الخلق
 ۶۶ حسن الخلق
 ۶۷ حسن الخلق
 ۶۸ حسن الخلق
 ۶۹ حسن الخلق
 ۷۰ حسن الخلق
 ۷۱ حسن الخلق
 ۷۲ حسن الخلق
 ۷۳ حسن الخلق
 ۷۴ حسن الخلق
 ۷۵ حسن الخلق
 ۷۶ حسن الخلق
 ۷۷ حسن الخلق
 ۷۸ حسن الخلق
 ۷۹ حسن الخلق
 ۸۰ حسن الخلق
 ۸۱ حسن الخلق
 ۸۲ حسن الخلق
 ۸۳ حسن الخلق
 ۸۴ حسن الخلق
 ۸۵ حسن الخلق
 ۸۶ حسن الخلق
 ۸۷ حسن الخلق
 ۸۸ حسن الخلق
 ۸۹ حسن الخلق
 ۹۰ حسن الخلق
 ۹۱ حسن الخلق
 ۹۲ حسن الخلق
 ۹۳ حسن الخلق
 ۹۴ حسن الخلق
 ۹۵ حسن الخلق
 ۹۶ حسن الخلق
 ۹۷ حسن الخلق
 ۹۸ حسن الخلق
 ۹۹ حسن الخلق
 ۱۰۰ حسن الخلق

لے بیعت کی بیعتی
اور دنیا کی بیعتی دوری کا
اصل

کو اکھیر نہ ہی۔ اور یہ بات حاصل ہوگی ایسے شیخ کا مل سے کہ بنیا ہو عیوب پر
مرید کے۔ اور دانا ہو پوشیدہ صفات سے اُسکے۔ سو وہ نادرا اور جود ہی
یا کوئی دوست جانی سے جو آگاہ کرے عیوب نفس پر عیسا سلف سے روا
آئی۔ یا کوئی دشمن سے اپنے کہ اُسکے نارضا مندی کی آنکھ ظاہر کرے اُسکے عیوب
کو یا محبت سے لوگوں کے ایسا کہ ترک کرے وہ چیز جو انہیں بد پایا ہو۔ یا
کتاب و سنت سے یہی بہت نفع دینے والے ہیں۔ اور اصل اُسکا چھوڑ دینا
قد بر ضرورت سے زائد بہرہ مند کئی ایسے چیزوں سے جو نہ پایا جاوے نفع
اُسکا قبر میں۔ تا اُسکو دنیا کے ساتھ اُنت حاصل نہوے کہ وہ باعث
اُسکے محبت کی ہوگی کہ یہ سہری نام گناہوں کا۔

لے بیعتی اور دنیا کی بیعتی
اور دنیا کی بیعتی دوری کا
اصل

سوٹھواں باب توبہ کرنے اور حق تعالیٰ کے
ساتھ دل کو ربط دینے اور تقویٰ حاصل
کرنے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توبہ دل کو گناہ سے پاک کرنے کو کہتے ہیں۔ اور بعض کہے کہ دوری سے قربت
اُسی کے طرف آنا ہی۔ پس وہ فرض ہی۔ آیا ق توبہ کو تم طرف پر گناہ

لے اگر عبادت الہیہ
والتوبۃ

قبول توبہ

لے ان کی توبہ قبول ہوتی ہے
عبارۃ ۱۰۰۰

۱۰۰۰ توبہ قبول ہوتی ہے
عبارۃ ۱۰۰۰

۱۰۰۰ توبہ قبول ہوتی ہے
عبارۃ ۱۰۰۰

۱۰۰۰ توبہ قبول ہوتی ہے
عبارۃ ۱۰۰۰

۱۰۰۰ توبہ قبول ہوتی ہے
عبارۃ ۱۰۰۰

۱۰۰۰ توبہ قبول ہوتی ہے
عبارۃ ۱۰۰۰

۱۰۰۰ توبہ قبول ہوتی ہے
عبارۃ ۱۰۰۰

۱۰۰۰ توبہ قبول ہوتی ہے
عبارۃ ۱۰۰۰

۱۰۰۰ توبہ قبول ہوتی ہے
عبارۃ ۱۰۰۰

کئے یہاں تک کہ پہنچے ان میں سے کسی کو موت تو کہے کہ تحقیق میں اب توبہ کیا ہو
ح اگر فریاد اہل ذوق کی حسبِ تاخیر توبہ کی ہے ہی ○ اور توبہ الہیہ مقبول ہی
ایق قبول کرنا ہی توبہ کہہ کر خدا تعالیٰ بندہ گناہ سے ○ حق خدا تعالیٰ
قبول کر نیوالا ہی بندوں کا توبہ ○ حق تحقیق اللہ تعالیٰ توبہ کے لئے
کھلا رکھا ہی دستِ رحمت کو یہاں تلک کہ آفتابِ مغرب سے طلوع کرے ○
اور بھی دور ہوئی ہی گناہوں کی تاریکی توبہ کا نور روشن ہونے کے وقت مانند
زرائع ہونے میں ہے کے عبادوں سے اور رنگِ صیقل سے ○ اور تابِ شک نہ
توبہ قبول ہونے میں گناہ کے شروط و ارکان میں شک پایا جاوے ○ کیونکہ وہ
بہت باریک میں مانند شک پہلے لئے دلیہ کے برخلاف دھوبی کے کہ شروط اسکے
روشن ہیں ○ اور گناہ اس کو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے امر کا مخالف ہے کسی کام کے
کرنے میں یا نہ کرنے میں ○ اور گناہ منقسم ہوتا ہی طرف حق اللہ اور حق العباد کے لیکن
پہر بہت شدید ہی ○ آئی تحقیق کہ حق العباد نہیں چھوٹتا ہی ○ اور
ہر ایک گناہ کبیرہ ہوتا ہی اور غیرہ کیونکہ بعض گناہوں کے شان میں آئی ح
کہ وہ کبار سے ہیں ○ اور اختلافِ بواہی کبار کے حصر میں چنانچہ بعض کہے
کبیرہ گناہ ہی کہ جسکی نہی تخصیص آئی ہو کیونکہ تخصیص گناہ بزار سے کی دلیل ہی

لے اگر عبادت الہیہ
والتوبۃ

اس میں ہونا چاہیے تو یہ بیکار نہ رہتا ہے جس کو بیکار نہ ہونا چاہیے
 کے توبہ کہتے ہیں۔ اور گزشتہ گناہوں کا توبہ کر کے ایک بار حق اللہ کا تدارک قضا
 اور کفارہ ہی احتیاط کے ساتھ۔ اور حق العباد کا تدارک واپس دینا مال کا ہی
 احتیاط کے ساتھ مالک کس مال کے وارث کو اور مالانہ کرے پہنچانے میں
 مکاں پھرنے میں اگر ممکن ہو یا نہیں تو تصدق کرے اس مال کو فقرا پر یا ضر
 کرے مصالح امور میں مسلمانوں کے یا کسی انت دار قاضی کے سپرد کرے۔ اور
 اگر نادمیت کا۔ اور قبول قضا کا تف نفس میں۔ یا معافی چاہنا نفس کی
 ہونا مال کی۔ اور ان سب سے عاجز نہ ہو تو زیادہ کرنا حسنات کو موافق مظاہر
 اور عیبت کرنے اور گالی دینے اور ستانے کے امتدیر غنیمت چاہتے ہیں اور ایک سے
 اس کے سامنے تفصیل واء در صورتیکہ دنیا ظاہر کرنے میں اس کے لئے کیا کرنا چاہیے
 کا سبب نہیں ہے۔ اگر وہ اپنے توبہ ہم ذکر کرے تا دوسرے گناہ سے بچے
 اور جزا نفس نقصان کا حسنات سے کرے اگر ہے صاحب حق مردہ یا ثانیہ
 اور معافی چاہتے وقت مبالغہ کرے نرمی کرنے اور دوستی بنانے اور حسنات
 کرنے سے۔ اگر وہ محو کر دے تو یہ غلط ہے۔ دینار محمد سب ہوتا ہی
 میں اس فقیر کے لیے تمام مروی ہیں۔ اور بعد صدور گناہ کے اس کا چھینا نیک عمل

۱۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۲۔ کسی کا عضو کا تدارک
 ۳۔ یا خدا کے فضل سے توبہ کرے
 ۴۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۵۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۶۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۷۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۸۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۹۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۱۰۔ جو کہ کسب نیک ہے

۱۱۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۱۲۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۱۳۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۱۴۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۱۵۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۱۶۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۱۷۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۱۸۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۱۹۔ جو کہ کسب نیک ہے
 ۲۰۔ جو کہ کسب نیک ہے

بدلتا ہو گا
حسنات سے

۱۔ کرے اس عمل کے مطابق پس عمل کرے رات سے کاسہ اسی طرح شرف
۲۔ اور معصیت میں شیعہ کا عکساف سے۔ اور شراب پینے کا لذت و حلاوت
۳۔ خیر کرنے سے۔ اور قتل کا بروہ آزاد کرنے سے۔ اور غیبت کا تعریف کرنے سے
۴۔ اور عصب کا خیرات کرنے سے۔ اور اسی طور پر بایق پس نیکیاں مثلاً ۱۰
۵۔ میں بدیوں کو ۱۰ ح بدی کے پیچھے اگر نیکی لاویگا تو یہ شادی بنتی ہی ہوگی
۶۔ اور خدا تعالیٰ سے سعادت طلب کرے۔ ائی ۱۰ ح امر نہیں کیا وہ شخص جو
۷۔ استغفار کیا اگر چہ پتہ یا معصیت کے طرف ایک دن میں تیر بار ۱۰ اور گناہ کو چھپا
۸۔ ہر سہی اور اگر واسطے جاری کرے خدا کے اور کیا تو اسکا مصیبت نہیں۔ پس حق
۹۔ میں باعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ ائی ۱۰ ح بہ تحقیق تو وہ ایسا تو بہ کیا کہ اگر وہ تقسیم
۱۰۔ کیا جاوے امت میں سب کو کافی ہوگا ۱۰ اور اپنے ارادے کو مضبوط کرے اس بات
۱۱۔ کہ بھروسہ نہ لے چھوٹا اور خالص کرے اپنی نیت کو محض خوف الہی کے ساتھ کہ کو جو شخص
۱۲۔ معصیت کو چھوڑا خوف سے نقصان مل یا جاہ کے یا برب نہ ہونے اسباب
۱۳۔ اس کے وہ نہیں ہی تو بہ کرنے والوں سے۔ پس دھو وے کپڑو کو اور غسل
۱۴۔ کرے اور پڑھے چار رکعت صلوٰۃ تو بہ تنہائی میں اور پیشانی کو زمین اور مٹی پر رکھے
۱۵۔ اور اشک جاری اور دل محزون اور آواز بلند کے ساتھ یاد کرے اپنے گناہوں

۱۰۔ ان الحسنات سے
۱۱۔ ان الحسنات سے
۱۲۔ ان الحسنات سے
۱۳۔ ان الحسنات سے
۱۴۔ ان الحسنات سے
۱۵۔ ان الحسنات سے

۱۰۔ ان الحسنات سے
۱۱۔ ان الحسنات سے
۱۲۔ ان الحسنات سے
۱۳۔ ان الحسنات سے
۱۴۔ ان الحسنات سے
۱۵۔ ان الحسنات سے

۱۰۔ ان الحسنات سے
۱۱۔ ان الحسنات سے
۱۲۔ ان الحسنات سے
۱۳۔ ان الحسنات سے
۱۴۔ ان الحسنات سے
۱۵۔ ان الحسنات سے

کو ایک اور ملامت کرے نفس اتار دے اور ہر گز نہ کرے اور اتنا دے
 اپنے دونوں ہاتھ اور خدائے عزوجل کا حمد کرے اور درود بھیجے اور دعا مانگے اپنے
 حق میں اور ماباب اور مسلمانوں کے واسطے۔ اسی طرح جب بندہ بعد گناہ
 کے توبہ کا عزم کرے اور عذاب الہی سے ڈرے اور امید غفلت کی رکھے اور
 سببیش و فرحت مار گزاردے اور ستر بار استغفار پڑھے اور تسبیح و تحمید ایک
 بار کرے اور غیرات مخفی و علانیہ دینے اور ایک روزہ رکھے تو امید غفلت کی
 اور طریق توبہ پانے کی یاد کرنا مفیدیت کو جو توبہ کے حق میں وارد ہوئی ہے
 اور گناہوں کی قیامت کو ^{۱۲} اور اس کے بر داشت میں اپنی توبہ
 کو اور آخرت کی شرف کو اور دنیا کی خست کو اور موت کی نزدیک کو
 اور معرفت الہی و مناجات کی لذت کو اور خوف کرنا حق تعالیٰ کے جہت دینے
 کو اور تب کا تب گرفت نہ کرے۔ اور باوجود گناہوں کرنے کے اپنے احسان و جود
 بڑھانے کو اور اکیس نامہایں معصیت کی جز کو جو غرور اور محبت دنیا کی اور درازی
 امید کی ہے۔ ان تمام باتوں سے ہر ایک کو اپنے ہر مقام اس کے گزر چکا۔ اور تحقیق
 یہ بھی کہ پی در پی صادر ہونا گناہوں کا ایک پر ایک تاریکیاں دل پر جسے ماسب
 ہی اور اس سے حاصل ہوتا ہی رنگ اور ہر دل پر جو بہت درجہ درجہ ہوتا ہے

وہ از انج الذنب بنم
 الحق و حق العتاب
 و عا و العفو و العین
 فی السجود و الاستغفار
 و التوبہ و التخلیۃ و
 الصدق و العفۃ و العفو
 و عدم مہم العفو و العفو

حصول طریقت

اصناف توبہ

مطلع ہی دلوں پر جیسا کہ اگر تو بہ کرے قبل حادث ہونے عین پہنے کے اور ہر جاو
 قبل غلبہ کرنے شہوت کے اور ہمدست ہونے اسباب بچھانے شہوت کے۔ اور ہر جاو
 کے کہ اپنی شہوت کو معصیت سے باز رکھنے میں کوشش کرنے والا افضل ہی یا وہ
 شخص کہ جبکی شہوت منقطع ہو چکی ہو۔ پس حق بات یہ ہی کہ یہ دوسرا شخص
 سلامتی یا بچا ہی مطلقاً اور افضل ہی اول سے در صورتیکہ قوت یقین اور بصرت
 مجاہدے سے اسکی شہوت کٹ گئی ہو کیونکہ دشمن پر فتح پایا ہوا بہتر ہی جہاد کرنے
 والے سے۔ اور در حالیکہ اسکی شہوت بسبب ناتوانی کے کٹ گئی ہو تو پہلا شخص افضل
 ہی کیونکہ چھوڑنا معصیت کا باوجود قدرت کے قوت یقین اور غلبہ دین سے ہی
 اور اختلاف ہی نفع دینے میں استغفار کے باوجود گناہوں پر اصرار کرنے کے
 اور حق بات نفع دینا ہی جیسا کہ اوپر گذرا اور اس لئے کہ استغفار اپنی ذات سے
 فعل حسنہ ہی کیونکہ گناہوں کو مٹانے کی صلاحیت رکھتا ہی اور اس سبب سے کہ
 نہیں ضائع ہوتا ہی کیسا اچھا خدا تعالیٰ کے پاس آیات تحقیق کہ اللہ
 تعالیٰ ضائع نہیں کرتا ہی مزدوری کو نیک کاروں کے ۱۰ اور آیات ۱۱ اور ۱۲
 بھی نیکی ہوتی وہ چند کرتا ہی اسکو ۱۰ اور وہ جو آئی ۱۱ جو شخص کہ زبان سے
 استغفار کرے تو اللہ اور گناہوں پر اصرار کرنے والا ہو گویا تھمتہ کرنے والا ہی ہے

نفس شیطانی

۱۵ ان اللہ لا یضیع

۱۶ ان الحسنین

۱۷ ان الحسنین

۱۸ ان الحسنین

۱۹ ان الحسنین

۲۰ ان الحسنین

پروردگار سے ۵۔ پس یہ حدیث محل کے گئی ہی حکم سے عادت کے ایسے مستحق
 پر کہ صادر غفلت سے نہ کہ تفرع اور صدق موال سے۔ اور بھی اختلاف کے
 ہیں گناہ کو بھول جانے کے باب میں بعد توبہ کے پس مبتدی کے حق میں بھولنا
 ہی اولیٰ ہے۔ تا حرکت دینے سے میلان خاطر کے محفوظ رہے اور وہ جو رست
 کے گیا ہی بہت گریہ وزاری کرنے سے شہیوں کے۔ پس قیاس نہیں کیا جاتا
 ہی فرشتوں کو ساتھ لوہاروں کے۔ اور سیرین توبہ کر نیوالوں سے وہ ہی جو تائب
 رہے توبہ پر موت تک ایسا کہ مبالغہ کرنے والا ہے معاصی سے اجتناب کرنے
 میں سوائے لغزشات کے۔ پس ایسا تائب سابق الخیرات ہی طرف نیکیوں کے
 اور وہ نفس مطمئن رکھتا ہی اور زیادہ ہوتی ہی اس کی بزرگی ساتھ درازی عمر کے
 اور ساتھ مجاہدہ نفس کے عبادت میں۔ آئی ۳۔ سب سعادوں سے افضل
 اور ای عمر کی ہی جو طاعت میں اللہ تعالیٰ کے ہنو ۴۔ اور زیادہ ہوتی ہی سلامتی
 ایسے شخص کی موت کے وقت میں۔ بعد ازاں درجہ پلٹنے والے کا ہی بعض گناہوں
 کے طرف اور تازہ کر نیوالا ہی توبہ کو درحالیکہ مبالغہ کر نیوالا ہے تجدید توبہ کے
 لئے پس وہ مغتن الثواب ہی اور وہ نفس کو آمہ رکھتا ہی پس ازاں درجہ بعض
 گناہوں سے توبہ کرنے کا ہی جو تاخیر کر نیوالا ہی دوسرے گناہوں کے توبہ

معہ کو اور بار بار شستن
 شستن کے مضبوط اور چھ
 طبعی عیسایان

پس ایسا لیونان
 پس ایسا لیونان
 پس ایسا لیونان

پس ایسا لیونان
 پس ایسا لیونان
 پس ایسا لیونان

پس ایسا لیونان
 پس ایسا لیونان
 پس ایسا لیونان

پس ایسا لیونان
 پس ایسا لیونان
 پس ایسا لیونان

میں سوہ نہاست کچھ بچتا ہی بعد از کرنے گناہوں کے اور قصد تو بر کرینا رکھتا ہی
 پس وہ محال ہی اور وہ نفس سو کہ رکھتا ہی اور وہ خطر میں ہی۔ اگر کو تو بے
 کے ساتھ تو بھلا ہو اگر نہ خدا تعالیٰ کی مشیت میں ہی۔ برخلاف ان دونوں کے
 جو آگے ذکر کئے گئے پس وہ مراد پانے والے ہیں۔ اور وہ جو گناہوں کرنا ہی اور
 ان پر اصرار رکھتا ہی اور تو بے کوفراوش کرنا ہی اور اسکا عزم بھی نہیں رکھتا ہی
 پس ایسا شخص غافل ہی اور نفس اسکا آثارہ بالسوہ ہی اور سوہ خاتمہ کا سپر
 خوف ہی ممکن ہی شامل ہو نہ غفلت آہی کا اس شخص کے حق میں بھی۔ جیسا خزانہ
 بجا نابدون سعی کے لیکن وہی امید رکھنا حاققت ہی۔ آیا ق نہیں ہی آدمی
 کو مگر جزا اسکی جو سعی کیا ہو ۱۰ اور نہ چھوٹے سے تو بے کوفہ سے پلٹنے کے کیونکہ
 قبل پلٹنے کے موت کا آنا اور گزے گناہوں بخشیا جانا ممکن ہی۔ آئی ح بہتر
 تمہارے میں کا وہ شخص ہی جو ہمتا لے گیا ہی گناہوں پر اور بہت تو بہ کرنا ہی
 اور تو بے پر قائم رہنے کا سبب نفس کو ریاضت اور مراقبت میں لگنا ہی آیا
 ۱۱ اسی مومنوں کے گروہ صبر کو دم اور اسپر ثابت رہو تم اور مرطے میں رکھو
 ۱۲ یسے نفوس کو تمہارے رابطہ و مشارطت سے سو وہ وحیت دینا ہی نفس صحیح
 ۱۳ ہر روز ایسا کہ ای نفس نہیں ہی کوئی پونجی تیرے لئے سوائے عمر کے اور وہ چند

۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

میں گئی کے اور گذرے دن بھر نہ ٹھہرے اور وقت تنگ ہی اور آرزو نفع دینے
 کی رہی نہیں اور وظیفہ بناوے انہیں کو کسی عمل کا اور دوسرے مناسب شرط بھی
 ہے۔ بعد ازاں بطورے مہربان سے حرکات و سکنات میں۔ پس اعلیٰ درجہ
 مراقبہ کا یہ کہ مغلوب ہو جاوے استغراق میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے ماسوا
 طرف التفات نہ کرے۔ بعد ازاں زیرِ حکم شریعہ کے رہے ایسا کہ قائل کرے قبل عمل
 کے پہلے خطرے پر جو دل پر گذرے پس پورا کرے۔ اس خطرے کو جو واسطے اللہ تعالیٰ
 کے ہو اور چھوڑ دیوے اس خطرے کو جو خدا تعالیٰ کے واسطے نہ ہو اور قائل کرے ہر وقت
 عمل کے۔ پس وقت طاعت کے خالص کرے نیت کو اور حاضر کرے دل کو اور
 رعایت ادب کی رکھے اور وقت معصیت کے خدا تعالیٰ سے شرم اوے اور
 توبہ کرے اور گناہ دیوے۔ اور مباح کاموں میں رعایت نیتوں کی اور ادب
 کی رکھے اور ربط دیوے نفوس کو آخر ہمار میں محاسبے سے جو وہ نظر کرنا ہی
 بعد عمل کے۔ آئی ح حساب کو تم اپنا قبل اسکے کہ حساب کیا جاوے تم
 اور آئی ح عقل مند کنش چار ساعت میں اس سے ایک ساعت ہی کہ حساب
 کرنا ہی اس میں اپنے نفس کی۔ بعد ازاں بطورے ساتھ معاقبہ یعنی خوف
 عذاب کے پس بھوکا رکھے اگر حرام کھایا ہو اور جگادے اگر نظر حرام کیا ہو اور کسی

۱۱۔ رعایت نیت کی
 ۱۲۔ رعایت ادب کی
 ۱۳۔ رعایت محاسبہ کی
 ۱۴۔ رعایت خوف کی

۱۵۔ رعایت نیت کی
 ۱۶۔ رعایت ادب کی
 ۱۷۔ رعایت محاسبہ کی
 ۱۸۔ رعایت خوف کی

۱۹۔ رعایت نیت کی
 ۲۰۔ رعایت ادب کی
 ۲۱۔ رعایت محاسبہ کی
 ۲۲۔ رعایت خوف کی

۲۳۔ رعایت نیت کی
 ۲۴۔ رعایت ادب کی
 ۲۵۔ رعایت محاسبہ کی
 ۲۶۔ رعایت خوف کی

۲۷۔ رعایت نیت کی
 ۲۸۔ رعایت ادب کی
 ۲۹۔ رعایت محاسبہ کی
 ۳۰۔ رعایت خوف کی

طور پر پس اگر آسانی کرے نفس پر تو آسان ہو جائیگا اسپر جو عکرا طرف گناہوں
 کے۔ پس ازاں بطور بوسے نفس کو دروڈ طائفہ کے بجائے نہیں کہنے جب نفس
 جانے اسکو بلکہ زیادہ کرے اس وظیفہ کو جیسا تمام شب بیدار رکھے جبکہ کلام
 کرے حفظ جماعت سے۔ یا نوافل گزارنے سے۔ پھر بطور کمرہ تہہ سے غنا
 کرنے سے ایسا کہ ای نفس کیا تو شرم نہیں لکھتا ہی خدا تعالیٰ سے کیا کھجکوتا
 ہی اس کے سخت عذاب کو پہننے کی یہ سب مروی ہیں۔ اور اصل تو بیجا خدا
 تعالیٰ سے مدد طلب کرنا ہی ایسا کہ زاری کرنا لا رہے اس کے روبرو اور ایسا کہ
 دخل دینے اپنی طاقت و قوت کا ذکر کیا گیا ہی کہ جو کوئی مجاہدہ کرے اپنے نفس
 سے سات بار مبتلا نہیں کیا جاتا ہی اسی محصیت میں آتھوئیں بار۔ اور بھی بہا
 ہی کہ جو کوئی قاصر رہے تو بے پر سات سال تو نہیں ملے کھٹیکا طرف اس محصیت
 کے۔ اور نو مئین کا گناہ سے باز آتا تو برہی۔ آیاقؑ تو برہی کہ دم طرف خدا تعالیٰ
 کے ای مؤمنین ۛ اور مقربوں کا غفلت سے دور ہونا انابت ہی۔ آیا
 ۛ اور آیا بندہ ساتھ قلب متنب کے ۛ اور انبیاء اپنی ذلت سے آگاہ ہونا
 ۛ آیاقؑ نیک بندہ ہی بد رستی کہ وہ رجوع لانے والا ہی ۛ
 بعد ازاں تقویٰ عام ہی تو بے سے کیونکہ باز رہنے والا گناہ سے بغیر گناہ کو نہ

میں نے "ربط و ر" کے نام سے عبادات

۱۸۰۰
 ۱۸۰۱
 ۱۸۰۲
 ۱۸۰۳
 ۱۸۰۴
 ۱۸۰۵
 ۱۸۰۶
 ۱۸۰۷
 ۱۸۰۸
 ۱۸۰۹
 ۱۸۱۰
 ۱۸۱۱
 ۱۸۱۲
 ۱۸۱۳
 ۱۸۱۴
 ۱۸۱۵
 ۱۸۱۶
 ۱۸۱۷
 ۱۸۱۸
 ۱۸۱۹
 ۱۸۲۰
 ۱۸۲۱
 ۱۸۲۲
 ۱۸۲۳
 ۱۸۲۴
 ۱۸۲۵
 ۱۸۲۶
 ۱۸۲۷
 ۱۸۲۸
 ۱۸۲۹
 ۱۸۳۰
 ۱۸۳۱
 ۱۸۳۲
 ۱۸۳۳
 ۱۸۳۴
 ۱۸۳۵
 ۱۸۳۶
 ۱۸۳۷
 ۱۸۳۸
 ۱۸۳۹
 ۱۸۴۰
 ۱۸۴۱
 ۱۸۴۲
 ۱۸۴۳
 ۱۸۴۴
 ۱۸۴۵
 ۱۸۴۶
 ۱۸۴۷
 ۱۸۴۸
 ۱۸۴۹
 ۱۸۵۰
 ۱۸۵۱
 ۱۸۵۲
 ۱۸۵۳
 ۱۸۵۴
 ۱۸۵۵
 ۱۸۵۶
 ۱۸۵۷
 ۱۸۵۸
 ۱۸۵۹
 ۱۸۶۰
 ۱۸۶۱
 ۱۸۶۲
 ۱۸۶۳
 ۱۸۶۴
 ۱۸۶۵
 ۱۸۶۶
 ۱۸۶۷
 ۱۸۶۸
 ۱۸۶۹
 ۱۸۷۰
 ۱۸۷۱
 ۱۸۷۲
 ۱۸۷۳
 ۱۸۷۴
 ۱۸۷۵
 ۱۸۷۶
 ۱۸۷۷
 ۱۸۷۸
 ۱۸۷۹
 ۱۸۸۰
 ۱۸۸۱
 ۱۸۸۲
 ۱۸۸۳
 ۱۸۸۴
 ۱۸۸۵
 ۱۸۸۶
 ۱۸۸۷
 ۱۸۸۸
 ۱۸۸۹
 ۱۸۹۰
 ۱۸۹۱
 ۱۸۹۲
 ۱۸۹۳
 ۱۸۹۴
 ۱۸۹۵
 ۱۸۹۶
 ۱۸۹۷
 ۱۸۹۸
 ۱۸۹۹
 ۱۹۰۰

۱۰۰

۱۲۰۰

کے سوا کسی متقی کب تک نہ کہ تائب۔

سترھوا باب صبر اور رضا اور شکر کے بیانیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہر ثابت رہنا ہی باعث دینی پر جو مقابلے میں باعث ہوائے نفسانی کے
 ہی پس جبر جسم کا عبادت کے شقتوں سے ہو گا یا مصیبتوں سے۔ اور صبر نفس
 کا فرج و شکم کے خوشیوں سے۔ پس مہر ان دونوں شہوتوں سے برکت ہی
 اور کمالات سے بر داشت کرنا صبر مطلق ہی۔ اور خدا صبر مطلق کا جزع اور علی
 ہی اور صبر تو گری میں ضبط نفس ہی۔ اور خلاف اسکا بطری اور صبر جنگ
 میں شجاعت اور خلاف اسکا جبن ہی۔ اور دبانے میں غصے کے حلم اور خلاف
 اسکا ہنر اور تدبیر ہی۔ اور زمانے کے آفات پہننے میں سہمہ الصدر اور خدا
 اسکا ضیق الصدر اور صبر اور شرم ہی۔ اور کسی چیز کے چھپا رکھنے میں کتمان
 اور خدا اسکا اظہار ہی۔ اور زندگانی کے فضولی میں زہد اور خدا اسکا حرص
 ہی۔ اور دنیا سے میسر ہوئے مقدار پر قناعت اور خدا اسکا شرم ہی۔
 اور آفاق سوائے اسکے نہیں کہ پورا دیا جاتے ہیں صبر کر نیوالے اپنی مفروری
 ایسا کہ شمار میں نہ آوے اور آئی رح ایمان صبر ہی۔ یہ سب داخل رہے

کے سوا کسی متقی کب تک نہ کہ تائب۔
 صبر ثابت رہنا ہی باعث دینی پر جو مقابلے میں باعث ہوائے نفسانی کے
 ہی پس جبر جسم کا عبادت کے شقتوں سے ہو گا یا مصیبتوں سے۔ اور صبر نفس
 کا فرج و شکم کے خوشیوں سے۔ پس مہر ان دونوں شہوتوں سے برکت ہی
 اور کمالات سے بر داشت کرنا صبر مطلق ہی۔ اور خدا صبر مطلق کا جزع اور علی
 ہی اور صبر تو گری میں ضبط نفس ہی۔ اور خلاف اسکا بطری اور صبر جنگ
 میں شجاعت اور خلاف اسکا جبن ہی۔ اور دبانے میں غصے کے حلم اور خلاف
 اسکا ہنر اور تدبیر ہی۔ اور زمانے کے آفات پہننے میں سہمہ الصدر اور خدا
 اسکا ضیق الصدر اور صبر اور شرم ہی۔ اور کسی چیز کے چھپا رکھنے میں کتمان
 اور خدا اسکا اظہار ہی۔ اور زندگانی کے فضولی میں زہد اور خدا اسکا حرص
 ہی۔ اور دنیا سے میسر ہوئے مقدار پر قناعت اور خدا اسکا شرم ہی۔
 اور آفاق سوائے اسکے نہیں کہ پورا دیا جاتے ہیں صبر کر نیوالے اپنی مفروری
 ایسا کہ شمار میں نہ آوے اور آئی رح ایمان صبر ہی۔ یہ سب داخل رہے

اس کا حال یہ ہے کہ
اس کا حال یہ ہے کہ
اس کا حال یہ ہے کہ
اس کا حال یہ ہے کہ

اوراد اور ثواب کو رہا اور سستی اور اظہار وغیرہ سے۔ اور صبر معصیت میں ریاضت
کرنے سے۔ اور صبر معصیت میں کہ جس کا بدل کرنا ممکن ہو برداشت کرنے اور بدل کر لیا جائے
وینے سے ازراہ قول کے ہو یا فعل کے۔ اور ایسی معصیت میں کہ جس کا بدل ممکن ہو
شکوہ و شکایت چھوڑ دینے اور طعام و لباس کو عادت پر بحال رکھنے سے۔ مگر
در و مندی اور آنسو بہانا مخالف صبر نہیں کیونکہ یہ اختیار میں انسان کے نہیں
اور کمال صبر چھوڑنا ایسے چیز کا ہی جو خدا تعالیٰ سے باز رکھے۔ اور آیا ہی کراد
فرائض میں صبر کرنے سے تین سو اور حرام چیزوں سے صبر کرنے سے چھ سو اور
معصیت میں پہلے حد سے کے وقت صبر کرنے سے نو سو درجے کا اجر ہی۔
اور صبر حاصل کرنے کا طریق ضعیف کرنا ہوائے نفسانی کے اسباب کو ریاضت
سے۔ اور یاد کرنا دنیا کی عمر کے کوتاہی اور اس کی سبھی کے کمی کو۔ اور یاد کرنا ضرورت
کو بے قراری کے۔ اور تقویت دینا اسباب دینی کو۔ یاد کرنے سے فضائل کو مجاہد
کے۔ پس اگر وہ تعب شدید سے حاصل ہو تو نصبری اور تھوڑی محنت سے حاصل
ہو تو وہ صبری اگر بے محنت حاصل ہو تو وہ رضا ہی۔ آئی شرح عبادت
کر خدا تعالیٰ کی رضا اگر کا وقت نہ ملتا ہو پس کرواات پر صبر کرنے میں بہت سے
خوبیاں ہیں ۱۰ اور اگر صبر میں لذت پائے تو وہ شکر ہی۔ اور لذت اُمر وقت

اس کا حال یہ ہے کہ
اس کا حال یہ ہے کہ
اس کا حال یہ ہے کہ
اس کا حال یہ ہے کہ

اس کا حال یہ ہے کہ
اس کا حال یہ ہے کہ
اس کا حال یہ ہے کہ
اس کا حال یہ ہے کہ

قیاس لہذا متفقہ ذیل فرمایا کہ جو شخص سے خدا تعالیٰ کا یہ تعلق یا اس لئے تھا
 لباس بھوکہ اور خوف کا۔ اور ان کی ہر تحقیق نعمت بھانگے والے پر قہر
 میں لاؤ گھوڑے اور سبب یاد دہانی چاہئے اس نعمت کے۔ اب اس
 اگر شکر بڑے برائیہ زیادہ کروں میں شمار کئے اور ایاق سے لوگ
 جو ہدایت پسند ہیں وہ بادہ کرایہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے ہدایت دے گا
 جب چھینے کو بادشاہ گنوار اور خدمت اور توشہ اپنے کسی بندے کے طرف
 تاداد اسے اپنے پاس اور پادشہ کی قدرت کے ہر چہ میں ہدایت
 بادشاہ کے اس بندے سے۔ پھر بندہ اس کے مال کی ان نعمتوں کو بادشاہ
 سے دور ہونے میں یہ حسرت کرے کہ میں یہ یا جب بادشاہ کسی اپنے بندے
 کو اپنے نزدیک رکھے پھر یہ بندہ اس سے پس ہر چیز وہ شکر کرتا ہے
 عرف اور حاضر کے لئے ان کے ہر نام۔ تو وہ وہی نعمتوں سے
 ہر اس بادشاہ کی خدمت کے اور نعمت چھینا جائے۔ اور وہی ہر
 یہ میان میں وہ نعمت اللہ تعالیٰ کے کسی کام کے لئے اور نہ میں قرآن
 و حدیث کے علم اور طلب البعیر سے یہ ہدایت ہے۔ اور اس کی
 پچاس ہفتہ

حق تعالیٰ کے سونہے کی محبوب ہی۔ اور جو اس سے پھرتے والی ہو سو وہ اس کی
منزور ہے۔ پس نعمت یا دنیوی ہوگی جیسا خوبصورتی اور خواہشات نفسانی
اور دوسرے ناساوان لیکر اور غریب پر خیر دل کا بدن سے یا دینی ہوگی جیسے پائتو
طاعت کی اور محفوظ رہنا معصیت سے منعمت دینی بہت بڑی ہی ان وجہوں
سے کہ اس میں سعادت ابدی ہی اور شقاوت سرمدی سے دوری اور نعمت دنیا
میں کفار بھی مشترک ہیں۔ اور اسکے ذمہ ال کو بزرگاں غنیمت سمجھے ہیں۔ اور نعمت
کے گنتی کو طلب کرنا گویا ایک محال شئی آر زو کرنا ہی۔ یا ق اگر چاہیں تم
کہ شمار کریں اللہ تعالیٰ کے نعمتوں کو تو نہیں حد کر سکو گے ۵ اور طریق مکر حاصل
اور بچا بچا نہ نعمت کا ہی منعم کے جانب سے۔ اور فکر کرنا صنعتاے الہی میں۔
اور اپنے سے اور فی وجہ میں ہی خواہر نظر کرنا۔ آئی ۶ جو کہ نظر کرے امور
دنیوی میں ایسے پر جو اپنے سے کم ہی اور نظر کرے امور دینی میں ایسے کے طرف
جو اپنے سے بڑھ کر انوکھتا ہی سکتیں اللہ تعالیٰ صابر و شاکر ۵ سوال اگر
کہے تو کہ شکر الہی کو اور اگر ناکو مکر ممکن ہووے کہ واسطیکہ بندہ عاجز ہی شکر سے مگر
توفیق سے اللہ تعالیٰ کے اور وہ توفیق بھی ایک نعمت ہی جو چاہتی ہی شکر
کے ہیں ہاں تک کہ اسی طور پر سلسل جاوے سلسلہ نعمات کا۔ جواب میں

فریستے سے اپنے قول کو چھوڑے۔ کہ فہمی ہی بہت رحم کرے اور رحم کرنے والوں میں
 یا سبب پہنچنے کی ساری کے طرف دل کے۔ یا زبان کے جو فہم کرے اور اللہ میں
 سہم فرست آئی کہ اور ذکر اس کے۔ یا سبب اس کے کہ وہ عا جزی ہوئے نماز گذار
 سے یہ سبب مصلح ہونے وحی کے چالیس دن تک۔ اور وہ حکم جو آیا
 ہی خیر و خوبی کا سوال کرنے اور بلا پائے کو منع کرنے میں سو اس لئے کہ
 افضل ہی سوال کرنا نعمت تمام کا دنیا میں اور ثواب شکر کا آخرت میں۔
 کیونکہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اور پر اس کے کہ عطا کرے شکر پر وہ جو عطا کرے۔ صبر
 اور یہ قول کہ **۵** نہیں ہی مجھ کو سوائے ترے نصیب لذت کسی طرح
 کی پا اگر تو چاہے تو آزمائش مرزا سو کرے سبھی طرح کی وصال تیرے میں چاہوں
 ہر دم تو چاہتے ہیں ہم نہ لی میری آزمائش پیو نہ تو دش کو اپنے چاہو چاہتے
 تو اور رضا ہو تیری کلام عشاق ہی غلبہ شوق کی حالتیں اور وہ اظہار پر مویں
 جاتا ہی اور نہیں نقل کیا تا ہی۔ اور اختلاف کے پیش میں شکر کرنا کہ
 یا نہ برا اور برحق بات یہ ہم ہی بدستگیر اگر ارادہ کیا جادو سے سنا نہ نہ بدستگیر
 کہ جسین لذت حاصل ہو پس نہیں ہی فرق ان دو فہم میں۔ اور جو نہیں ہی
 ہی اس شکر سے جو راحت و نعمت پر ہو۔ اور صبر ارادہ کے گیا ہی نہیں وائی

یہ سبب پہنچنے کی ساری کے طرف دل کے۔ یا زبان کے جو فہم کرے اور اللہ میں

یہ سبب پہنچنے کی ساری کے طرف دل کے۔ یا زبان کے جو فہم کرے اور اللہ میں

یہ سبب پہنچنے کی ساری کے طرف دل کے۔ یا زبان کے جو فہم کرے اور اللہ میں

ح بہتر چیزوں سے جو تم نے کئے ہو سو وہ یقیناً اور تمہارے لئے اور
 ح لایا جاوے گا اور قیامت میں شاگرد ترین اہل زمین کو پس ہر دین لایا اسکا جزا ملے گا
 کرنا لوگنی اور لایا جاوے گا حسابہ تین اہل زمین کو پس کہا جائے گا کہ کیا تم نے
 بنو تہی اس کے جزا دیوین ہم کو جیسا کہ تم نے ہم سے لے کر کو پس وہ کہے
 بہت خوب ای رب میرے پھر فرماوے گا اسکو خدا نے جزا دے گا کہ نہ تھا
 دیامیں اس پہ کہ سو وہ اُس پر شکر کیا اور مبتلا کیا میں تجھ کو بلا پر دے تو اس پر کہ
 البتہ دو چند کیا میں واسطے تیرے اجر کو اور اگر ایسا نہ تو شکر کیا ہتھی میرے
 سے سبب متعلق ہے شکر کے محبت کے ساتھ کہ تو کہتے ہو ان نعمات سے کہ

اخٹارواں باب خوف و چاگے بے پناہ شے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوف اور رجا یہ دو خطرے ہیں۔ ایسا سبب تکلیف نہیں ہوتی ہی مگر اگلے
مقامات میں۔ اور وہ دو نوس خوف ہیں انتظار پر ان چیزوں کے جو آنے
والے ہوں۔ پس جو کوئی کہ خدا تعالیٰ کی ذکر میں مستغرق ہو سو وہ تابع
وقت کا ہی جو گم کرتا ہی خوف و رجا کہ۔ پس رجا ایک خوشی ہی انتظار
محبوب کے۔ پس ضروری اسکو ایک سبب۔ درمورتیکہ حاصل ہوے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سزا دینے کے لئے جس سے
 کا حال نہیں کیا ہی ہوگا
 کہ جس سے جو کچھ ہو
 اچھے لوگوں کے ہیں
 ہندوؤں کو اختیار نہیں
 ہے جسے حق سے خوف
 ورجا نہ ہو کہ جس سے
 بھگتوں کی عبادت کی وجہ سے
 سے رہا تو اب اور
 گناہوں کی نشت و نیت
 معلوم (کاف سے خوف
 ورجا نہ ہو کہ جس سے
 بھگتوں کی عبادت کی وجہ سے
 سے رہا تو اب اور
 گناہوں کی نشت و نیت
 معلوم (کاف سے خوف

۱۲۰
شماره پنجم
مجله علمی و ادبی
پاییز ۱۳۴۵

کے۔ اور خود بخود پیدا ہونے پر اس کی مدد سے۔
 میں ہیں بدون سوال کے۔ اور میری رحمت کی وسعت کو۔ اور غلبہ پر میرے
 کو رحمت کے غضب پر آئی رحمت کی رحمت میری غضب پر میرے
 اور جو جو اردو ہوا ہی مانند اسکے۔ آیا قیام امیدت ہو جو کہ اللہ تعالیٰ کی
 رحمت سے۔ اور آئی رحمت میں نزدیک اپنے بن گئے گیارہ کچھ۔ اور جو
 رکھتا ہی میرے ساتھ۔ اور خوف ایک شہم ہی انتظار میں امر کو وہ کئے
 پس وہ پیدا ہوتا ہو۔ اور خوف۔ اور پھر آئی کو حق تعالیٰ کے۔ آئی رحمت اگر
 وہ بہشت میں جاوین نہیں پروا چھو اور اگر دوزخ میں جاوین نہیں پروا
 یعنی پروا نہیں ملامت سے کہیں کائنات اور مصیبت سے کہیں کائنات
 سے جو ہر ہر کے زیادہ یا نقصان کرنے میں میرے ملک کے۔ یا سبب کے
 کہ میں تصرف کیسے۔ اور ان ملک میں اس لئے کہ میں نقصان کرنے مارا ہوں
 بغیر نقصان کے عادل ہوں کہ ظالم۔ یا اگر خوف پیدا ہوتا ہو۔ یا اگر
 جاننے سے اور ایسا خوف متقی کو زیادہ رہتا ہی۔ اور خوف کا اعلیٰ قسم
 نام پر ازل میں کیا لگ گیا ہی تو معلوم ہونے سے ہی یا خوف پیدا ہوتا
 ہی اپنے گناہوں سے اور یہ حضور میں اس تمام غور میں جو مواظبت طاعت

۱۔ سبقت رحمت
 ۲۔ غلبہ اللہ تعالیٰ
 ۳۔ من رحمۃ اللہ ان اللہ
 ۴۔ یغفر الذنوب لیسا
 ۵۔ جہنم
 ۶۔ غلبہ
 ۷۔ غلبہ عبدی
 ۸۔ غلبہ
 ۹۔ غلبہ
 ۱۰۔ غلبہ
 ۱۱۔ غلبہ
 ۱۲۔ غلبہ
 ۱۳۔ غلبہ
 ۱۴۔ غلبہ
 ۱۵۔ غلبہ
 ۱۶۔ غلبہ
 ۱۷۔ غلبہ
 ۱۸۔ غلبہ
 ۱۹۔ غلبہ
 ۲۰۔ غلبہ
 ۲۱۔ غلبہ
 ۲۲۔ غلبہ
 ۲۳۔ غلبہ
 ۲۴۔ غلبہ
 ۲۵۔ غلبہ
 ۲۶۔ غلبہ
 ۲۷۔ غلبہ
 ۲۸۔ غلبہ
 ۲۹۔ غلبہ
 ۳۰۔ غلبہ
 ۳۱۔ غلبہ
 ۳۲۔ غلبہ
 ۳۳۔ غلبہ
 ۳۴۔ غلبہ
 ۳۵۔ غلبہ
 ۳۶۔ غلبہ
 ۳۷۔ غلبہ
 ۳۸۔ غلبہ
 ۳۹۔ غلبہ
 ۴۰۔ غلبہ
 ۴۱۔ غلبہ
 ۴۲۔ غلبہ
 ۴۳۔ غلبہ
 ۴۴۔ غلبہ
 ۴۵۔ غلبہ
 ۴۶۔ غلبہ
 ۴۷۔ غلبہ
 ۴۸۔ غلبہ
 ۴۹۔ غلبہ
 ۵۰۔ غلبہ
 ۵۱۔ غلبہ
 ۵۲۔ غلبہ
 ۵۳۔ غلبہ
 ۵۴۔ غلبہ
 ۵۵۔ غلبہ
 ۵۶۔ غلبہ
 ۵۷۔ غلبہ
 ۵۸۔ غلبہ
 ۵۹۔ غلبہ
 ۶۰۔ غلبہ
 ۶۱۔ غلبہ
 ۶۲۔ غلبہ
 ۶۳۔ غلبہ
 ۶۴۔ غلبہ
 ۶۵۔ غلبہ
 ۶۶۔ غلبہ
 ۶۷۔ غلبہ
 ۶۸۔ غلبہ
 ۶۹۔ غلبہ
 ۷۰۔ غلبہ
 ۷۱۔ غلبہ
 ۷۲۔ غلبہ
 ۷۳۔ غلبہ
 ۷۴۔ غلبہ
 ۷۵۔ غلبہ
 ۷۶۔ غلبہ
 ۷۷۔ غلبہ
 ۷۸۔ غلبہ
 ۷۹۔ غلبہ
 ۸۰۔ غلبہ
 ۸۱۔ غلبہ
 ۸۲۔ غلبہ
 ۸۳۔ غلبہ
 ۸۴۔ غلبہ
 ۸۵۔ غلبہ
 ۸۶۔ غلبہ
 ۸۷۔ غلبہ
 ۸۸۔ غلبہ
 ۸۹۔ غلبہ
 ۹۰۔ غلبہ
 ۹۱۔ غلبہ
 ۹۲۔ غلبہ
 ۹۳۔ غلبہ
 ۹۴۔ غلبہ
 ۹۵۔ غلبہ
 ۹۶۔ غلبہ
 ۹۷۔ غلبہ
 ۹۸۔ غلبہ
 ۹۹۔ غلبہ
 ۱۰۰۔ غلبہ

۱۔ سبقت رحمت
 ۲۔ غلبہ اللہ تعالیٰ
 ۳۔ من رحمۃ اللہ ان اللہ
 ۴۔ یغفر الذنوب لیسا
 ۵۔ جہنم
 ۶۔ غلبہ
 ۷۔ غلبہ عبدی
 ۸۔ غلبہ
 ۹۔ غلبہ
 ۱۰۔ غلبہ
 ۱۱۔ غلبہ
 ۱۲۔ غلبہ
 ۱۳۔ غلبہ
 ۱۴۔ غلبہ
 ۱۵۔ غلبہ
 ۱۶۔ غلبہ
 ۱۷۔ غلبہ
 ۱۸۔ غلبہ
 ۱۹۔ غلبہ
 ۲۰۔ غلبہ
 ۲۱۔ غلبہ
 ۲۲۔ غلبہ
 ۲۳۔ غلبہ
 ۲۴۔ غلبہ
 ۲۵۔ غلبہ
 ۲۶۔ غلبہ
 ۲۷۔ غلبہ
 ۲۸۔ غلبہ
 ۲۹۔ غلبہ
 ۳۰۔ غلبہ
 ۳۱۔ غلبہ
 ۳۲۔ غلبہ
 ۳۳۔ غلبہ
 ۳۴۔ غلبہ
 ۳۵۔ غلبہ
 ۳۶۔ غلبہ
 ۳۷۔ غلبہ
 ۳۸۔ غلبہ
 ۳۹۔ غلبہ
 ۴۰۔ غلبہ
 ۴۱۔ غلبہ
 ۴۲۔ غلبہ
 ۴۳۔ غلبہ
 ۴۴۔ غلبہ
 ۴۵۔ غلبہ
 ۴۶۔ غلبہ
 ۴۷۔ غلبہ
 ۴۸۔ غلبہ
 ۴۹۔ غلبہ
 ۵۰۔ غلبہ
 ۵۱۔ غلبہ
 ۵۲۔ غلبہ
 ۵۳۔ غلبہ
 ۵۴۔ غلبہ
 ۵۵۔ غلبہ
 ۵۶۔ غلبہ
 ۵۷۔ غلبہ
 ۵۸۔ غلبہ
 ۵۹۔ غلبہ
 ۶۰۔ غلبہ
 ۶۱۔ غلبہ
 ۶۲۔ غلبہ
 ۶۳۔ غلبہ
 ۶۴۔ غلبہ
 ۶۵۔ غلبہ
 ۶۶۔ غلبہ
 ۶۷۔ غلبہ
 ۶۸۔ غلبہ
 ۶۹۔ غلبہ
 ۷۰۔ غلبہ
 ۷۱۔ غلبہ
 ۷۲۔ غلبہ
 ۷۳۔ غلبہ
 ۷۴۔ غلبہ
 ۷۵۔ غلبہ
 ۷۶۔ غلبہ
 ۷۷۔ غلبہ
 ۷۸۔ غلبہ
 ۷۹۔ غلبہ
 ۸۰۔ غلبہ
 ۸۱۔ غلبہ
 ۸۲۔ غلبہ
 ۸۳۔ غلبہ
 ۸۴۔ غلبہ
 ۸۵۔ غلبہ
 ۸۶۔ غلبہ
 ۸۷۔ غلبہ
 ۸۸۔ غلبہ
 ۸۹۔ غلبہ
 ۹۰۔ غلبہ
 ۹۱۔ غلبہ
 ۹۲۔ غلبہ
 ۹۳۔ غلبہ
 ۹۴۔ غلبہ
 ۹۵۔ غلبہ
 ۹۶۔ غلبہ
 ۹۷۔ غلبہ
 ۹۸۔ غلبہ
 ۹۹۔ غلبہ
 ۱۰۰۔ غلبہ

طاعت سے۔ اور بے درہنہ عذاب الہی سے کفر ہی ایسا ہے پس مذہب
ہوتے ہیں مگر سے خدا تعالیٰ کے مگر کافر و مکی قوم اور خوف حاصل کیا
نظر کرنا ہی صفات و افعال میں خدا سے قادر کے۔ ایسا نہیں دے رہے ہیں
خدا تعالیٰ کو اس کے بندوں سے سوائے علمائے اور ان کی ح میں بہت
جاسنے والا ہوں تم میں خدا تعالیٰ کو اور بہت دے والے ہوں تم میں اس
سے اور یاد کرنا ہی گناہوں کو اور خصوم کو اور شدت عذاب کو اور اپنی
نا توانی کو اور ان کو جو وار د ہوئے اسباب میں اور اختلاف کیا گیا ہی اس میں کہ
رجا افضل ہی یا خوف اور حق بات نہیں جدا ہونا ایک کا ہی دوسرے
کیونکہ اگر معفو ہووے ایک ان دو میں سے البتہ جو جائیگا وہ شخص ہے
یا نا امید۔ لکن شرط خوف ورجا کے وجود کی ہونا قطعاً ہی ہے۔ اس لئے نہیں
کہا جاتا ہی کہ امید رکھتا ہوں آفتاب نکلے گی۔ اور درتا ہوں اجل آئے سے۔
اور جہا افضل ہی خوف سے اس سے کہ وہ راہ محبت کی ہی۔ ان کی ح
پیش دستی لیکن ہی میزری رحمت اور پریرے غضب کے اور جہا بہتر ہی خوف
سے اگر نفس باز ہے تو بے سے بسبب کثرت معاصی کے یا اگر اقتصار کرے
اور پوائے فراغ کے۔ یا ضعیف و قریب مرگ ہووے تاکہ مرے بسبب

مذہب کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ

مذہب کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ

مذہب کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ

مذہب کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ

مذہب کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ

مذہب کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ

مذہب کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ

مذہب کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ
اور خوف کا یہ ہے کہ اللہ

رجا کے محبت پر۔ اور خوفِ اولیٰ ہی در صورتیکہ غالب ہووے تہیٰ اور علو
 ہونو محصیہوں کی۔ اور اعتدال ان دونوں افضلیٰ ایسے کے جو میں جو ظاہری
 و باطنی گناہوں سے پرہیزگاری اختیار کرے اور نہ چھوڑے اس حالت
 اعتدال کو سبب آئے کثرت اسباب رجا کے۔ کیونکہ فرماتے تھے عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اگر کوئی نہیں آوے بہشت میں مگر ایک ہی شخص تو امید
 رکھتا ہوں خدا تعالیٰ سے یہ کہ میں ہی رہوں وہ شخص۔ اور اگر کوئی نہیں آوے
 دوزخ میں مگر ایک ہی شخص تو ذرما ہوں خداوند تعالیٰ سے ایسا کہ شاید کہ میں
 ہی ہوں وہ شخص۔ اور اس واسطے باطنی گناہوں سے احتراز کرنا دشوار ہی ہے
 تک کہ جو چھتے تھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے میں اثر
 تھا ہی ہے۔ اور سبب احتمال کہنے اس بات کے کہ زمان آئندہ میں اسباب رجا
 کے نازل ہوں جاوین۔ آئی رح بدرستیکہ ایک شخص البتہ اہل خست کا فعل
 کرتا ہی یہاں تک کہ باقی نہیں رہتا ہی بہن اور بہشت میں مگر مقدار ایک
 ہشت کے اور آگے آتا ہی اسکے نوشتہ اسکا پس ختم کیا جاتا ہی ساتھ عمل
 اہل دوزخ کے بعد ازاں سو خاتمہ ہی جس سے پناہ چاہتا ہوں میں اللہ
 تعالیٰ کی وہ سبب شک کے یا انکار کے ہی اصل ایمان میں ترع کے وقت

یہ کہ ان درجہ ہوں
 میں وہ درجہ ہوں
 رجا میں ہوں
 اعتدال خوف
 درجہ میں

یہ کہ ان درجہ ہوں
 میں وہ درجہ ہوں
 رجا میں ہوں
 اعتدال خوف
 درجہ میں

طاعت کو لازم کر لینا اور توبے کے لئے جلدی کرنا اور ظاہر و باطن کی طہارت کے ساتھ ہونا۔ اور ماسوی اللہ کے محبت سے دل کو پاک کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔ اور نافع علم کو طلب کرنا کیونکہ خاتمے کا امر و شمار ترہی اس سب سے سلف سے مروی کہی کہ وہ بہت گمرواری کی کرتے تھے۔

ایسواں باب فقر اور زہد کے بیان میں

بسم الله الرحمن الرحيم

فقروہی کہ پناوے اُس چیز کو کہ جسکا محتاج ہو۔ پس اگر خوش ہونوے
اُس پر اور کروہ جانے زوائد غیر ضروری کو تو وہ زائد ہی۔ اور اگر کروہ
بخانے اور رغبت بھی نہ کرے تو اسکو راضی کہتے ہیں۔ اُنی ریح ای فقیر
کی کروہ دیوتم خدایتعالیٰ اکتیں رضا دلی کو اپنے تابہر مند ہونین غم فقری کے
تواب سے ایسا ہونو اس فقر سے کچھ فائدہ نہیں ۵ اور اگر طلب یادتی کو
چھوڑ دیوے باوجودیکہ ہونا اس چیز کا اُسکے پاس دوستر ہو تو وہ قانع
ہی۔ اور اگر رغبت رکھے اور ترک کرے اسکو اس لئے کہ اُسکے حاصل کرنے
میں عاجز ہو تو وہ حریص ہی۔ اور اگر بے قرار ہو طرف طلب کسی چیز کے اور
پناوے اسکو تو وہ مضطرب ہی۔ اور اعلیٰ مرتبہ وہ ہی کہ برابر سے ہر چیز کا محتاج

بہن کی عمارت ہے۔
اور اخلاقی و فنی طور پر
فصل اور غریبی کی عمارت
نہیں جسے ضرورت

六

دافقی

الاعمال من قلوبكم نظمه وايدوا
فقره ولا فخره ولا فخره

فان ایہیں

نایبندگی کو
مجلس

کرے اُس قرض کو اگر بادے حلال مال دگر نہ ادا کر دیکھا اسکو اللہ تعالیٰ اور رمی
 کر گیا قرض خواہوں کو اُسکے۔ اور ظاہر کرے اپنی حقیقت حال کو قرض دینے کا
 پر۔ اور فریب نہ دیوے جھوٹے وعدوں سے۔ اور واجب ہی ادا کرنا ایسے
 کے قرض کو نیت الال سے اور مال زکوٰۃ سے۔ اور سوال نہ کرے لوگوں سے
 کہ وہ اصل میں حرام ہی کیونکہ سوال میں شکوہ ہی اللہ تعالیٰ کا اور خواری میں
 دالنا ہی نفسِ مؤمن کو اپنے غیر محتقعالی کے آگے اور ایدادینا ہی مسئلہ
 کو کیونکہ بسا اوقات مارے شرم کے دنیا پر تباہی۔ آئی ح نہیں حلال
 گئی ہی فحش باتوں سے سوائے لگنے کے خلاقی سے ۱۰ مگر حرام نہیں ایسی ضرورت
 میں کہ موت یا مرض پر لادے اور کب سے عاجز رہے یا مستغرق رہے
 طلب علم میں یا کسب اسکو رنج و تعب میں داتے۔ اس حالت میں بھی ترک سوال
 اتنی ہی اور تکایت کرنے سے احتراز کرے بلکہ کہ بہ تحقیق میں بے نیاز ہوں
 سوال سے لیکن نفسِ میرا ارادہ کرتا ہی خواہشوں کا۔ اور اپنے کو لوگوں کے روبرو
 خواہ کرنے سے احتراز کرے۔ پس سوال کرے قرابت دار سے یا سنی مرد سے
 جو منت رکھنے والا نہ ہو بلکہ سائل کی منت اپنے پر قبول کرنے والا ہو اور لوگوں کو
 تصدیق دینے سے پرہیز کرے پس برسرِ جماعت کسی سے سوال کرے اور نہ

لے آخرت میں ہستی
 کی طرح تھلا کے اور
 سوئی راہ ہے
 من غشا ظلمت
 حدیث میں روایت ہے
 آئی ہے

سوال

۱۱۱ وہ جس کے کچھ
 ہلکا جاتا ہی
 ۱۱۲ ماہل سے انھوں
 غیر سادہ اناس

۱۱۳ کسب یا ماری یا مری
 ۱۱۴ اس سے اور اس سے
 ۱۱۵ طاعت کرے

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہے۔ باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاضل تر ہیں اُن سے۔ اور زندہ کے کی فائدے ہیں علم کا شفق صبا کہ اوپر گذر
حدیث تکانی میں اور حدیث حارثہ رضی اللہ عنہ میں اور فراغت ہی عبادت
کے واسطے۔ اُنی ^{۱۱} جو کہ دوست رکھے اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہی اپنی
آخرت میں ○ اور بزرگ ہوتا ہی مرتبہ عبادت کا۔ اُنی ^{۱۲} جو رکعت عالم
زاد کے بہتر ہیں عبادت سے اُن متعبدین کے جو زمانہ آخرت تک کرتے ہیں
اور سب ہی خداوند تعالیٰ کی محبت کا اور اس کی پہچانت کا جو یہ دونوں نہیں
حاصل ہوتے ہیں مگر دو اہم ذکر و فکر سے اور ذکر و فکر حاصل نہیں ہوتے ہیں
باوجود شغل دنیاوی کے اور ادنیٰ مرتبہ زہد کا باعتبار نفس زہد کے یہی
کہ کوشش کرے زہد کے حاصل کرنے میں اور اپنے کو دنیا طلبی سے باز رکھنے
میں اس کا نام زہد ہی اور اگر دنیا طرف رغبت نہ ہو اور اس سے بالکل نفرت
ہو تو وہ زہد ہی اور یہ بڑا درجہ ہی اول سے اور پہچانت اس کی میلان قلبی
برابر رہنے میں ہی چوری جانے سے اپنا اور غیر کا مان بھراں سے بڑا درجہ تصور
میں نہ رکھنا ہی اپنے زہد کو پھر زہد حاصل ہوتا ہی خوف سے دوزخ کے یہاں دنی
ہی اور امید واری سے جنت کے یہاں اعلیٰ ہی کہ مقتضی ہوتا ہی محبت الہی کو اور

فہم نے تقاضا ہے
۱۱ من کو طیارہ افق
۱۲ آخرت سے
۱۳ عبادت
۱۴ عالم زہد
۱۵ المتعبدین
۱۶ عابد بزرگ

مراتب زہد
۱۱ ترک دنیا

۱۱ ترک دنیا
۱۲ عبادت

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اس سے برتر وہ ہی کہ ماسوی اللہ کے طرف التفات کرے پھر زہد حاصل ہو تا کہ
 بعض دنیا ترک کرنے سے نہ کب حب مال کو چھوڑے نہ جاہ کو اور یہ قسم بعض گناہ
 سے توبہ کر سکے مانند ہی اس سے بڑا درجہ چھوڑ دینا ہی تمام امور دنیا کو اور اس
 برتر مرتبہ چھوڑ دینا ہی ماسوی اللہ کو۔ اور زہد کا ادنیٰ حکم حرام کاموں کو چھوڑنا
 سو یہ فرض ہی شبنم کا ماں ترک سو یہ نہت ہی اور اس سے اعلیٰ زائد مباح
 کاموں کو چھوڑنا سو یہ نفل ہی۔ اور زہد سے خارج کرتا ہی قصد گناہ اگر واسطے
 لذت اٹھانے کے ہونے کہ عبادت پر مستعد ہونے کے لئے یا رادے سے ذخیرہ
 اور جمع کرنے کے ہو در صورتیکہ زیادہ رہے اور قوت ایک سال کے۔ مگر اسکو
 جو کب کرے اور نہ لیوے کسی کے ماتھے سے مانند داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
 جو وہ مالک ہوا تھا مینس دینار کا جس پر قناعت کیا مینس سال۔ اور خارج کرتا ہی
 زہد سے غذا کرنا گہوں کے چھانے ہوئے آتے کی روٹی کو اور ہمیشگی کرنا سبز کی
 اور بنا ناد و کپڑوں کو جنس واحد سے اور کھانا جو حیر کا اسباب خانگی سے اور احتیاجاً
 کرنا جنس اعلیٰ کا۔ اور ادنیٰ ہی ببالہ کرنا نفس پر سختی لانے میں ماحفوظ رہے نہت
 سے دنیا کے اور رازی سے حساب کے اور باز رہنے سے بہشت کے اور ملکات
 سے لوگوں کے اور عیب چھرنے سے انکے اور عجز و مہم رہنے سے درجات عالمیہ کے

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور یہ سب مروی ہیں۔ اور آئی ^{۱۱}ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے
 برابر ایک پریشہ کے نہیں پلاتا کہ کافر کو اُس سے ایک گھٹ پانی ۵ اور آئی
 ۱۱ ح دنیا طعون ہی اور طعون ہی وہ چیز جو دنیا میں ہی مگر اُس قدر جو رہے
 واسطے اللہ تعالیٰ کے ۵ اور دسے حالات جو قبل موت کے ہیں سو دنیا
 ہی اور بعد موت کے ہیں سو آخرت لیکن عبادات اور ضروریات اُس کے
 اگرچہ حالات سے قبل موت کے ہیں مگر محسوب ہیں آخرت میں بسبب خارج
 ہونے ان کے معنی دنیا سے جو اس آیت میں ہی۔ آیا ق ^{۱۱} سوائے اسکے نہیں
 جو زندگانی دنیا کی ایک بازیگاہی ہی یہودہ اور بے فائدہ ۵ پس ہو اور جب کہ
 سب کام دنیا ہی اور عبادات خارج ہیں متاع اور اسباب و نیوی سے جو
 جمع کئے گئے ہیں اس آیت میں۔ آیا ق ^{۱۱} اگر تہہ کئے گئی ہی واسطے خلافت کے
 دوستی شہوت نفسانی کی آخرت تک ۵ اور رشوئی دنیا کی یہ ہی کہ باطن میں
 اسکے حظوظ کی محبت رکھے اور ظاہر میں اسکو حاصل کرے۔ اور علاج محبت
 دنیا کا معرفت ہی پروردگار کی اور نفس کی اور شرف آخرت
 کی اور خستہ دنیا کی۔ اور پہچاننا یہ کہ جب دنیا آخرت
 میں مخالفت ہی۔

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

۱۱ ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

میسواں باب توحید اور توکل اور یقین کے بانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا مرتبہ توحید کا فقط اقرار زبانی ہی جو وہ نفاق ہی اللہ کی پناہ۔ اور وہ نہیں فائدہ دیتا ہی مگر بچا لے کو اپنے جان مال کے۔ آئی رح چیکہ بولیں کلہ توحید کو بچائے میرے خون کو اور اموال کو اپنے (۱) بعد از اس مرتبہ تصدیق کا ہی عیسایا توحید عامی اور مستحکم کی کیونکہ منظم میں فرق کئے جاتا ہی عامی سے مگر بصفہ حید کے جو دفع کرتا ہی تشویش کو بدعتوں کے یہ توحید مفید ہی مخلصی پائے کو ہمیشگی سے آتش و دوزخ کے بعد از اس توحید مشاہدہ کرنیکی ہی ہر ایک چیز کے صادر ہوئی اللہ تعالیٰ سے یہ فائدہ دیتی ہی اعتماد رکھنے میں دل کے خداوند تعالیٰ پر اور انقطاع لاسنے میں ماسوا اس کے اسیکو توکل کہتے ہیں پس ازاں اعلیٰ درجہ توحید کا معدوم رکھنا ہی اسوا حق تعالیٰ کو یہ فائدہ دیتا ہی مستغرق رہنے کو حق کے ساتھ اور غائب کرتا ہی اس کے غیر سے اسیکو فنا کہتے ہیں لاکن التفات طرف غیر حق تعالیٰ کے یا بسبب ضعف یقین کے ہی جو وہ ہوتا ہی راہ پانے سے شک و تردد کے یقین میں اور نہیں غالب ہونے سے یقین کے دل پر یا بسبب ضعف طبعی کے ہی

لے فاذا قالوا انفسنا
میں و ما دم و ما دام
ایمان سے سیکہ
اعتقاد رکھنے کے
سبب تمام اعتقاد رکھنے
وہاں سے بدعتوں
کے مشاہدات کو

چیکہ

بانی

جیسا کہ درالوجود ہم کا مسلح ہی طاقت نہیں رکھتا ہی شب بامشی کی خالی گھر میں
یا جس گھر میں کہ میت رہے۔ اور آدمی مرتبہ توکل کا اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنا ہی
ماندا اعتماد کرنے توکل کے وکیل پر بسبب یقین کرنے متوکل کے شفقت اور قدرت
اور علم کو حقیقتاً اسکے بعد ازاں ماندا اعتماد کرنے طفل کے ہی مادر پر اور بیہوش
ہی پہلے سے کہ توکل کے کو اعتماد کے طرف التفات نہیں اور مستغرق رہتا ہے
ماکے ساتھ اور رک کرنا ہی تدبیر کو لیکن پہلا درجہ منافعی نہیں ہی اصل تدبیر کا
جس طور پر کہ وکیل کا دبا ہی توکل کو خدا کے بوجا دے ماندا میت کے
ناقصہ میں غسال کے اور یہ درجہ دوسرے درجے سے اعلیٰ ہی کہ توکل کا سین مطلقاً
سوال ہی اور دوسرے درجے میں اگرچہ سوال ہی لیکن غیر اللہ سے سوال کرنا خاص
توکل ہی اور تیسرے درجہ بیت نادریا یا جاتا ہی اور بہت کم باقی رہتا ہی۔ پس
دوسرا درجہ بعد اسکے پہلا درجہ اور ضروری بندے کو توکل۔ کہ توکل کا یا **ق** خدا تعالیٰ
پر توکل کرو تم اگر ایمان داروں سے ہوں ○ اور یا **ق** جو کہ خدا تعالیٰ پر توکل
کرے پس بس ہی ہو کہ وہی ○ اور انی **ح** اگر توکل کرو تم اللہ تعالیٰ پر جیسا
کہ توکل کرے کا حق ہی البتہ روزی دیوے کو اللہ تعالیٰ جیسا کہ پرندوں کو روزی
دیتا ہی ○ اور بھی توکل میں فارغ رہنا دل کا ہی عبادت کے لئے۔ اور تیسرے

نہیں کرتی " مسیت کی اس سوال
تین بار " اے کریم
ہنر مند اور خوش نصیب
مکمل وکیل کے لئے
الفاظ کے چمکی اور
ملے فمے اور عارفوں

منہ و علی اللہ توکلوا
 انکم من ربینہ ۱۷ ج ۶
 ۱۷ ج ۶ من توکل علی اللہ
 ۱۷ ج ۶ و اولو کلمہ علی اللہ
 فی توکلوا ان اللہ علی
 ۱۷ ج ۶ و اولو کلمہ علی اللہ
 ۱۷ ج ۶ و اولو کلمہ علی اللہ

پاتا ہی وہ رزق جو مقدار و مقسوم ہے۔ اُنکی رزق تقسیم پایا گیا ہے اور
 فراغت دیا گیا۔ اُنکی رزق چار چیزیں جو فراغت دینے لگی ہیں اُنہیں سو
 خلق اور خلق اور اجل اور رزق ہے اور بھی مقصود روزی سے قوت و
 استعداد ہی عبادت پر اور خدا تعالیٰ قادر ہی عطا کرنے پر قوت کے کسی ایک
 سبب جو حاصل ہووے طلب کیا بدو ن طلب کیا بدو ن کیجیے۔ اور اگر سنگی
 کی حالت میں مرنا بھی تقدیری بات ہی جیسا مرنا عالم سیری میں۔ اور بھی صلا
 حال پوشیدہ ہے اور بھی خدا تعالیٰ ہوا ہی رزق کا بدو ن معلق کرنے کے
 آفاق نہیں ہی کوئی جاندار زمین پر اگر خدا تعالیٰ پر روزی اسکی ہی
 پس کیا کچھ بڑا ہوگا وہ شخص جو اعتماد کرتا ہی ایک بازاری پر کہ وعدہ کرے
 فرض دینے کا یا میر بانی کا اور اعتماد نہیں کرتا ہی ضمانت ہونے پر خدا تعالیٰ
 کے۔ اور بھی کچھ فائدہ نہیں طلب روزی میں مگر یہی کہ خواری کھینچنا اور وقت
 ضائع کرنا ہی۔ اور بھی زمان آئندہ کی زندگی شک و تردید ہی اور موت
 کا نا یقینی پس تیاری کرنا واسطے یعنی چیز کے اولیٰ ہی لیکن ثواب و عذاب کے
 باب میں توکل روا نہیں سبب وارو ہونے اوامر و نواہی کے انہیں اور سبب
 متعلق رہنے ان کے عمل کے ساتھ۔ اور وہ جو وارو ہوا حق ا دھوند و عمر

۱۵۔ الرزق مقسوم
 ۱۶۔ الرزق مقسوم
 ۱۷۔ الرزق مقسوم
 ۱۸۔ الرزق مقسوم
 ۱۹۔ الرزق مقسوم
 ۲۰۔ الرزق مقسوم
 ۲۱۔ الرزق مقسوم
 ۲۲۔ الرزق مقسوم
 ۲۳۔ الرزق مقسوم
 ۲۴۔ الرزق مقسوم
 ۲۵۔ الرزق مقسوم
 ۲۶۔ الرزق مقسوم
 ۲۷۔ الرزق مقسوم
 ۲۸۔ الرزق مقسوم
 ۲۹۔ الرزق مقسوم
 ۳۰۔ الرزق مقسوم
 ۳۱۔ الرزق مقسوم
 ۳۲۔ الرزق مقسوم
 ۳۳۔ الرزق مقسوم
 ۳۴۔ الرزق مقسوم
 ۳۵۔ الرزق مقسوم
 ۳۶۔ الرزق مقسوم
 ۳۷۔ الرزق مقسوم
 ۳۸۔ الرزق مقسوم
 ۳۹۔ الرزق مقسوم
 ۴۰۔ الرزق مقسوم
 ۴۱۔ الرزق مقسوم
 ۴۲۔ الرزق مقسوم
 ۴۳۔ الرزق مقسوم
 ۴۴۔ الرزق مقسوم
 ۴۵۔ الرزق مقسوم
 ۴۶۔ الرزق مقسوم
 ۴۷۔ الرزق مقسوم
 ۴۸۔ الرزق مقسوم
 ۴۹۔ الرزق مقسوم
 ۵۰۔ الرزق مقسوم
 ۵۱۔ الرزق مقسوم
 ۵۲۔ الرزق مقسوم
 ۵۳۔ الرزق مقسوم
 ۵۴۔ الرزق مقسوم
 ۵۵۔ الرزق مقسوم
 ۵۶۔ الرزق مقسوم
 ۵۷۔ الرزق مقسوم
 ۵۸۔ الرزق مقسوم
 ۵۹۔ الرزق مقسوم
 ۶۰۔ الرزق مقسوم
 ۶۱۔ الرزق مقسوم
 ۶۲۔ الرزق مقسوم
 ۶۳۔ الرزق مقسوم
 ۶۴۔ الرزق مقسوم
 ۶۵۔ الرزق مقسوم
 ۶۶۔ الرزق مقسوم
 ۶۷۔ الرزق مقسوم
 ۶۸۔ الرزق مقسوم
 ۶۹۔ الرزق مقسوم
 ۷۰۔ الرزق مقسوم
 ۷۱۔ الرزق مقسوم
 ۷۲۔ الرزق مقسوم
 ۷۳۔ الرزق مقسوم
 ۷۴۔ الرزق مقسوم
 ۷۵۔ الرزق مقسوم
 ۷۶۔ الرزق مقسوم
 ۷۷۔ الرزق مقسوم
 ۷۸۔ الرزق مقسوم
 ۷۹۔ الرزق مقسوم
 ۸۰۔ الرزق مقسوم
 ۸۱۔ الرزق مقسوم
 ۸۲۔ الرزق مقسوم
 ۸۳۔ الرزق مقسوم
 ۸۴۔ الرزق مقسوم
 ۸۵۔ الرزق مقسوم
 ۸۶۔ الرزق مقسوم
 ۸۷۔ الرزق مقسوم
 ۸۸۔ الرزق مقسوم
 ۸۹۔ الرزق مقسوم
 ۹۰۔ الرزق مقسوم
 ۹۱۔ الرزق مقسوم
 ۹۲۔ الرزق مقسوم
 ۹۳۔ الرزق مقسوم
 ۹۴۔ الرزق مقسوم
 ۹۵۔ الرزق مقسوم
 ۹۶۔ الرزق مقسوم
 ۹۷۔ الرزق مقسوم
 ۹۸۔ الرزق مقسوم
 ۹۹۔ الرزق مقسوم
 ۱۰۰۔ الرزق مقسوم

۱۵۔ الرزق مقسوم
 ۱۶۔ الرزق مقسوم
 ۱۷۔ الرزق مقسوم
 ۱۸۔ الرزق مقسوم
 ۱۹۔ الرزق مقسوم
 ۲۰۔ الرزق مقسوم
 ۲۱۔ الرزق مقسوم
 ۲۲۔ الرزق مقسوم
 ۲۳۔ الرزق مقسوم
 ۲۴۔ الرزق مقسوم
 ۲۵۔ الرزق مقسوم
 ۲۶۔ الرزق مقسوم
 ۲۷۔ الرزق مقسوم
 ۲۸۔ الرزق مقسوم
 ۲۹۔ الرزق مقسوم
 ۳۰۔ الرزق مقسوم
 ۳۱۔ الرزق مقسوم
 ۳۲۔ الرزق مقسوم
 ۳۳۔ الرزق مقسوم
 ۳۴۔ الرزق مقسوم
 ۳۵۔ الرزق مقسوم
 ۳۶۔ الرزق مقسوم
 ۳۷۔ الرزق مقسوم
 ۳۸۔ الرزق مقسوم
 ۳۹۔ الرزق مقسوم
 ۴۰۔ الرزق مقسوم
 ۴۱۔ الرزق مقسوم
 ۴۲۔ الرزق مقسوم
 ۴۳۔ الرزق مقسوم
 ۴۴۔ الرزق مقسوم
 ۴۵۔ الرزق مقسوم
 ۴۶۔ الرزق مقسوم
 ۴۷۔ الرزق مقسوم
 ۴۸۔ الرزق مقسوم
 ۴۹۔ الرزق مقسوم
 ۵۰۔ الرزق مقسوم
 ۵۱۔ الرزق مقسوم
 ۵۲۔ الرزق مقسوم
 ۵۳۔ الرزق مقسوم
 ۵۴۔ الرزق مقسوم
 ۵۵۔ الرزق مقسوم
 ۵۶۔ الرزق مقسوم
 ۵۷۔ الرزق مقسوم
 ۵۸۔ الرزق مقسوم
 ۵۹۔ الرزق مقسوم
 ۶۰۔ الرزق مقسوم
 ۶۱۔ الرزق مقسوم
 ۶۲۔ الرزق مقسوم
 ۶۳۔ الرزق مقسوم
 ۶۴۔ الرزق مقسوم
 ۶۵۔ الرزق مقسوم
 ۶۶۔ الرزق مقسوم
 ۶۷۔ الرزق مقسوم
 ۶۸۔ الرزق مقسوم
 ۶۹۔ الرزق مقسوم
 ۷۰۔ الرزق مقسوم
 ۷۱۔ الرزق مقسوم
 ۷۲۔ الرزق مقسوم
 ۷۳۔ الرزق مقسوم
 ۷۴۔ الرزق مقسوم
 ۷۵۔ الرزق مقسوم
 ۷۶۔ الرزق مقسوم
 ۷۷۔ الرزق مقسوم
 ۷۸۔ الرزق مقسوم
 ۷۹۔ الرزق مقسوم
 ۸۰۔ الرزق مقسوم
 ۸۱۔ الرزق مقسوم
 ۸۲۔ الرزق مقسوم
 ۸۳۔ الرزق مقسوم
 ۸۴۔ الرزق مقسوم
 ۸۵۔ الرزق مقسوم
 ۸۶۔ الرزق مقسوم
 ۸۷۔ الرزق مقسوم
 ۸۸۔ الرزق مقسوم
 ۸۹۔ الرزق مقسوم
 ۹۰۔ الرزق مقسوم
 ۹۱۔ الرزق مقسوم
 ۹۲۔ الرزق مقسوم
 ۹۳۔ الرزق مقسوم
 ۹۴۔ الرزق مقسوم
 ۹۵۔ الرزق مقسوم
 ۹۶۔ الرزق مقسوم
 ۹۷۔ الرزق مقسوم
 ۹۸۔ الرزق مقسوم
 ۹۹۔ الرزق مقسوم
 ۱۰۰۔ الرزق مقسوم

۱۵۔ الرزق مقسوم
 ۱۶۔ الرزق مقسوم
 ۱۷۔ الرزق مقسوم
 ۱۸۔ الرزق مقسوم
 ۱۹۔ الرزق مقسوم
 ۲۰۔ الرزق مقسوم
 ۲۱۔ الرزق مقسوم
 ۲۲۔ الرزق مقسوم
 ۲۳۔ الرزق مقسوم
 ۲۴۔ الرزق مقسوم
 ۲۵۔ الرزق مقسوم
 ۲۶۔ الرزق مقسوم
 ۲۷۔ الرزق مقسوم
 ۲۸۔ الرزق مقسوم
 ۲۹۔ الرزق مقسوم
 ۳۰۔ الرزق مقسوم
 ۳۱۔ الرزق مقسوم
 ۳۲۔ الرزق مقسوم
 ۳۳۔ الرزق مقسوم
 ۳۴۔ الرزق مقسوم
 ۳۵۔ الرزق مقسوم
 ۳۶۔ الرزق مقسوم
 ۳۷۔ الرزق مقسوم
 ۳۸۔ الرزق مقسوم
 ۳۹۔ الرزق مقسوم
 ۴۰۔ الرزق مقسوم
 ۴۱۔ الرزق مقسوم
 ۴۲۔ الرزق مقسوم
 ۴۳۔ الرزق مقسوم
 ۴۴۔ الرزق مقسوم
 ۴۵۔ الرزق مقسوم
 ۴۶۔ الرزق مقسوم
 ۴۷۔ الرزق مقسوم
 ۴۸۔ الرزق مقسوم
 ۴۹۔ الرزق مقسوم
 ۵۰۔ الرزق مقسوم
 ۵۱۔ الرزق مقسوم
 ۵۲۔ الرزق مقسوم
 ۵۳۔ الرزق مقسوم
 ۵۴۔ الرزق مقسوم
 ۵۵۔ الرزق مقسوم
 ۵۶۔ الرزق مقسوم
 ۵۷۔ الرزق مقسوم
 ۵۸۔ الرزق مقسوم
 ۵۹۔ الرزق مقسوم
 ۶۰۔ الرزق مقسوم
 ۶۱۔ الرزق مقسوم
 ۶۲۔ الرزق مقسوم
 ۶۳۔ الرزق مقسوم
 ۶۴۔ الرزق مقسوم
 ۶۵۔ الرزق مقسوم
 ۶۶۔ الرزق مقسوم
 ۶۷۔ الرزق مقسوم
 ۶۸۔ الرزق مقسوم
 ۶۹۔ الرزق مقسوم
 ۷۰۔ الرزق مقسوم
 ۷۱۔ الرزق مقسوم
 ۷۲۔ الرزق مقسوم
 ۷۳۔ الرزق مقسوم
 ۷۴۔ الرزق مقسوم
 ۷۵۔ الرزق مقسوم
 ۷۶۔ الرزق مقسوم
 ۷۷۔ الرزق مقسوم
 ۷۸۔ الرزق مقسوم
 ۷۹۔ الرزق مقسوم
 ۸۰۔ الرزق مقسوم
 ۸۱۔ الرزق مقسوم
 ۸۲۔ الرزق مقسوم
 ۸۳۔ الرزق مقسوم
 ۸۴۔ الرزق مقسوم
 ۸۵۔ الرزق مقسوم
 ۸۶۔ الرزق مقسوم
 ۸۷۔ الرزق مقسوم
 ۸۸۔ الرزق مقسوم
 ۸۹۔ الرزق مقسوم
 ۹۰۔ الرزق مقسوم
 ۹۱۔ الرزق مقسوم
 ۹۲۔ الرزق مقسوم
 ۹۳۔ الرزق مقسوم
 ۹۴۔ الرزق مقسوم
 ۹۵۔ الرزق مقسوم
 ۹۶۔ الرزق مقسوم
 ۹۷۔ الرزق مقسوم
 ۹۸۔ الرزق مقسوم
 ۹۹۔ الرزق مقسوم
 ۱۰۰۔ الرزق مقسوم

فضل سے اللہ تعالیٰ کے ۱۰ سو اس سحر اور علم اور ثواب ہی اور اگر مرد رزق
 سے ہو تو بھی حکم اباحت ہی نہ واجب اور توکل کا منافی نہیں ہونا ہی کب
 کیونکہ توکل عمل باطنی ہی پس اگر سبب قطعی ہو مُسَبَّب کے موجود ہونے میں
 بد اعتبار عادت الہی جیسا ہاتھ دراز کرنا کھانے کے لئے اور جاع کرنا بچے کے
 واسطے اور دانہ چھلکانا واسطے کٹاؤ کے تو ترک کرنا ایسے اسباب کا خطا ہی
 آیا ^{۱۱} قہر کرنا پورے تو عادت الہی میں تبدیل ۱۰ اور اگر سبب ظنی ہو کہ مُسَبَّب
 بغیر اس سبب کے اکثر اوقات میں ^{۱۲} عمل نہیں ہوتا جیسا توشہ لیجا یا سفر کے
 لئے جنگلوں میں تو ایسے اسباب کا ترک کرنا بھی خطا ہی کیونکہ یہ بہ سنت
 اولین ہی لاکن ترک بھی جائز ہی در صورتیکہ ریاضت پذیر ہو اسکا نفس اور
 صبر کر سکتا ہو کھانا کھانے سے ایک ہفتے تک یا قریب اس عرصے کے بدو
 باز آنے دل کے ذکر حق تعالیٰ سے یا قادر ہے نفس اسکا جنگلی کھانسن بات
 قوت لینے میں مگر وہ جو آیائی ^{۱۳} ق توشہ لیو تم ۱۰ سو مرد اس توشہ
 توشہ آخرت ہی اس دلیل سے ^{۱۴} ق کہ بہترین توشہ تقویٰ ہی یا لکھ ۱۰ امر تو
 کا مخصوص ان لوگوں کے لئے جو قصد کرتے تھے حج کا بدون زور راہ کے اور
 ایذا دیتے تھے لوگوں کو گھگھاکر سوال کرنے سے اور اگر نفس ریاضت

۱۰ سو مرد توشہ لیو
 ۱۱ قہر کرنا پورے
 ۱۲ عمل نہیں ہوتا
 ۱۳ ق توشہ لیو تم
 ۱۴ ق کہ بہترین

۱۰ سو مرد توشہ لیو
 ۱۱ قہر کرنا پورے
 ۱۲ عمل نہیں ہوتا
 ۱۳ ق توشہ لیو تم
 ۱۴ ق کہ بہترین

پذیر نہ تو سبب ظنی کا بھی ترک حرام ہی کیونکہ اسمیں گویا سعی کرنا ہی ایسے کو ملائی
میں دلانے کی۔ اور اگر وہ سبب بھی رہے جیسا بڑی کوشش کرنا دقائی تدبیر
میں تو ویسا سبب ممانی تو کل ہی کیونکہ وہ کمال حرص ہی اور مجرّد شخص فتویٰ
کیوں سے دل سے پس اختیار کرے کسب کو اس نیت سے کہ فقیروں پر خیرات
کرنے اور نیکی پر امداد کرے اور موانع ذکر الہی سے باز رہے۔ اور اختیار کرے
ترک کسب کو کیونکہ کسب خدا تعالیٰ کے طرف مشغول ہونے سے باز رکھیں اور
اپنی ہی خیال میں لگا رہیں گے۔ اور یہ بات ~~بہت~~ چھپانے جاتی ہی کہ گرم ہونے سے
مال کے بغیر نپاؤے اور یہی ہی حکم توشہ لینے اور کچھ جمع کر رکھنے کا۔ اور کسب
کرے عیال دار جیسا کہ روایت کئے گئی ہی صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور
تکلیف نہ دیوے عیال کو مگر وہ خود بخود موافقت کریں اُسکے ساتھ توکل و
جبر میں۔ اور ممانی توکل نہیں ہی ذخیرہ کرنا چالیس روز کے اندر کا قوت مجرّد کے
لئے اور اختلاف کئے میں چالیس روز کے قوت میں اور تحقیق یہ ہی کہ توکل کی
مقتضیت کو تاہی امید سے ہی اور وہ جو قرار دنیا مدت چالیس روز کا واسطے
موسمی علیہ السلام کے عمارت طول اہل سے نہیں بلکہ مراد کو پہنچنے کے سستی جو
کے لئے تھا اس سب سے کہ علوت الہی تدبیر امور میں یوں ہی جاری ہی جیسا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

فصلیت ہی اس کا جواب ہے کہ جو فیضیہ کے واسطے
اس سوال کا جواب ہے کہ جو فیضیہ کے واسطے

بچہ ہونے میں چالیس دن لطفہ اور چالیس روز غلغلہ اور چالیس دن مضطر رہتا ہے
 اور آٹھ^{۱۵} ح جمیر کیا میں ہی کہ آدم کے دست قدرت سے اپنے چالیس روز
 اور اسی سند سے چالیس دن ریاضت کے لئے قرار دئے گئے ہیں۔ اور
 منافی توکل کو نہیں ہی ذخیرہ کرنا ایک سال کا قوت عیاں مذکور اسطے دل
 خوش کرنے ضعیفان کے جیسا وہ مروی ہے اور اس سے زیادہ کسی رویت
 میں نہیں آیا ہے۔ اور چھوڑے مرد مضرب طریق کو توکل کے ذخیرہ کرنے
 میں قوت کے کیونکہ مقصد و خاطر جمع ہے۔ اسطے ذکر و فکر حق تعالیٰ کے
 اور توکل کے منافی نہیں ہی عمل میں لانا ایسے حساب کو جو دفع ضرر ہوں
 انگیز وے اسباب یعنی یا ظنی جیسا احتراز کرنا درندوں کے گوی میں اور
 سیلاب آنے کی جگہ میں اور خمیدہ دیوار کے نیچے سونے سے کیونکہ ہمارے
 کے سامنے ہونے سے منع آیا ہے۔ برخلاف سبب توہوم کے کیونکہ مکیب
 کے وصف میں آٹھ^{۱۵} داغ نہیں دیتے ہیں اور افسوں نہیں رہتے
 ہیں۔ مگر ضرر پانے میں لوگوں سے کہ اس میں صراحتی ہے۔ پس آفاق
 کیونکہ ایتعالیٰ کو کہیں اور آفاق صبر کر اس پر جو کہتے ہیں کافراں اور
 آفاق اور البتہ ہم صبر کرتے ہیں اس پر جو ایذا پہنچاتے ہو تم تھمتلانے سے

۱۵ خرت طینہ آدمی
 ۱۵ عین صبا جا آدمی

۱۵ اس سطور سے
 ۱۵ عین صبا جا آدمی
 ۱۵ اس سطور سے
 ۱۵ عین صبا جا آدمی

۱۵ عین صبا جا آدمی
 ۱۵ اس سطور سے
 ۱۵ عین صبا جا آدمی

۱۵ عین صبا جا آدمی
 ۱۵ اس سطور سے
 ۱۵ عین صبا جا آدمی

۱۵ عین صبا جا آدمی
 ۱۵ اس سطور سے
 ۱۵ عین صبا جا آدمی

۱۵ عین صبا جا آدمی
 ۱۵ اس سطور سے
 ۱۵ عین صبا جا آدمی

اور ایاق چھوڑ دے بدلے کو ان کے ایذا رسانی کے اور توکل کر خدا تعالیٰ پر۔ برخلاف رنج رسانی پر درندگوئی کے بلکہ چاہئے کہ ان کے لئے پورے ہتھیار کر کے ایاق چاہئے کہ پکڑیں اپنے ہتھیاروں کو اور باندھے اونٹ کے پاؤں۔ آئی رح باندھ سکے پاؤں اور توکل کر اللہ تعالیٰ پر اور گھر کا دروازہ بند کرے درجائیکہ حفاظت میں بے امانہ کرنے مارا نہ ہو۔ اور نگاہ نہ کئے گھر میں ایسے متاع کو کہ جس کی طمع کرے چور۔ بلکہ بس کرے ایسے چیزوں پر جس کی بہت ضرورت ہو مانند کوزہ اور آفتاب اور چھلکا۔ اب کی ہتھیار کے اور اگر غلین ہو تو چوری جاوے سب گنہگار ہونے چور کے اور پیش قدمی کرنے سے ایک عذاب آپ کے لئے۔ اور غلین ہونے سے تلف ہونے سے مال کے بلکہ خوش ہونے کیونکہ زمین غنی اپنی ہی نیک گمان کرنے سے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور سکر اللہ تعالیٰ کا کرے کیونکہ اپنے کو مظلوم بنایا نہ کہ ظالم اور دنیوی نقصان ہوا نہ کہ دینی اور گم کئے مال کو دھو نہ دھنے میں اور مسلمان پر بد گمان کرنے میں بے امانہ کر اور ہیر ہیری کو چھو کرے اور سپر حلال کر دے۔ کیونکہ وہ صدقہ ہی اگرچہ چور محتاج رہے۔ وگرنہ بے نیاز کرنا ہی اس کو معصیت ہے۔ اور عمل کرنا ہی اس پر جوئی رح یاری دے بجائی کو تیرے ظالم ہو یا مظلوم اور اس کو بخش دے

لے دے اور توکل علی اللہ ج ۱ ص ۳۳
لے دے اور توکل علی اللہ ج ۱ ص ۳۳
لے دے اور توکل علی اللہ ج ۱ ص ۳۳
لے دے اور توکل علی اللہ ج ۱ ص ۳۳
لے دے اور توکل علی اللہ ج ۱ ص ۳۳
لے دے اور توکل علی اللہ ج ۱ ص ۳۳
لے دے اور توکل علی اللہ ج ۱ ص ۳۳
لے دے اور توکل علی اللہ ج ۱ ص ۳۳
لے دے اور توکل علی اللہ ج ۱ ص ۳۳
لے دے اور توکل علی اللہ ج ۱ ص ۳۳

اللہ تعالیٰ جو مناسب
جانا ہے کیا بنا کر اس
مال کو جس سے غفلت
تھی یاد رکھتے دل سے
نکالنے کے لئے ہر کام
علی القیاس
سر قہ کے کہ ضیاع
بازرگاہ
انصر خاک خاں
اور مظلوم

کی نیت رکھے تا ثواب دیا جاوے اگرچہ چوری نہ جاوے اسکا مال جیسا کہ چھوڑ
 دینے میں غزل کے ثواب پاتا ہی جیسا کہ اس باب میں آئی ^{۵۵} ترکِ عمل
 کرنا لا ثواب ایسے ایک بیتے کا پاتا ہی کہ بڑا ہنو خدا تعالیٰ کے راہ میں
 قتل کیا گیا ہی ۵ اور بعد اس نیت کے نہ پوے اگرچہ واپس لاوے اسکا
 مال اگرچہ جائز ہی اسکا لینا کیونکہ قطنیت کرنا ملکیت سے نہیں نکال دیا ہی
 اور توکل کے منافق نہیں ہی زائل کرنا ضررِ قطعی کو جیسا دفعِ تشنگی کے لئے پانی
 پینا اور نہ ضررِ ظنی کو مانند سینکھ لگانے کے اور سہل لینے کے۔ برخلاف ہبہ
 مہوم کے جیسا افسون پڑھا اور بد حال لیا۔ اور ضررِ قطعی کے زائل کرنا وے
 اسباب کو چھوڑنا حرام ہی نہ ظنی کے۔ اور دو اکو ترک کرنا تاثر ہی در صورتیکہ
 قوتِ مکاشفہ سے اسکا نفع نہ دیا معلوم ہو۔ یا اگرکہ مرضِ دیرینہ اور علاج کا
 مہوم رہے مانند دوا کرنے اور افسون پڑھنے کے یا اس علاج کے کرنے
 سے عاقبت کا خوف ہو اور علمِ حقانی میں مستغرق رہنے سے بیماری کو
 فراموش کیا ہو یا اس ارادے سے کہ بیماری طویل کھینچے سے اسپر صبر کرنا کا اجر
 پاوے یا اس بیماری کے رہنے سے گناہوں کے کفار کا قصہ رکھے یا دوا
 امتحانِ نفس کے یا سببِ نافرمانی کرنے نفس کے حالتِ صحت میں ساتھ ضایع

بے غیبت و اسلوب
 حسن و سبب و حقانی
 ۵۵ ترکِ عمل
 ۵۵ ترکِ عمل
 ۵۵ ترکِ عمل

ترکِ عمل
 ۱۹۷

اور سب حالات پر خدا تعالیٰ کا مطلع رہنا اور غریب یقین کا نہیں التفات کرنا
 ہی مسخرات کے طرف، اور طلب اجالی کرنا ہی رزق میں ساتھ ترک کرنے
 تاسف کے فوت ہونے پر اور اقدام کرنا ہی طاعت پر ساتھ باز رہنے
 کے معصیت اور وبال لہ کرنا ہی اپنے ظاہر و باطن کے درست کرنے میں۔

خاتم محبت اور سلوک کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایا ق اگر دوست رکھتے ہو تم خدا تعالیٰ کو پس متابعت کرو تم میری تودہ
 رکھیں گا تمکو اللہ تعالیٰ ۝ اور آئی رح نہیں مومن ہو گا کوئی تم میں سے
 یہاں تک کہ ہوں اللہ اور اسکا رسول دوست تر نزدیک اُسکے نسبت
 دوسروں کے ۝ اور محبت بزرگترین مقامات سے سالکین کے ہی اور
 ہم سہم ہمت سے اُن کے اور محبت میں کرنا نفس کا ہی اپنے مالوفات کے
 طرف۔ اور کوئی لذت بری نہیں خدا تعالیٰ کی محبت اور اُسکے معرفت کی
 لذت سے۔ پس ادنیٰ لذت اغذیہ کی ہی بعد لذت جلع کی بعد لذت جاہ
 کی بعد لذت علم کی۔ اور ترتیب ان لذتوں کی پہچانے جاتی ہی ادنیٰ کو
 چھوڑنے سے اور اُسکو حقیر جاننے سے در صورت حاصل ہونے اعلیٰ

۱۔ یہ ہے کہ خدای تعالیٰ
 ہون یا سلفی
 ۲۔ ان سے تم کو
 ۳۔ چ سوع
 ۴۔ سہ لایون
 ۵۔ حق مومن
 ۶۔ احب الیہ
 ۷۔ شیعین

محبت

۱۳۔ اہل علم

ایک غلبہ ہی حصول مراد کے انتظار کا پردہ غیب کے پیچھے سے طرف جمال محبوب کے
اور اُفتخار دل طرف دھونڈنے لگے۔ اور دور ہونا ہی موت سے شوق
لغا کا سبب حاصل ہونے لگے۔ لیکن نہیں دور رہتا ہی شوق زیادتی
انکشاف کا کیونکہ دیدار کے پیچہ مرتب ہیں۔ اور انسیت ہی جو وہ غلبہ ہی
خوشی کا سبب قرب کے اور پھر ہر کھن نظر کا ہی مشاہدے پر۔ اور فرق
ہی اُن دونوں میں اس سے کہ انس ایک حالت دلی ہی منسوب طرف
موجود کے اور شوق منسوب طرف مطلوب غائب کے۔ اور انس فائدہ
دیتا ہی انبساط کا جیسا کہ آیات پروردگار بتلا چھو کہ کیونکر زندہ کرتا
ہی قوم دونوں کو ۱۰ اور آیات بتلا چھو کہ دیکھوں طرف تیرے ۱۱ اور
کے گیا پہلا سوال سبب موجود رہنے شرط کے اور عذر کئے گیا دوسرے سوال
میں سبب مفعول رہنے شرط کے۔ اور اس مقام میں انس نہ بہتی تو البتہ عباد
کئے جائے جیسا کہ جل گئی موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی قوم۔ اور اعلیٰ مرتبہ محبت
کا انبساط کو چھوڑنا ہی سبب مستغنی رہنے کے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو تھا تو یہ قبلہ میں۔ اور علامات محبت سے قرب ہی سبب
اللہ تعالیٰ کے اور وہ زائل ہونا ہر ایک مانع ذکر الہی کا ہی۔ پس موافقات

۱۵۔ افعال میں جو حسیہ کتاب
نیز کہ جسکو وہ اپنے لیے نہیں لے

۵ رب الذی یغنی
الموتی عن الحاج
یا حبیب سوال بریدم علیہ
السلام کا تھا اور قصہ

اس کا قرآن میں بھی ہو گا
 جس میں ہم رسول
 نبی علیہ السلام کا قصہ
 میں بھی لکھنا چاہتا
 ہوں اور یہ کہ
 دیکھنا چاہتا ہوں
 کہ نبی علیہ السلام
 کے قریب سے
 کیا آواز آئے گی

نفس اور شیطان اور ظائق اور دنیا پس۔ اور کمال اُس قرب کا غائب ہو جا
 ہی دیکھنے میں فعل کو خدا تعالیٰ کے یہاں تنگ کہ ندیکھے اپنے نفس کو فعل
 کسی کام کا۔ جیسا کہ آفاق نہیں پھیکا تو جیست کہ پھیکا تو بلکہ خدا تعالیٰ پھیکا
 اور اتصال ہی اور اس سے مراد مکاشفہ اور مشاہدہ ہی جیسا کہ قول میں
 ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آیا ہی کہ ہم دیکھتے تھے اللہ تعالیٰ کو اس
 مکان مقدس میں جبکہ عذریہاں کئے سلام کا جواب نہ دینے سے حالت
 طواف میں۔ اور قول حارثہ رضی اللہ عنہ کا جو اوپر گذرا۔ اور آئی ح
 عبادت کر اپنے پروردگار کی گویا کہ دیکھتا ہی تو اُسکو اور دوست رکھتا
 خدا تعالیٰ کا ہی بندے کو۔ اور آفاق دوست رکھتا ہی خدا تعالیٰ بند
 کو اور دوسے دوست رکھتے ہیں اُسکو اور آئی ح جب دوست رکھے
 خدا تعالیٰ بندے کو تو مستلک کر تا ہی اُسکو پس اگر دوست رکھے اُسکو پوری
 محبت سے نگاہ رکھتا ہی اُسکو واسطے اپنے پس اگر صبر کرے اسکی بلا پر تو
 کر لیتا ہی اُسکو اور اگر راضی رہے تو چن لیتا ہی اُسکو اور آئی ح جب دوست
 رکھتا ہی اللہ تعالیٰ بندے کو تو کر تا ہی واسطے اسکے بندہ دینے والا اسکے
 ذات سے اور باز رکھنے والا اسکے دل سے جو حکم کر تا ہی اور منع کر تا ہی کو

نفس و شیطان اور دنیا
 ۱۹۶۹
 طواف میں تھے
 حالت طواف میں تھے
 ۱۹۷۰
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۹
 ۱۹۸۰
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۹
 ۱۹۹۰
 ۱۹۹۱
 ۱۹۹۲
 ۱۹۹۳
 ۱۹۹۴
 ۱۹۹۵
 ۱۹۹۶
 ۱۹۹۷
 ۱۹۹۸
 ۱۹۹۹
 ۲۰۰۰
 ۲۰۰۱
 ۲۰۰۲
 ۲۰۰۳
 ۲۰۰۴
 ۲۰۰۵
 ۲۰۰۶
 ۲۰۰۷
 ۲۰۰۸
 ۲۰۰۹
 ۲۰۱۰
 ۲۰۱۱
 ۲۰۱۲
 ۲۰۱۳
 ۲۰۱۴
 ۲۰۱۵
 ۲۰۱۶
 ۲۰۱۷
 ۲۰۱۸
 ۲۰۱۹
 ۲۰۲۰
 ۲۰۲۱
 ۲۰۲۲
 ۲۰۲۳
 ۲۰۲۴
 ۲۰۲۵
 ۲۰۲۶
 ۲۰۲۷
 ۲۰۲۸
 ۲۰۲۹
 ۲۰۳۰

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۵ ج ۴ ص ۲۶۳
 ۱۵ ج ۴ ص ۲۶۳

اور اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ محبت رکھنے کا معنی یہی کہ مبتلا کرنا ہی بندے
 کو ساتھ اپنے پس صلاحیت نہیں رکھتا ہی وہ واسطے غیر کے جیسا کہ ایق
 انتخاب کر لیا میں تجھ کو واسطے اپنے ۵ اور علامات اس محبت کے چھپانا ہو سکے
 خدا نیت سے اور دوست رکھنا موت کو اور فرماں برداری کو اس خداوند تعالیٰ
 کے اور لذت لینا عبادت میں اور مصیبت و بلا میں اور حرص کرنا خلوت اور
 مناجات کی اور دشمنی رکھنا دنیا کی اور وحشت رکھنا غلاتی سے اور خلوت
 سے اور ایک ہو جانا ساتھ قصد دل کے۔ اور محبت الہی حاصل کر نیکی راہ سلوک
 اختیار کرنا ہی۔ آئی ح ہمیشہ بندہ مومن نزدیکی دھونڈتا ہی طرف
 میرے نوافل عبادات سے یہاں تک کہ دوست رکھتا ہوں میں اس کو پس
 جب دوست رکھتا ہوں میں اس کو تو ہو جاتا ہوں میں اس کی سماعت اور بصارت
 اور دل اور ماتھے اور پاؤں ۵ اور مسلک حاصل ہوتا ہی لازم کرنے سے دو کام
 وضو کو جو روشن کرتا ہی دل کو اور خلوت کو جو فارغ کرتا ہی دل کو دوسرے
 مشغولیوں سے اور خلوت کی احسن طریق یہی کہ تاریک مکان میں ہو جائے
 اپنے سر کو کوئی چیز اور بند کرے اپنے آنکھیں تاکہ آرام نہ یوں جو اس ظاہری
 اور خاموشی کو کیونکہ وہ کامل کرتی ہی عقل کو اور قوت دیتی ہی قوی کو۔

۱۵ ج ۴ ص ۲۶۳
 ۱۵ ج ۴ ص ۲۶۳

۱۵ ج ۴ ص ۲۶۳
 ۱۵ ج ۴ ص ۲۶۳

خلوت

اور بھوکے اور جاگتے رہنے کو اعتدال کے ساتھ جویے دونوں روشن کر
 ہیں باطن کو سبب کم ہونے خون کے اور گل جانے چربی کے کیونکہ فرط ان
 میں مانع مقصود ہی جیسا کہ تقریباً اور دفع خطورات کو کیونکہ رحمانی اور شیطانی
 خطرے کی تیز بھی مانع مقصود ہی۔ اور تسلیم کو ہر حال میں اپنے کو اللہ تعالیٰ
 پر اور مقرر کرنے کو کسی غمخوار کے جو پہنچا وقت حلال پس یہ اصل ہی۔ اور
 ترک کرنے کو جو سوائے فرائض اور رواتب کے ہوں اور لازم کرنے کو جو حاجی
 زبان سے ایسی حالت میں کہ رو بقیہ رہے ساتھ حضور دل کے پس بعض کہے کہ وہ
 ذکر اللہ کی ہے۔ اور آئی ح بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہی۔ اور بعض
 کہے کہ لا الہ الا اللہ والحق الحق المصوم ہی۔ آئی ح اسم اعظم ایہ اگر کسی
 میں اور سورہ آل عمران میں ہی۔ یہ دونوں مشترک ہیں اس میں اور اس
 باب میں فتویٰ لینا دل سے اولیٰ ہی یہاں تک کہ شہر جاوے حرکت زبان
 کی اور جاری ہووے ذکر بے اعتیاری سے بعد از رجوع کرے طرف دل
 بعد از ان مرتبہ جاوین حروف و الفاظ اس کے اور باقی رہے معنی ذکر کا بعد اس کے
 اتمہ جاتا ہی اعتبار عدد کا اور ہو جاتی ہی ذکر ایک حالت دائمی اور ایسے وقت
 میں پیدا ہوتی ہی محبت دل میں پس فراموش نہیں کرتا ہی ذکر اپنے مذکور کو

بہ حیثیت کہ ہونا
 خون و حلی کا کین نقص
 دیکھا ۱۱ سلسلہ بہت بڑا
 ان دونوں دونوں کا
 سبب آگیا ۱۲ سبب
 میں خدا کا نام اور کمال
 سبب کو تو آدمی دن
 زہدی افضل اور اللہ
 یہ مذکور ہی فی ثانیہ
 انبات کو کہ سبب
 حسین اس کے
 لا الہ الا اللہ
 آیت اگر کسی دل
 ابو داؤد و حاکم
 سے ہے
 اور آئی ح میں
 لا الہ الا اللہ
 اس سے
 سے وہ اسم اعظم
 سبب اگر کسی
 اور اس کے
 سبب اگر کسی
 بالقصد ذکر کرنا
 شہر جاوے اور
 کے اعتبار زمان جاری
 ہو جاوے ۱۲

کہ کوئی حال میں بعد اسکے غائب ہوتا ہی ذکر نہ کر میں جمیع اشیاء ظاہری
 باطنی سے یہاں تک کہ اپنے نفس اور اسکے صفات بھی اور اس مقام کا نام
 قرب ہی۔ پستر غائب ہو کر سے بھی شہود میں اُس کو رکے۔ اور اس مقام
 کا نام فنا ہی۔ بعد از ان حاصل ہوتا ہی اتصال کے ساتھ اور دیکھتا ہی
 کچھ کہ دیکھتا ہی بسبب ہر ہونے نور کے اور جانتے ہونے موانع کے۔ اور ہوتا
 ہی اُس وقت میں ذکر بادشاہان دین سے اور تحقیق تمام ہوئی یہ کتاب ایسا
 آہستہ کیا گیا ہی مطلق اسکا دعاء، ماثورہ کے زیور سے جیسا کہ سنو اسکی گیتھا
 مطلق اسکا۔ خداوند سوال کرتا ہوں میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ کی اور
 عفت بے پروائی کی اور پناہ مانگتا ہوں نزدیک تیرے علم سے کہ فائدہ نہ
 دیکو اور ایسے دل سے کہ نہ در اور ایسے نفس سے کہ سیر نہ اور ایسی عالم سے کہ مقبول
 نہ ہو اور آخری دعا ہماری یہ ہے کہ جمیع حمد و ثنا خاص اس خدا کے کم
 کو سزاوار ہی جو پروردگار سب عالمیاں کا ہی اور رحمت ہو و بندگان صالح پر
 اور درود ہی نازل ہو جو اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم جو رسول اللہ
 اور ختم کرنے مارے پیغمبروں کے اور اوپر تمام پر پیڑگان امت کے

یہ وہ چیز ہے کہ بیان
 ہے اور بیان ہے
 مثال ہے عاجز و قاصر
 راجع ہے غیبت و خفی
 کا نبوہ ہے

خاتمہ از جانب مترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على

سيد الاولين والآخرين وعلى آل وصحبه واولياء

امته اجمعين اما بعد ناقص بندہ گناہوں سے شرمندہ خدمت

میں ارباب دین و ملت کے عرض کرتا ہوں کہ ۱۲۸۳ ہجری میں اپنے مقام

حکومت مامور تروالور سے برصغیر چند وطن اصلی کے طرف جو ایک

موضع مملو برحمت تمام سعادت بند زمانہ شہر مدراس کے جانب جنوب ایکسیر

میل کی راہ ہے۔ اور بسبب وقوع ہوئے مزار بابرکات فیض آیات نیر

آسمان لایت گوہر دریائے کرامت حضرت تمیم الانصاری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ واصل علینا برکاتہ کے ایک عالم کی زیارت گاہ ہے ہم کو

جناب فضیلت انساب مجمع معقول و منقول منیع فروع و اصول۔

زیب و ساوہ ترتیب و تعلیم رونق مسند تدریس و تہنیم عالم و مبدار

ملکہ شہر مدراس کے
نزدیکی میں واقع
ہو گیا اور بعد قریب
سال کا عرصہ وہاں کی
تفصیلات کی خدمت
پر ارباب علم و فن
کی جانب سے ہمت و
اتفاق سے ہوتا
آج عام اس مقام کا
کونسلر
جناب مشعل اس
سے حضرت
آب علی علیہ
وہاں پہنچے
گئے ہیں اور یہ
مشہور قصہ
بیچنے کا اور
خلافت میں حضرت
رضی اللہ تعالیٰ
ناک پہنچنے کا
ہی کے طرف
وہیچہ میں اور
کونسلر

فاضل باوقار عالی مرتبہ مولوی غلام قادر صاحب
 زاد مجددہم و افاض علینا برکاتہم کے روانہ ہوا۔ کتاب مستطاب الثانی
 و الاجاب عین العلم کی جو اسم باسمی محدث علوم و حکم اور عروج
 مراتب الکلیں کے لئے مستطاب ہے۔ دست مبارک سے لکھ لکھنے
 اور چند مضامین آیات و احادیث زبان فیض ترجمان سے سنے کا اتفاق
 ہوا اور ایک بارگی دل کے مطالعے کا شائق بنا۔ اور ثانیاً نظر بروقت
 عبارت اور اوج مضامین مطالب کے ہر کسی کا دست مراد اس تک پہنچنا
 آسان ہونے سے بہ نیت فیض عام زبان عربی سے سلیس سند میں
 کا طالب شائق ہوا۔ ہر چند کہ اس لا علم قلیل الفرصت کو اس کتاب
 عالی مرتبت کا ترجمہ کرنے کی لیاقت اور اقتصاد وقت تھے۔ اما جاؤ
 شوق اور معاونت و اصلاح حضرت مولوی صاحب مدوح منزل مقصود کو
 پہنچا۔ اور گل مراد سے دامان مطلوب بھر۔ اور ابتدا کے چند اوراق
 ترجمہ نظر فیض اثر سے افضل العلماء اکمل الکلاذ و المجد و المکارم و مرفقا
 اعظم و اکارم جناب مستغنی عن الالقاب و الامنا قسملووی
 محمد شہاب الدین صاحب دایم فضیلتہم کے گزرے

اور درجہ قبولیت سے مشر ہوئے۔ حتی الامکان لفظی ترجمہ کرنے اور بے
 ضرورت مطلب کو طول نہ دینے کی رعایت کئے گئی۔ تا ارادہ مصنف
 علیہ الرحمہ کا فوت ہونے پر کیا۔ جیسا کہ دیباچہ کتاب میں فرماتے ہیں کہ
 اس کتاب کا حجم چھوٹا اور علم اسمین براہی جو حفظ کرنا اور ساتھ رکھنا
 آسان رہے اور فن سلوک میں اپنے ماسوا سے بے پروا کرے۔ بلکہ
 عین مقصود انتخاب پورا ہوا ہی کہ سب طور سے آسان کیا گیا ہے
 اگرچہ یہ کتاب تصنیف ہو کر خچہ نشی سال سے زائد عرصہ گزرا اور اب
 تک بہت سے حواشی و شروح کا متقدّمین متاخرین سے اسپر لکھنا
 ہوا اور براسہ فارسی ترجمہ بھی ہو گزرا۔ با این وقت مضامین اور کثرت
 حواشی کا حجم دست نارسا اور دل کم محبت عوام کے ہسکو بالائی طاق
 کر دئے۔ مگر بعض علما و فضلاء دیندار کے طرف متوجہ ہو کر خط وافر
 اٹھاتے رہے۔ مصنف علیہ الرحمہ نے ازراہ اخلاص عمل کے اپنی بہت
 بابرکت کوریاء و غرض سے دور رکھنے کے لئے اپنا نام و نشان تک
 نہ لکھے۔ چنانچہ بعضہ نور الدین علی بن حسن بغدادی اور
 بعض محمد بن عثمان بن عمر بلخی کے ساتھ اس کو نسبت دئے۔

مصنف علی قاری
 اور بنی الحکم اور کاتبان
 و غیرہ

مصنف علی قاری
 اور بنی الحکم اور کاتبان
 و غیرہ

الحق اس کتاب کو جو تمام آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے مملو و
 مشحون ہے۔ اور عبادات کو عبادت بنانے اور ہر ایک عمل کو خالصاً
 اللہ تعالیٰ کے لئے ایک نسخہ فیض مقرون ہے۔ اس زمانہ اخیر
 میں کہ علم دین کم اور جہل اسکار و زبر و زافزون ہے۔ اور نیک راہ
 دکھانے والے مفقود و مستور ہونے سے ہر کوئی محزون ہے۔ ایک
 مرشد حقانی بولے سر راہی اور رہنمائی راہ ایمانی کہئے بجای۔ کیونکہ
 نسبت صحابہ و تابعین کی البتہ نسبت احسانیت ہی اور منجملہ طرق
 مستقیم انکے۔ مواظبت صوم و صلوٰۃ اور مداومت ذکر و تسبیح اور
 ورد و رذ و وصلوات اور قرآن مجید کی تلاوت بابرکات ہے۔
 اور ان کے معانی میں متبرکہ کہ میں غور و تعمق اور احادیث مقدسہ میں ا
 کر کے خشوع و خضوع کے ساتھ دل کو نرم کرنے سے۔ موت کے
 یا و کا انتفاع یعنی دنیوی لذات خسیسہ کا انقطاع اور محاصل اخروہ
 یقین حاصل ملتا۔ اور تقرب الی اللہ کا ملکہ رہنمائی اور حضور و شہد کا
 ذائقہ حاصل ہوتا تھا۔ سو اس کتاب پر عمل کرنے میں اس مرتبہ
 کو پہنچنے کی امید قوی ہی چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ آخری فقرے

ایک ایسی ہی احسان
 کتاب ہے جس میں
 کے حق میں جو احسان
 لایا گیا ہے وہ اس سے
 ۱۲

میں کتاب کے فرمایا کہ اب سالک سلطان دین سے بن گیا۔ الغرض بفضل
 الہی جل شانہ و عظم نوالہ و طفیل جناب سالت پناہی علیہ آلمہ صلوٰۃ اللہ و سلمۃ
 و تائید معنوی ارواح بزرگان سلسلہ و طریقت خصوصاً جناب سالک
 مسالک طریقت عارف معارف حقیقت شاغل کامل دینی بحق
 و اصل صاحبزادہ خلافت چہارگانہ طریق مستقیم میں پیشرو و یگانہ باعث
 ہدایت عباد اللہ مرشد مولوی شاہ میرلطیف اللہ علیہ
 رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ۱۲۸۵ھ میں اسکے ترجمے سے اور ۱۲۸۹ھ میں اسکے
 چھپوانے سے فراغت حاصل ہوئی۔ اور آغاز طبع سے اب تک بہت
 سے دینی بھایان کمال شوق کے ساتھ وقت بوقت اجزائیاں لیتے رہے
 اور عالم فاضل متوکل باذل تارک دنیا طالب مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب
 دام فیوضہم کی خدمت بابرکت میں پڑھنے لگے۔ بارگاہ سب مومنین
 مومنات کو اس پر عمل کرنیکی توفیق دے اور دین و دنیا کی محمود فرما۔
 اور اس کتاب کا اجر میرے والد ماجد شمس الدین احمد بن عبدالرحیم
 مرحومین مغفورین کو پہنچا۔ ربنا تقبل منا انک سمیع الدعاء و انک علی کل
 شیء قدير و بالا جاہتہ جدیر۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

صلہ و دریا کما علیہ یا علیہ
 من مصافات کامل
 اور م فی زمانہ دین
 علیہ السلام و علیہ السلام
 ہر وقت شوق و رغبت
 اور ایک فیض و ہدیہ
 حضرت مولوی
 اللہ تعالیٰ ہی
 قریب ۱۲۸۵ھ میں

والصلوة والسلام علی رسولہ و خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ و اتباعہ رحمہم اللہ

نوک نہ قلم اعجاز رحم حضرت مولوی محمد شہاب
الدین صاحب اذ مجہم مقرب تقویٰ

یہ ترجمہ عین العلم کا ہے اگرچہ علماء فحول سابق کا اسکی شرح زبان عربی
و فارسی کئے ہیں لیکن زبان ہندی کے طرف کوئی متوجہ نہ ہوئے
اس ایام میں برادر دینی مجھی و مشفق صاحب علم و کرم ذکی الطبع
گوہر و برج شفقت و عطوفت نجم الدین احمد سلمہ الصد واسطے نفع خواہ
و عوام کے بحال جدوجہد تیار کئے تا شاہیقین کو صاف صاف معلوم
ہوگا اور مضامین اس کے منکشف بلا وقت مفہوم ہوگا اور حواشی
و غیرہ بھی مندرج کئے ہیں جزی اللہ سبحانہ عن المصنفہ و شکر سعیدہ
قلوب العلماء آمین یا رب العالمین رحمکم یا ارحم الراحمین
کتبہ محمد شہاب الدین قادری عفی عنہ و عن اسلافہ



تقریظ رقم زدہ جناب مولوی غلام قادر صفا
وامت برکاتھم

الحمد للہ لاحق حال ہندیان عجب فیض جناب باری ہی کہ چشمہ علم عز
سے ہند تک جاری ہی یعنی مظہر مروت مصدر محبت نجم الدین احمد
صاحب بقاۃ اللہ الوہیب نے کیا خوب یہ ترجمہ فرمایا ہر ایک کو
اس فیض جاریہ سیراب بنایا سبحان اللہ کس قدر اس چشمہ فیض کی
شیرینی کی شہرت ہی کہ ہزار ہا تشنگان سلوک کی اسپر کثرت ہی جسے میں
فصاحت و سلاست بھری ہی لیل و نهار اصحاۃ علم کا نظری ہی علام
الغیوب جلشاندہ اس چشمہ فیض کو مداوم جاری رکھے اور اسکے مترجم کی
یون ہی آبداری رکھے آمین

کشمسکین قاصر

غلام قادر عفی عنہ

تقریظ منظوم از نتایج افکار آبدار امیر با توقیر
مولوی نظام الدین خان بھادروا امراکرام

نقش بدیع تو بہ پرکار علم

طرف تر این صنعت پرکار علم

سیراب عین علم فی نقصه
ازین نسخه مطبوعه جهانی
اجازت شد بهر علم وین بر عمل

قطعه تاج ترجمه فکر مورخ لائانی متصف بحال نکته
دانی جامع مروت و فتوت سید بهاء الدین صاحب

این مجسمه کتابی بدست
دولت و تاریخ سر از تخت
منظر علم و منظر عمل است

ایضا از تاج افکار در بیان فضل شاعر بلند خیال
 خوشنویس نظم صابو قیرالامیر احمدی الحسینی
 متخاص به ثاقب

شوق من بخیر صبا فیه
همیشه یاد تو در خون جگر
ترجمه عین علم از عین علم

ایضا طبع ادو الاثر و شمع مجز خلائق صفی محمد علی صاحب

چشمتی نفع است عین علم گفت
 خضر دل آوره سن آن بحر فکر
 چشمتی نفع است عین علم گفت
 خضر دل آوره سن آن بحر فکر

اولہ تاریخ آغاز طب

فریاد نهر از بحر عرب این نسجه شده و در کفها در بند رسد نهر از بحر عرب

ایضاً نوک زلف و صفا تو ام فصلیت سیمای علام الی الخ اصفا
بعض کجا بود کجا حاضر
کس نخل ایچو عین کز درو
زهرین علم ای بی عین
تا به طبع جز او سخنو لاشانی محمد صادق حسین
طعمه یخ طبع جز او سخنو لاشانی محمد صادق حسین

زیر قشر خان سلوک اندر جان

این سخن خسته که بنا نظر او

ناتوانی و ناتوانی

فصلی در بیان
در بیان

ایضا طبع از دیر و نو خیر گلستان نازک خیالی موهو که سطر محمود

متخلص به



عین علم از سعی و فحشین ما کردید اطلعت جاوید علم

ایضا نتیجه فکر از بهر خنود لیا مظهر معنی او بقدر محمد صالح

متخلص به اظهر مثنوی مسجود سوره الشکور

شد ترجمه این متن مع الخیر روح مصنف گردید و

ایضا از نتایج فکر و قلم و قوت عالم محقق موهو حاجی امام الدین

متخلص به امام سلمه العلم

سیرین گلستان سخن و امام دید عیست بی نظیر و بد

قطره تاریخ آغاز طبع از مترجم عفی عنه

بیت شده چو عین العلم باری بر عین حق طبعش ابرار

سین آغاز طبعش بے رب



بیت تاریخی
در بیان

در بیان
در بیان

الاطلاع

جناب میں تاجی حضرت این مطابع وغیرہم کہ تیس ہفت کہ یہ کتاب
ترجمہ عن العلم حسب مراد قانون بیت پنجم ۱۸۷۱ عیسویہ داخل ہی
رجسٹری ہو چکی ہے کوئی صاحب قصہ چھاپنے یا چھپوانے کا
بدون اجازت فقیر نقرہ ماوین ورنہ عوض نفع کے نقصان یافتہ
بلکہ سختے کتب کی احتیاج ہو مطبع منظر العجائب
مدارس بارسان قیمت طلب ماوین سکا کتب
روانہ کیا جاوینگے فقط

الترک

سلطان محمود غنی



برای اثبات این امر کہ این کتاب
مطبوع مطبع منظر العجائب مدرست
پہر نموده شد